اوکسفرڈ اُردو سلسلہ

شاہین

چھٹی جماعت کے لیے

رہنمائے اساتذہ

مرتبّہ: اُنسیہ بانو

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

TV

فہرست

جزو اوّل

باب اوّل: حیوانات

زرّافے کا تاریخی سفر.. ۱
ایک گدھا شیر بنا تھا ....(اسماعیل میرٹھی) ۳
خونی اژدہا ....(اُنسیہ بانو) ۵
خاص انتخاب : سندھ کی اندھی ڈولفن ۷

باب دوم: سائنس

سائنس کے میدان سے ....(اُنسیہ بانو) ۸
بادل کا گیت..........(احمد ندیم قاسمی) ۱۰
چاند سے خلا باز کی رپورٹ ۱۲
مشینوں کا پیچ و تاب ....(اُنسیہ بانو) ۱۴
خاص انتخاب : ایجادات کا سفر ۱۶

باب سوم : ادب

چلتے ہوتو چین کو چلیے ....(ابنِ انشا) ۱۷
گم شدہ پین ....(اُنسیہ بانو) ۱۸
اُٹھائی گیر ....(امتیاز علی تاج) ۲۱
ضامن۔ بلتستانی لوک کہانی..........(روبینہ امتیاز قزلباش) ۲۳

حصّہ نظم

حمد..........(سائلؔ دہلوی) ۲۵
نعت..........(حفیظ تائبؔ) ۲۷
وطن کا نشان ....(صوفی غلام مصطفیٰ تبسّم) ۲۷

ہمدردی .... (محمد حسین آزادؔ).. ۲۹

دو بہرے .... (شان الحق حقّیؔ) ۳۱

خاص انتخاب : مثنوی ...... (میر حسن).. ۳۲

جزو دوم

بنیادی صلاحیتیں ۳۳

میری یاد داشت کیسی ہے؟.. ۳۴

اعلان کرنا.. ۳۵

ہم مطالعہ کیوں کرتے ہیں ؟... ۳۵

عبارت میں خالی جگہ پُر کرنا... ۳۹

مِلی جُلی عبارت... ۴۰

عجیب وغریب جانور.. ۴۱

لکھنا ۴۴

تصویری کہانی لکھنا... ۴۵

ورک شیٹ .... ۴۶۔۷۳

حل شدہ ورک شیٹ .... ۷۴۔۸۶

سبق کی منصوبہ بندی... ۸۷

سبق کی منصوبہ بندی کا نمونہ ۸۸

اُردو کی تدریس کے متعین کردہ اہداف ۸۹

تعارف

یہ رہنمائے اساتذہ اوکسفرڈ اُردو سلسلہ جماعت ششم کے لیے ہے۔ اس رہنمائے اساتذہ میں اساتذہ کی مدد کے لیے مشقیں اور مہارتیں دی جارہی ہیں۔ رہنمائے اساتذہ کو بنیادی صلاحیتوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ تدریس کے دوران کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔ یہ صلاحیتیں درج ذیل ہیں:

- ......سُننا / بولنا
- ...... پڑھنا
- ......لکھنا

پہلی دو صلاحیتیں سُننا اور بولنا اکٹھی کر دی گئی ہیں کیونکہ ان کا باہمی تعلق ہے۔ جب ہم کچھ سُنتے ہیں تو ہمارا پہلا ردِعمل بولنا ہی ہوتا ہے اسی لیے یہ دونوں صلاحیتیں ایک ساتھ شمار کی جارہی ہیں۔

طلبا کی کتاب کا حصّہ

یہ جزو کہانیوں، نظموں، مضامین اور خاص انتخاب پر مشتمل ہے۔ ہر باب ایک مکمل یونٹ ہے۔ ہر باب کا عملی کام ایک جگہ دیا گیا ہے، رہنمائے اساتذہ میں ہر سبق کی مشق کے آغاز پر طلبا کی کتاب ''شاہین'' میں موجود اسی سبق کا صفحہ نمبر درج کر دیا گیا ہے تاکہ اساتذہ کو موازنہ کرنے میں آسانی ہو۔ ان مشقوں کے علاوہ اساتذہ اپنی اپنی جماعتوں کی ضروریات کے تحت اضافی کام کرواتے رہتے ہیں جو ایک حوصلہ افزا امر ہے۔

رہنمائے اساتذہ کے مقاصد

رہنمائے اساتذہ کے دو اہم مقاصد ہیں:

۱۔ اساتذہ کو اضافی کام، مشقیں اور تجاویز مہیا کرنا

۲۔ طلبا کو زیادہ سے زیادہ مشق کے مواقع فراہم کرنا

رہنمائے اساتذہ کا استعمال

یقیناً ہر استاد اس کتاب کو مختلف انداز سے استعمال کرے گا کیونکہ اسے اپنی جماعت اور وقت کا بھی خیال رکھنا ہوگا۔ ساتھ ساتھ اس کی نظر نصاب پر بھی ہو گی۔ تاہم اُسے کتاب میں ان مہارتوں کے استعمال سے سہولت حاصل ہو جائے گی جو اس کے سبق اور نصاب کے ساتھ طلبا کی ضرورت کے مطابق ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ بہترین استاد مصروف اور مستعد رہتا ہے اور وہ اپنی بھرپور صلاحیتوں کے اظہار کے لیے نئے تجربات کرتا اور نئی تجاویز اپناتا ہے۔ یہی اس کتاب کا مقصد ہے۔

معیار کی جانچ پرکھ

کسی بھی نوعیت کے کام کے لیے ضروری ہے کہ اس کا معیار جانچا جائے۔ استاد کے لیے طلبا کا معیار جانچنا اہم ہے تاکہ اس معیار کو مدِنظر رکھتے ہوئے بتدریج بہتری کی طرف قدم بڑھتا رہے۔

سُننا/ بولنا

اس مہارت کے لیے ہم بحث مباحثہ کو ہدف بناتے ہیں جس کے لیے ہمیں مختلف مراحل سے گزرنا ہوگا۔ مثلاً :

۱۔ عام بول چال ۲۔ موضوعاتی بول چال

۳۔ رائے کا اظہار ۴۔ تجویز ۵۔ دلائل

ان مراحل کے لیے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے کس مرحلے کا انتخاب کیا؟

- ...... کیا اس مرحلے کے لیے ضروری مواد مہیا کیا گیا؟
- ......طلبا نے کس طریقے سے سمجھا اور برتا؟
- ...... آپ نے کس طرح معاونت کی؟
- ...... آپ کو جو مسائل درپیش ہوئے، آپ نے ان کا کیا حل نکالا؟
- ...... آپ نے اس مرحلے کے لیے کیا ہدف مقرر کیا؟
- ...... آپ نے یہ ہدف کیسے حاصل کیا؟

پڑھنا

اس مہارت کے لیے ہم انفرادی مطالعے کو ہدف بناتے ہیں۔ یہ ہدف حاصل کرنے کے لیے ہمیں مختلف النوع مواد استعمال کرنا ہوگا، تب ہی طلبا انفرادی مطالعہ کے قابل ہوسکیں گے۔

- ......طلبا کا ریکارڈ تیار کرنا
- ......مطالعہ کا آغاز کب کیا؟
- ...... کتاب کا نام اور موضوع کیا تھا؟
- ......کس مصنّف کو زیادہ پڑھا؟ وجوہ کیا تھیں؟

طلبا کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے کے مواقع حاصل ہونے چاہئیں۔ وہ ادبی اور غیر ادبی کتب کا مطالعہ کرسکیں جو ان کی ضروریات پوری کرتی ہوں۔ اس کے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کتب:

ا۔ طلبا کی عمر اور صلاحیت کے مطابق ہوں۔

ب۔ دلچسپ ہوں۔

ج۔ ان کی زبان آسان فہم اور چھپائی واضح ہو۔

د۔ یہ مختلف موضوعات پر مبنی ہوں۔

ھ۔ حصّہ نظم سادہ اور موزوں ہو۔

و۔ کہانی کی کتابیں، رسائل، اخبارات، انسائیکلوپیڈیا اور ایسی سائنسی کتب جو دیگر مضامین کے بارے میں وافر معلومات فراہم کریں۔

ایسی کتب اسباق کے باہمی ربط میں معاون ثابت ہوتی ہیں جو طلبا میں مطالعہ کی اضافی صلاحیت پیدا کرسکیں۔

ا۔ لائبریری کا استعمال کرسکیں۔

ب۔ قیاس کرسکیں کہ متن کیا ہے؟ آگے کیا ہوگا؟

ج۔ سطحی نظر سے جان سکیں کہ مطلوبہ چیز/ مطلب کہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

د۔ ترتیب دینا۔ واقعات کو ترتیب دے سکیں۔

ھ۔ خلاصہ کرنا۔ عبارت کی تلخیص کرسکیں۔

و۔ خاکہ بنانا۔ مضمون سے پہلے خاکہ بنا سکیں۔ الفاظ شامل کر کے بڑھا سکیں۔

مطالعۂ کتب .... نام : طالب علم/ طالبہ ....

نمبر شمار	کتب	مصنّفہ/ مصنّف کا نام	موضوع	تاریخ مطالعہ آغاز	تکمیل
ا	محمد بن قاسم	نسیم حجازی	تاریخ	۲ جنوری	۸ جنوری
۲	....	....	....	....	....
۳	....	....	....	....	....
۴	....	....	....	....	....

- ...... پڑھنے کے لیے کیا ہدف رکھا گیا؟
- ......آپ نے کس حد تک معاونت کی؟
- ...... طالب علم/ طالبہ نے کس طرح عمل کیا؟
- ......طلبا کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ آپ نے کیا حل نکالا؟
- ...... ہدف کیسے حاصل کیا؟

طلبا کو مختلف انداز سے لکھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ وہ معلومات فراہم کرنے ، رابطہ کرنے ، اپنے تجربات ، حقائق اور نکتۂ نظر بیان کرنے کے انداز میں لکھنا سیکھیں۔

لکھنے کے مقاصد

ا۔ رپورٹ لکھنا ۲۔ وضاحت کرنا ۳۔ بیان کرنا

۴۔ دلیل دینا ۵۔ مائل کرنا ۶۔ قصّہ بیان کرنا

۷۔ کہانی لکھنا ۸۔ مکالمہ لکھنا ۹۔ مضمون لکھنا

لکھنے کی صلاحیت کو موضوع اور مہارت کے امتزاج سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ تمام طلبا کو کام کا تجربہ حاصل ہونا چاہیے تا کہ وہ اپنی انفرادی صلاحیت کا مظاہرہ کرسکیں۔

لکھنا

اس مہارت کے لیے مضمون نگاری کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس مہارت کو بتدریج بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ طلبا کے سوچ کے زاویے تلاش کرے۔ طلبا کو مختلف سوالات کے ذریعے اپنے مضمون کی درجہ بندی کرنے، ترتیب دینے، آغاز اور اختتام کے ساتھ ربط و تسلسل اور ہجّے کی طرف متوجہ کرنا چاہیے۔ مثلاً یہ پوچھنا کہ :

- ...... آپ اپنی کارکردگی سے کس حد تک مطمئن ہیں؟
- ...... آپ نے مضمون کو اپنے مطلوبہ اختتام/ انجام تک پہنچانے کے لیے کیا انداز اپنایا؟
- ...... آپ نے اپنے ذہن میں ابھرنے والے خیالات کو کس طرح منظّم کیا؟
- ...... کیا آپ نے اپنے مضمون کی ابتدا خاص انداز سے کی؟ یا اس میں کوئی تبدیلی لانا چاہتے ہیں؟
- ...... جب مضمون مکمل ہو تو استاد اور طالب علم/ طالبہ اس پر مل کر غور کریں۔ طلبا کے نکتۂ نظر پر گفتگو کریں۔ مثلاً یہاں آپ کا مقصد کیا تھا؟ اس موقع پر استاد رائے دے تو طلبا کو اس پر غور کرنا چاہیے۔
- ......طلبا سے پوچھا جائے کہ وہ اپنے مضمون میں علاماتِ وقف اور ہجّے کیسے بہتر بنا سکتے ہیں یا کیا لائحہ عمل اختیار کریں؟
- ...... کیا یہ طریقہ لکھنے کی دیگر اصناف خط لکھنا، کہانی لکھنا، مکالمہ لکھنا اور ڈراما وغیرہ لکھنے میں برتا جا سکتا ہے؟

انفرادی، جوڑی اور گروپ کا کام

جدید تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ طلبا اپنے ہم عمروں سے جلدی سیکھتے ہیں لہٰذا اساتذہ کو تدریس کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً یہ تدریسی حکمت عملی استعمال میں لانی چاہیے۔ ذیل میں اس کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

انفرادی کام:

طلبا کی صلاحیت کا معیار جانچنے اور سکھائی گئی صلاحیت/ مہارت کا جائزہ لینے کے لیے ایک کارآمد حکمت عملی ہے۔ اس سے طلبا کو اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ وہ توجہ طلب مراحل (بیان/تحریر/ قواعد) پر بھرپور انداز میں کام کر سکتے ہیں، انھیں اپنی کمزوریوں کا علم ہو جاتا ہے اور وہ ان پر قابو پا کر اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

جوڑی کا کام:

طلبا شراکت سے جلد سیکھتے ہیں۔ انھیں موضوع کے تحت اظہارِ خیال، متن کی پڑھائی، تفہیمی اور تحریری کام کے علاوہ تحقیقی کام دیا جا سکتا ہے۔ ساتھی سے بات کرتے وقت انھیں لفظ کے درست تلفظ ، ہجّے اور جملے کی صحیح بناوٹ کا خوف نہیں ہوتا اور وہ ساتھی کے خیالات اور ذخیرۂ الفاظ سے مستفید ہوتے ہیں۔ انھیں اپنا بیان درست کرنے ، اس پر غور کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ ساتھی کی حوصلہ افزائی سے اعتماد اور کام میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔ ان کی زبان کی بنیادی صلاحیتوں میں مجموعی طور پر پیش رفت ہوتی جاتی ہے۔ جوڑی کے کام کا محتاط جائزہ لیں۔ تاہم اس کام کی غیر رسمی جانچ ممکن ہے۔

گروپ کا کام:

گروپ کے کام کا دائرہ کار بڑھ جاتا ہے۔ اس میں دو سے زائد شریک کام کرتے ہیں۔ کام کی نوعیت اور ضرورت کے مطابق گروپ تین سے آٹھ شرکا پر مشتمل ہوسکتا ہے۔البتہ چار کا گروپ بہترین رہتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کام کے دو مرحلے کر لیے جائیں اور چھوٹے گروپ میں کام کروانے کے بعد بڑے گروپ بنا دیے جائیں۔ اس طرح تمام شرکا کو اپنی رائے دینے، تجاویز پیش کرنے اور متفقہ نتیجہ تیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بڑے گروپ کے کام عموماً پراجیکٹ کی تیاری ہوتے ہیں۔ مثلاً اخبار کی تیاری ، ماڈل بنانا ، ڈرامے کی پیشکش یا فلم تیار کرنا وغیرہ۔ گروپ کی پیشکش کی جانچ کاری ایک حساس معاملہ ہے تاہم ضروری پیش بندی سے جانچ لینا ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

زبان کی بنیادی صلاحیتیں (سُننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا)

مشقی کام میں زبان کی چاروں صلاحیتوں کو شامل رکھا گیا ہے۔ مشق کے لیے ان کو موزوں وقت دیا گیا ہے۔

گفت وشنید:

یہ کام سبق کے پیشِ نظر پیش بندی کے طور پر یا طلبا کی گزشتہ معلومات جاننے کے لیے کیا جاتا ہے۔ بات چیت کے ذریعے طلبا کے اذہان متحرک ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے خیالات کو مجتمع کر لیتے ہیں۔ موقع محل کی مناسبت سے ذخیرۂ الفاظ کا چناؤ کر لیتے ہیں۔ ان کی گفتگو واضح ہو جاتی ہے۔ وہ دوسرے کی رائے سُننے کی مشق کر لیتے ہیں۔ مختلف آرا ان کی سوچ کے دائرہ وسیع کر دیتی ہیں۔ وہ مخالف کے جذبات و احساسات کا ادارک کر لیتے ہیں اور اپنے رویے میں لچک اور بیان میں نرمی پیدا کر لیتے ہیں۔ گفت وشنید کا بنیادی مقصد ذہنی الجھاؤ کو دور کرنا اور ذہنی تربیت فراہم کرنا ہوتا ہے۔ جو طلبا سرگرمی سے گفت وشنید کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں وہ دیگر صلاحیتوں پر جلد عبور حاصل کر لیتے ہیں۔ بورڈ پر گفت وشنید کے کام کے موضوع سے متعلق جال بنایا جا سکتا ہے۔ مختلف معلومات کی تراشیدہ پرچیاں، الفاظ کے فلیش کارڈ اور تصاویر لگائی جاسکتی ہیں۔ طلبا کا مشاہدہ اور 'کیس اسٹڈیز' کا مطالعہ بھی کام میں لایا جاسکتا ہے۔

پڑھنا

پڑھائی کا آغاز حروف کی شناخت اور ان کی آوازوں سے ہوتا ہے۔ جب حروف مل کر لفظ بناتے ہیں تو وہ کسی خاص شے ، احساس ، تصور کو واضح کرتے ہیں۔ الفاظ، جملے اور جملے مل کر عبارت کی شکل میں ڈھلتے جاتے ہیں۔ پڑھائی / بلند خوانی / مطالعہ لفظ کے درست تلفظ ، پڑھنے میں روانی ، متن کی سمجھ ، جذبات کے اظہار ، علاماتِ اوقاف ، حرکات اور املا میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ لفظ کو پڑھنا، اس کا ماخذ جاننا اور اس کی بدلتی ہوئی اشکال کو سمجھنا اور ادا کرنا پڑھائی کا بنیادی جزو ہے۔ بلند خوانی کا مقصد لفظ کا درست تلفظ ادا کرنا ، پڑھائی کی صلاحیت جانچنا ، پڑھائی میں دقت طلب مقامات کی اصلاح کرنا ، سامعین کے لیے پڑھنا ، لطف اندوز ہونے کے لیے پڑھنا۔ (اشعار ، نظم ، مزاحیہ مضامین ، کالم ، خبریں)

مطالعہ کا آغاز پڑھنے کی صلاحیت پر عبور حاصل کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ اس میں قاری الفاظ شناخت کرسکتا ہے، عبارت میں ان کے استعمال سے مفہوم سمجھ لیتا ہے اور اس کی پڑھائی کی رفتار میں تیزی آ جاتی ہے۔ اسے کئی مواقع پر مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے، مثلاً امتحانی پرچہ کے سوالات پڑھنے ، درخواست ، خط یا فارم پر کرنے اور تحقیقی کام کے لیے مواد جمع کرنے میں مطالعہ اہم ہوتا ہے۔ مطالعہ کی بھی کئی اقسام ہیں جن میں بغور مطالعہ ، متن سے مطلوبہ معلومات اخذ کرنا ، لفظ/نظم/متن کی گہرائی جاننا ، سطحی مطالعہ ، کچھ نکات حاصل کرنا ، سرسری مطالعہ اور لطف اندوزی کی خاطر مطالعہ کرنا شامل ہیں۔

شاہین کے ابواب کی مشقوں میں پڑھنے کی مختلف حکمت عملیاں شامل کی گئی ہیں جن میں توجہ مرکوز رکھتے ہوئے مطالعہ کرنا قابلِ ذکر ہے۔ عموماً طلبا کو سبق کے خاموش مطالعے کا کام دیا جاتا ہے اور کام کا تعین نہ ہونے کی وجہ سے یا تو طلبا انہماک کا مظاہرہ نہیں کرتے یا متن سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ مطالعہ کے دوران متن پر توجہ مرکوز رکھنے کے لیے سوالات دیے گئے ہیں جو مشقی سوالات سے الگ ہیں جن کا مقصد ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرنا ، متن کی گہرائی سمجھنا یا مصنّف کے انداز پر غور کرنا ہے۔ پڑھائی کے لیے ضرورت کے مطابق انفرادی ، جوڑی یا گروپ کا کام بھی تجویز کیا گیا ہے۔

لکھنا

لکھائی کا مقصد لفظ یا عبارت کا درست املا ، جملے کی ساخت ، اپنا مافی الضمیر بیان کرنا ، تخیل کو ضبط تحریر میں لانا ، امتحانی پرچہ حل کرنا ، درخواست ، خط ، فارم پر کرنا ، مشاہدہ/ تجربہ/تحقیق کو محفوظ کرنا یا ضرورت کے مطابق استعمال کرنا ہے۔ لکھنے کی صلاحیت کا دائرہ وسیع ہے۔ ہم نے اپنے طلبا کی ضرورت کے مطابق صلاحیتوں کو شامل رکھا ہے۔ شاہین میں سبق کے حوالے سے تفہیمی سوالات کے علاوہ مختلف النوع کام تجویز کیے ہیں۔ ان چاروں بنیادی صلاحیتوں کے اہداف مقرر کر دیے ہیں۔ ان میں وہ اہداف شامل نہیں ہیں جو عمومی طور پر تدریس کا حصّہ ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ اساتذہ ان کو سبق کی منصوبہ بندی میں شامل کر کے اُردو زبان کو بہتر اور منظّم طریقے سے سکھا سکیں گے۔ (دیکھیے اہداف ، صفحہ ۸۹۔۹۰)

سبق کی منصوبہ بندی

اساتذۂ کرام کی سہولت کے پیشِ نظر چند اسباق کی نمونے کی منصوبہ بندی شامل کی جا رہی ہے۔ آپ اپنی ضرورت کے مطابق اسے استعمال کرسکتی ہیں۔ ماہرین تعلیم کی نظر میں اہم یہ ہے کہ سبق کا تدریسی مقصد کیا ہے؟ (یہ ایک سے زائد بھی ہو سکتے ہیں) طریقۂ تدریس کیا ہے؟ کیا وسائل استعمال ہو رہے ہیں؟ کام کے لیے کتنا وقت مختص کیا جا رہا ہے؟ یہ کیسے معلوم ہوگا کہ سبق کا ہدف (مقصد) حاصل ہو گیا ہے، دوسرے لفظوں میں اسے جانچ کہا گیا ہے۔ یعنی مقاصد کی جانچ کے لیے کیا طریقہ وضع کیا گیا ہے؟ جانچ رسمی ہے یا غیر رسمی؟ سبق کا جائزہ کیسے لیا گیا ہے؟ مقاصد کا تعین کرنا مثلاً گفت و شنید کے لیے اہداف کا تعین کرنا اور گفتگو میں موضوع کے مطابق ضروری تفصیل شامل کرنا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے طلبا کی گزشتہ معلومات کا جائزہ لے کر انھیں ایک موضوع دیں گے۔ طلبا جوڑی میں کام کرتے ہوئے اس موضوع کے تحت بات چیت کریں گے اور اسے حتمی نتیجے تک پہنچائیں گے۔ جوڑیاں اپنا کام جماعت میں پیش کریں گی۔ اس کام کی غیر رسمی جانچ لی جائے گی۔ اساتذہ یا طلبا آج کے کام کا جائزہ لیں گے۔ (دیکھیے صفحہ نمبر ۸۸)

باب اوّل : حیوانیات

سبق: زرّافے کا تاریخی سفر (شاہین صفحہ ۱۔۴)

تدریسی مقاصد:

طلبا کو جانوروں کی مختلف اقسام ان کی خوراک اور بود و باش سے آگہی بہم پہنچانا اور غور وفکر اور تحقیق کی حوصلہ افزائی کرنا۔

اخلاقی پہلو:

انسان اشرف المخلوقات ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدے کے لیے جانور پیدا کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انسان پر فرض ہے کہ وہ ان جانوروں کا خاص خیال رکھے جو اس کے استعمال میں ہیں یا اسے ان سے فوائد حاصل ہیں۔ اسے بے زبانوں کے حقوق کا خیال رکھنا ہے۔ ان کے کھانے پینے، علاج معالجے اور محفوظ ٹھکانہ فراہم کرنا چاہیے۔

نئے الفاظ:

بلند قامت	رُوداد	دیدار	طُغرا	مسافت	صف آرا	رُوبرُو	مُطّلع

سبق کے نئے الفاظ کے معنی لغت میں سے تلاش کروائیے۔ مشق میں دیے گئے خاکے کے مطابق کام کروائیے۔

لفظ	معنی
مُطّلع	اطلاع دیا گیا

متضاد	مترادف	قواعد کی رُو سے
غیر مُطّلع / بے خبر	واقف	ع۔صفت

خبر دیا گیا

مفہوم اپنے الفاظ میں: کسی چیز یا بات کے بارے میں بتایا گیا۔

جملہ: عوام کو سیلاب کے بارے میں پہلے ہی مُطّلع کر دیا گیا تھا تاکہ وہ حفاظتی تدابیر پر عمل کر لیں۔

نوٹ: اساتذہ پہلے آسان الفاظ کی مشق بہم پہنچائیں تاکہ طلبا کی لغت فہمی میں اضافہ ہوجائے۔
سبق کے مشقی کام کو زبان کی چاروں بنیادی صلاحیتوں (گفت وشنید، پڑھنا، لکھنا اور قواعد) کے پیشِ نظر تیار کیا گیا ہے۔
گفت وشنید کے کام کو سرِفہرست رکھا گیا ہے۔ اس کام کا دائرہ بڑھایا جا سکتا ہے۔

اضافی کام:

طلبا سے جانوروں کے خاندان کے بارے میں بات چیت کیجیے۔ بورڈ پر جال بنایئے مثلاً بلّی کا خاندان شیر، ببر شیر، چیتا اور تیندوا ہے۔ اسی طرح گائے کا خاندان، بیل، نیل گائے، جنگلی بھینسا، گینڈا، زیبرا کا خاندان، گھوڑا، خچر اور گدھا وغیرہ ہیں۔ ان میں آپس میں کیا قدریں مشترک ہیں اور کیا غیر مشترک۔ جانوروں کے خاندان کس بنا پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ یعنی جنگلی اور پالتو۔ مثلاً شیر، ببر شیر، تیندوا اور چیتا خونخوار ہیں جبکہ بلّی مانوس البتہ شیر اور ببر شیر کو سدھایا جا سکتا ہے۔ یہ ان کی مشترکہ خصوصیت ہے۔
غیر مشترک خصوصیت یہ ہے کہ شیر، ببر شیر، تیندوا اور چیتا جنگلی ہیں اور چیر پھاڑ کرنے والے (خونخوار) جانور ہیں۔ بلّی کی خوراک میں گوشت کے علاوہ دودھ بھی شامل ہے۔ بلّی اپنا گھر نہیں چھوڑتی۔ مشہور ہے کہ بلّی کی سات جانیں ہوتی ہیں، بلّی شیر کی خالہ ہے۔ بلّی نے شیر کو شکار کا ہنر سکھایا لیکن ایک ہنر نہ سکھایا۔ درخت پر چڑھنا۔ بلّی پر دلچسپ محاورات اور ضرب الامثال ہیں۔ بلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ بلّی کو خواب میں چھیچھڑے دکھائی دینا، بخشو بی بلّی چوہا لنڈورا ہی بھلا۔ نو سو چوہے کھا کر بلّی حج کو چلی وغیرہ ......

ہدایات تیار کرنا .... (شراکت کا کام)

ہم جب کسی جانور یا پودے کی پرورش/ دیکھ بھال کرتے ہیں تو ہمیں اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ ایسے میں اگر ہمیں چند دن کے لیے کہیں جانا پڑ جائے تو ہمیں اپنے پالتو جانور/ پودے کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ فرض کریں کہ آپ کو اسکول کی طرف سے کھیل یا کسی اور پروگرام میں شرکت کے لیے جانا ہے۔ آپ اپنے گھر والوں/ پڑوسیوں کے لیے کیا ہدایات تیار کریں گے تاکہ آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے جانور/ پودے کی دیکھ بھال میں کوتاہی نہ رہ جائے۔ آپ خوراک/ پانی / موسم کی تبدیلی اور اپنے پالتو جانور کی مخصوص عادت کو مدِّنظر رکھ کر ہدایات تیار کریں۔ یہ کام طلبا شراکت میں کریں۔ طلبا کا کام کلاس میں آویزاں کیا جائے اور انھیں باقی کلاس کا کام دیکھنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

تحقیقی کام:

طلبا کو ہاتھی کے بارے میں ویڈیو دکھایئے/ لائبریری میں دستیاب کُتب و رسائل کی مدد سے اس کے بارے میں تحقیقی کام دیجیے جو ہاتھی کی جسامت، اعضا، کان، سونڈ اور پاؤں کی ساخت، ہاتھی کی یادداشت، دوستی و دشمنی وغیرہ پر مشتمل ہو۔
نوٹ: طلبا اپنی تحقیق کے مطابق دائرہ کار وسیع کرنا چاہیں تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ طلبا کو گھر کے کام میں انٹرنیٹ/ ٹیلی ویژن پروگرام/ کتاب کے حوالے سے کسی جانور کو سدھائے جانے کی رُوداد لکھوائیں۔

سبق: ایک گدھا شیر بنا تھا (نظم) (شاہین صفحہ ۵)

تدریسی مقاصد:

طلبا کو واقعاتی نظم سے آگہی دینا اور تخلیقی تحریر کی مشق فراہم کرنا

اخلاقی مقاصد:

طلبا کو نقالی سے بچنے اور دوسروں کو بے وقوف بنانے کے نقصانات سے آگاہ کرنا۔ اپنی حقیقت کو سمجھنا اور اپنی صلاحیت کے مطابق کام کر کے اپنا مقام بنانا چاہیے کیونکہ یہ دنیا آزمائش گاہ ہے اللہ نے کسی کو امیر بنایا ہے کسی کو غریب کسی کو خوش شکل بنایا ہے اور کسی کو اس کے برعکس لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور دی ہے۔ ہمیں اس نے جو صورت شکل دی ہے اس پر غرور کرنے یا اس پر کڑھنے کی بجائے اس کو سمجھنے اور بہتر سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے تاکہ ہم اس آزمائش پر پورے اتریں جس کے بارے میں ہمارا دین ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

نئے الفاظ و معانی:

آڑ	آشکار	اصلیت	پوستین	پوشیدہ	حمار	طیش	سہم

- گروپ میں کام کروائیے اور مندرجہ بالا الفاظ کا معمّا تیار کروائیے۔ طلبا کو معمّا کے لیے اشارات تیار کرنے اور ان کے لیے واضح ہدایات دینے کی تاکید کریں۔ طلبا کا معمّا دوسرے گروپ میں تبدیل کروائیں۔ یہ جائزہ لگائیں کہ کس گروپ نے ان الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے بہترین معما تیار کیا۔

نمونے کا معمّا

۵ پ	۶ ا	۱ س	ہ	م	ش
و	۸ ح	ص	و	ڈ	۴ پ
ش	۷ آ	م	ل	ر	و
ی	ڈ	ڑ	ا	ی	س
د	ف	گ	ے	ر	ت
ہ	ک	۲ ط	ی	ش	ی
۳ آ	ش	ک	ا	ر	ن

اشارات:

دائیں سے بائیں	☆ اوپر سے نیچے	☆ ترچھا
۱۔ خوف کا مترادف	۴۔ کھال کا کوٹ	۶۔ حقیقت کا مترادف
۲۔ سخت غصہ ہونا	۵۔ چھپا ہوا	۷۔ بچاؤ/ اوٹ لینا
۳۔ ظاہر ہونا		۸۔ گدھے کا مترادف

سبق: خونی اژدہا (شاہین صفحہ ۶-۹)

تدریسی مقاصد:

طلبا کو کہانی کے اجزا سمجھنے، تلخیص، تخلیقی اور تحقیقی تحریر کی مشق فراہم کرنا۔

اخلاقی مقاصد:

طلبا کو موذی جانوروں کی وقتی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کے بجائے ان سے محفوظ رہنے کی ترغیب دینا اور مشکل حالات کا جوانمردی سے مقابلے کا حوصلہ دینا

نئے الفاظ:

اُفتاد	بدحواس	کھلبلی	کمین گاہ	گم صم	ملتوی	منادی	ہیبت

صفت

- ...... کسی اسم کی اچھائی یا برائی کو صفت کہتے ہیں۔ جیسے عائشہ محنتی طالبہ ہے۔ اس جملے میں لفظ ''محنتی''۔
- ...... جس کی صفت بتائی جائے وہ موصوف ہوتا ہے۔ جیسے اس جملے میں عائشہ۔ بعض فارسی الفاظ عربی اور ہندی الفاظ کے ساتھ مل کر صفت بن جاتے ہیں۔

ایمان ، ایماندار۔ سعادت ، سعادت مند۔ چین ، بے چین۔ آمد ، کارآمد

صفت کی قسمیں

- ...... صفتِ ذاتی اپنے موصوف کے ساتھ ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ جیسے نیلا آسمان۔
- ...... صفتِ نسبتی کسی تعلق سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسے پاکستان سے پاکستانی۔
- ...... صفتِ عددی کسی چیز کی تعداد بتاتی ہے۔ جیسے پانچ ، دس وغیرہ۔
- ...... صفتِ مقداری کسی چیز کی مقدار بتاتی ہے۔ جیسے تھوڑا ، زیادہ ، کچھ۔

صفت کے درجے

- ...... تفضیلِ نفسی میں موصوف کی صفت کا مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ جیسے خوبصورت ، بدصورت ، نازک۔
- ...... تفضیلِ بعض میں موصوف کا بعض چیزوں سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔ جیسے خوبصورت تر ، بدتر، نازک تر۔
- ...... تفضیلِ کل میں موصوف کو سب سے افضل قرار دیا جاتا ہے۔ جیسے خوبصورت ترین ، بدترین، نازک ترین۔

تحقیقی کام .... (گروپ کا کام)

- طلبا کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کر دیا جائے۔ انھیں لائبریری میں لے جا کر سانپ کی اقسام/ عادات/ علاقے / خطرناک/ بے ضرر کے عنوانات کے تحت معلومات اکٹھی کرنے کو کہیں۔ طلبا معلوماتی نوٹس تیار کر لیں تو ہر گروپ کو اپنے حصے کی معلومات پیراگراف میں لکھنے کو کہیں۔ یہ تیار معلومات کلاس میں آویزاں کریں۔ اب ہر گروپ کو باری باری ان معلومات کو دیکھنے کا موقع دیں۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ انفرادی طور پر ان معلومات کو مدِ نظر رکھ کر ''سانپ کیا ہے''؟ کے تحت معلوماتی مضمون لکھیں۔

متن اخذ کرنا .... (انفرادی کام)

- طلبا سے کہیں کہ وہ انفرادی طور پر کام کریں اور سبق کا مرکزی خیال تلاش کریں۔ طلبا کے مرکزی خیال تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔

تلخیص کرنا .... (شراکت کا کام)

- دو دو طلبا / طالبات کو کہانی کی تلخیص کرنے کو کہیں۔ طلبا کو ذہن نشین کرائیں کہ تلخیص اصل کی ایک تہائی ہوگی اور یہ اصل مضمون کا مفہوم متاثر کیے بغیر اہم واقعات پر مبنی ہوگی۔ طلبا کو اپنے کام کو کلاس میں پیش کرنے کا موقع دیں۔

تخلیقی کام .... (انفرادی کام)

- طلبا کو کہیں کہ وہ خود کو اژدہا تصور کریں اور اس کہانی کو اپنے الفاظ میں زبانی بیان کریں۔ طلبا کو کہانی کا آغاز اپنے انداز سے کرنے کا موقع دیں۔ طلبا کو اپنا کام کلاس میں پیش کرنے کو کہیں۔
- حاصل معلومات، منتخب اقتباسات کے حوالہ جات تیار کرنا۔ ہم جن مصنّفین کی تحریروں سے استفادہ حاصل کریں ان کا شکریہ اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ ان کی تخلیقات کے ساتھ ان کا حوالہ دیں۔ ان کی تحریر کا بنیادی مقصد سمجھیں اور طلبا کو ان کے اسلوب و تخلیق سے آگہی بہم پہنچائیں۔

خاص انتخاب: سندھ کی اندھی ڈولفن (شاہین صفحہ ۱۶۔۱۷)

تدریسی مقاصد:

طلبا کو معلوماتی مواد سمجھنے، جمع کرنے اور ضبط تحریر میں لانے کے لیے مطالعہ کی مشق فراہم کرنا۔

اخلاقی پہلو:

حاصل معلومات، منتخب اقتباسات کے حوالہ جات تیار کرنا۔ ہم جن مصنّفین کی تحریروں سے استفادہ کریں ان کا شکریہ اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ ان کی تخلیقات کے ساتھ ان کا حوالہ دیں۔ ان کی تحریر کا بنیادی مقصد سمجھیں اور طلبا کو ان کے اسلوب و تخلیق سے آگہی بہم پہنچائیں۔

معلوماتی سوالات .... (انفرادی کام)

۱۔ دریائے سندھ کی ڈولفن کا شمار ڈولفن کی کن اقسام میں کیا جاتا ہے؟
۲۔ دریائے سندھ کی ڈولفن کی خصوصیت کیا ہے؟
۳۔ اندھی ڈولفن آواز کی لہروں سے کیا کام لیتی ہے؟
۴۔ سندھ کی اندھی ڈولفن پیغام رسانی کے لیے کیا طریقہ اختیار کرتی ہے؟ یہ پیغام کب بھیجتی ہے؟
۵۔ دریائے سندھ کی ڈولفن کی چربی کس مرض کے علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہے؟

باب دوم : سائنس

سبق : سائنس کے میدان سے (شاہین صفحہ ۱۸۔۲۱)

تدریسی مقاصد:

طلبا کو سائنسی معلومات، ایجادات، موجدین اور ان کی خدمات سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی پہلو:

سائنسی ایجادات کی بنیاد انسانی فلاح و بہبود اور قدرت کے نظام کو سمجھنا ہے۔ہمیں بنی نوع انسان اور اس دنیا میں موجود حیات کی بقا اور سلامتی کے لیے تحقیق ، تجربات اور ایجادات کی ضرورت ہے اور مضر اشیا و ماحولیات سے حیات کو بچانا مقصود ہے۔ہمیں ان ایجادات کو مسترد کرنا ہے جو انسان اور ماحولیات کے لیے مہلک اور مضر ہیں۔

نئے الفاظ:

ارتقائی	استعداد	بصارت	شعور	متعارف	متحرک	محیط	موسوم

- نئے الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کروائیں۔ (طلبا ذخیرۂ الفاظ کا خاکہ استعمال کریں)

۱۔ سبق میں سے درج ذیل الفاظ کی جمع تلاش کرنے کا کام دیں:

خدمت ، فلک،تصنیف، مقصد ،نظریہ ،حقیقت ، ہدایت ،معلوم ، شے ، اخبار

۲۔ طلبا کو جوڑی میں سروے کا چارٹ دیں اور انھیں اپنے اردگرد کے لوگوں، عزیز رشتہ داروں یا اسکول میں ہم جماعتوں سے معلومات اکٹھی کرنے کا کام دیں اور اس کام کے لیے انھیں دو سے تین دن دیں۔

۳۔ طلبا یہ معلوم کریں کہ گھروں میں کن اشیا کا استعمال عام ہے اور کن اشیا کو کبھی کبھار استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ ہر کالم کے دو حصے کر کے زیادہ اور کم استعمال کے لحاظ سے دو رنگوں یا آڑی لکیروں کی مدد سے بار گراف میں دکھائیں۔

۵۔ آخر میں حاصل نتیجہ سے مصنوعات کے استعمال کی رپورٹ تیار کریں۔

رپورٹ کا آغاز:

موجودہ دور میں سائنسی ایجادات کی بھرمار نے انسان کو جسمانی مشقت سے تو بچا لیا ہے لیکن کسی حد تک ذہنی طور پر مفلوج بھی بنا دیا ہے ۔آج مصنوعات کے انبار میں سے مطلوبہ شے کا انتخاب کرنا اتنا سہل نہیں رہا ہے۔ ان اشیا میں سے آج کی مقبول عام گھریلو مصنوعات کا اندازہ ان کے استعمال سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ہم نے یہ سروے تیار کیا ہے۔ اس سروے سے حاصل نتائج ہمیں یہ طے کرنے میں مدد دیں گے کہ کون سی ایجاد کس حد تک ہماری روزمرّہ زندگی کا اہم جزو بن چکی ہے اور اس کے بغیر زندگی کا تصور بھی محال ہے۔

ایجادات

- طلبا سے بار گراف میں دی گئی ایجادات کی ٹائم لائن بنوائیں۔ انھیں لائبریری یا انٹرنیٹ کی مدد سے کام تیار کرنے کی ہدایت دیں۔ اس کام کے لیے انھیں چند دن دیں۔
- طلبا کا کام جماعت میں پیش کروائیں اور تین بہترین پیشکشیں جماعت کے سافٹ بورڈ پر لگوائیں۔
- طلبا کو گروپ میں جدید اور قدیم موجدوں اور ان کی ایجادات سے انسان کو پہنچنے والے فوائد پر تحقیق کا کام دیں۔ اس کام کے لیے حوالہ جات معلوم کریں۔
- طلبا سے روزمرّہ زندگی سے ان ایجادات کی مثالیں بھی معلوم کریں۔
- اس کام کے لیے طلبا کو چار سے پانچ دن دیں۔
- طلبا کا کام چارٹ پیپر پر تیار کروائیں۔
- ہر گروپ کو اپنا کام جماعت میں پیش کرنے کا موقع دیں۔
- جدید یا قدیم موجدوں کا بہروپ بھروائیں / گیٹ اپ تیار کروائیں۔ انھیں جماعت اور اسکول کی اسمبلی میں پیش کروائیں۔

ہفتۂ سائنس کا انعقاد

۱۔ اسکول میں ہفتۂ سائنس منعقد کروائیں اور سائنس اور ریاضی کے اساتذہ کی مدد سے مختلف تجربات کروائیں۔

۲۔ طلبا کی جوڑیاں بنائیں اور انھیں مختلف تجربات نوٹ کرنے کی لیے درج ذیل ہدایات دیں۔

- کس چیز کا تجربہ کیا گیا؟
- تجربے کی افادیت کیا ہے؟
- اس کا موجد کون تھا؟
- تجربے میں کون کون سی اشیا استعمال کی گئیں؟
- تجربہ پیش کرنے والے کس حد تک اپنی کوشش میں کامیاب رہے؟
- آپ کو اس تجربے سے کیا معلومات حاصل ہوئیں۔

سبق: بادل کا گیت (شاہین صفحہ ۲۲۔۲۳)

تدریسی مقاصد:

طلبا کو شاعری کے ذریعے نظامِ فطرت سے آگہی دینا۔ زبان و بیان کے ذریعے مشکل تصورات کو سہل انداز میں پیش کرنے کی ترغیب دینا۔ شعرا کی فنی صلاحیتوں سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی پہلو:

طلبا پر واضح کرنا کہ کائنات کی تخلیق کرنے والا واحد و یکتا ہے۔ اسی نے کائنات اور اس میں بسنے والی ہر شے کو ایک منظّم سانچے میں ڈھالا ہے۔ اس سے ہمیں تنظیم، نظم و ضبط کا سبق ملتا ہے۔ ہمیں اپنی زندگی میں توازن قائم کرنے اور دلجمعی سے اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں۔

نئے الفاظ:

آفت	پربت	پرچھائی	فانی	کائی	گتھّی	لہر	نشیلی

ا۔ مندجہ بالا الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں اور نظم میں ان کے استعمال کا جائزہ لیں۔

لفظ	معنی

متضاد	مترادف	قواعد کی رُو سے

لغت کا مفہوم :

مفہوم اپنے الفاظ میں :

جملہ:

۱۔ طلبا سے گروپ میں کام کروائیں اور بتائیں کہ اس نظم سے آپ کو آبی چکّر کے نظام سے متعارف کرایا گیا ہے۔
اس کائنات میں کئی نظام حیات موجود ہیں۔ کسی ایک نظام پر تحقیق کریں اور اس کا خاکہ بنائیں۔
۲۔ ان معلومات کو مختلف طرزِ تحریر سے پیش کریں (خبر، انٹرویو، تخلیقی کہانی ، رپورٹ ، مضمون)
۳۔ گروپ کا کام جماعت میں پیش کروائیں۔
۴۔ طلبا کو کسی ایسی نظم تلاش کر کے لانے کا کام دیں جو کسی نظامِ حیات کو ظاہر کرتی ہو۔
۵۔ طلبا کی لائی ہوئی نظموں پر پیراگراف / خلاصہ لکھوائیں۔

سبق: چاند سے خلاباز کی رپورٹ (شاہین صفحہ ۲۴_۲۶)

تدریسی مقاصد:

طلبا کو رپورٹ لکھنے سے آگہی بہم پہنچانا۔ رپورٹ لکھنے کی ترغیب دینا

اخلاقی مقاصد:

سائنسی معلومات سے فائدہ اٹھانا، کامیاب زندگی کے لیے اپنے کام میں نظم وضبط اختیار کرنا اور تعاون کا جذبہ پیدا کرنا۔

نئے الفاظ:

تعین	خلائی	داغا	سطح	سمت	مدار	معائنہ	نشریات

ا۔ مندرجہ بالا الفاظ کے الفاظ معنی کے علاوہ تذکیر وتانیث واضح کروائیں۔

- ذخیرۂ الفاظ کا بنیادی مقصد طلبا کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ نئے الفاظ شامل کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے انھیں گاہے بہ گاہے معمّا بنانے، خالی جگہ پُر کرنے، مترادف ومتضاد الفاظ، سابقے لاحقے، ضرب الامثال، محاورات کو جملوں، پیراگراف، اقتباسات میں سے شناخت اور استعمال کرنے کی مشق کو روز کا معمول بنانا چاہیے۔

رپورٹ پڑھنا .... (انفرادی کام)

مزید مشق کے لیے طلبا کو اخبار، رسالے سے کسی کھیل کی رپورٹ کا حال پڑھنے کو دیا جائے۔ طلبا سے اسکول/ شہر کے کسی جلسے/تقریب کی رپورٹ تیار کرائی جائے اور مختلف تحریروں سے طلبا کو روشناس کرایا جائے۔

دبئ ٹیسٹ میں شاہینوں کی کینگروز کے خلاف شاندار فتح

پہلے ٹیسٹ میچ میں 221 رنز سے شکست دے کر دو میچز کی سیریز میں ایک صفر کی برتری حاصل کر لی، پاکستانی اسپنرز کی جادوگری، کینگرو بے بس

دبئ: پاکستان نے آسٹریلیا کو دبئ میں کھیلے جانے والے پہلے ٹیسٹ میچ میں 221 رنز سے شکست دے کر دو میچز کی سیریز میں ایک صفر کی برتری حاصل کر لی ہے۔ 438 رنز کے تعاقب میں آسٹریلیا کی پوری ٹیم اپنی دوسری اننگز میں 216 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ پاکستان کی فتح میں اسپن بالر ذوالفقار بابر اور یاسر شاہ نے بنیادی کردار ادا کیا اور مجموعی طور پر دوسری اننگ میں 9 آسٹریلوی کھلاڑیوں کو اپنا شکار بنایا۔ ذوالفقار بابر نے 74 رنز دے کر پانچ جبکہ نوجوان بالر یاسر شاہ نے 50 رنز کے عوض چار وکٹیں حاصل کیں۔

جانسن نے 61 بنائے اور میزبان ٹیم کی جانب سے دوسری اننگز میں ٹاپ اسکورر رہے جب کہ اسمتھ نے 55 رنز کی اننگز کھیلی۔ اس سے قبل پاکستان نے اپنی دوسری اننگ دو وکٹوں کے نقصان پر 286 بنا کر ڈکلیئر کر دی تھی اور آسٹریلیا کو جیت کے لیے 438 رنز کا ہدف دیا تھا۔

پاکستان کی جانب سے یونس خان نے میچ کی دنوں اننگز میں سنچریاں اسکور کیں جبکہ وکٹ کیپر بیٹسمین سرفراز احمد نے پہلی اننگ میں 109 رنز بنائے۔ اوپنر احمد شہزاد نے بھی دوسری اننگز میں 131 رنز اسکور کیے۔

متن اخذ کرنا .... (انفرادی کام)

طلبا کو کسی بھی تحریر سے مطلوبہ معلومات/ متن اخذ کرنے کی مشق کرائیں۔ طلبا کو تحریر سے اہم اور ضروری مواد چننے کا موقع فراہم کریں اور منتخب حصّے بیان کرنے کی مشق کرائیں۔

رپورٹ لکھنا:

طلبا سے رپورٹ کے بارے میں گزشتہ معلومات کا جائزہ لیا جائے طلبا کے جوابات سے بات آگے بڑھائیں اور بتائیں کہ رپورٹ میں کب؟ کہاں؟ کیسے؟ کیوں؟ کے مطابق سوالات تیار کیے جاتے ہیں اور ان کے جوابات حاصل کر کے رپورٹ کو جاندار بنایا جاتا ہے۔ اس انداز کو صحافتی انداز کہا جاتا ہے۔

- اس کی وضاحت کے لیے جماعت میں اردو اخبارات/ خبروں کے تراشے استعمال کریں۔ ہر گروپ کو ایک ایک خبر کا تراشہ دیں اور انھیں اس خبر سے صحافتی سوالات کیا، کب، کہاں، کیسے، کیوں، کس کے تحت خبر کا جائزہ لینے کا کام دیں۔
- یہ واقعہ:
  - ☆ کیا پیش آیا؟
  - ☆ کب پیش آیا؟
  - ☆ کہاں پیش آیا؟
  - ☆ کیسے پیش آیا؟
  - ☆ کیوں پیش آیا؟
  - ☆ اس کی اطلاع کس ذریعہ سے ملی؟
- ہر گروپ کا کام جماعت میں پیش کروائیں۔
- اس وضاحت کے بعد طلبا کو اپنے اسکول کے کسی پروگرام کی رپورٹ تیار کرنے کا کام دیں۔

ڈائری لکھنا .... (انفرادی کام)

طلبا کو ایک ڈائری تیار کرنے کو کہیں۔ اس پر دن اور تاریخ لکھ دیں۔ طلبا سے کہیں کہ وہ روزانہ پیش آنے والے واقعات کو اس پر لکھ لیں۔ ایک ہفتہ بعد ان کے کام کا جائزہ لیں۔ طلبا کو اپنے ساتھی کی ڈائری پڑھنے اور اس پر گفتگو کرنے کو کہیں۔

تخلیقی کام .... (شراکت کا کام)

یہ کام دو طلبا مل کر کریں۔ یہ طے کریں کہ وہ کہاں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا حلیہ، حرکات وسکنات کیا ہوں گی اور چاند انھیں کس انداز سے دیکھے گا؟ کیا مطلب لے گا؟ چاند اپنا کیا تاثر بیان کرے گا؟ اسے کس انداز سے دلچسپ بیان بنانا ممکن ہے؟ طلبا کی تحریر کمرۂ جماعت میں پیش کریں۔

سبق: مشینوں کا پیچ و تاب (شاہین صفحہ ۲۷۔۳۲)

تدریسی مقاصد:

طلبا کو تجسیمی کردار نگاری سے آگہی بہم پہنچانا، محاورات، مکالمات اور علامات اوقاف کے استعمال کی مشق بہم پہنچانا۔ کردار بازی کرانا۔

سبق کے اخلاقی مقاصد:

طلبا کو سادہ زندگی سے متعارف کرانا، ہر شے کا اپنا مقام ہے کوئی چیز بیکار یا بے مقصد نہیں۔ ہمیں کسی کو خود سے کمتر نہیں سمجھنا چاہیے۔

نئے الفاظ:

بحث	بھونچال	تاکید	چندھیانا	حواس	روہانسی	سکتہ	ہلکان

۱۔ کہانی 'مشینوں کا پیچ و تاب' کے حوالے سے سبق کے عنوان پر طلبا سے بات چیت کریں اور معلوم کریں کہ طلبا نے کہانی کے بارے میں کیا قیاس لگایا اور ان سے پوچھیں کہ تجسیمی کردار کیا ہوتے ہیں۔ طلبا کے جوابات بورڈ پر نوٹ کریں ان معلومات کو آگے بڑھائیں۔ پھر تجسیمی کردار کی وضاحت کریں کہ کائنات میں موجود عناصر یا اشیا کا انسانی روپ اور انداز میں اپنے احساسات کو بیان کرنا تجسیمی انداز کہلاتا ہے۔ وہ عنصر جس شخص کی عکاسی کرتا ہے اسی کردار کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے اسی کی خصوصیات اپنا لیتا ہے۔ وضاحت کے لیے درج ذیل مثال بیان کریں:

مثال:

- چنگھاڑتی ہوئی تند ہوائیں
- آسمان پر خوشی سے لہراتی بل کھاتی بجلی کی چمک
- ساحل پر سر پٹختی ہوئی سمندر کی بے قرار موجیں
- کچھوے کی رفتار سے رینگتا ہوا ٹریفک
- ہتھوڑے کی طرح برستا ہوا کلاک الارم
- دروازے کھلنے پر تکلیف سے چرچراتا ہوا زنگ آلود دروازہ
- بادلوں میں آنکھ مچولی کھیلتا ہوا چودھویں کا چاند
- وقت کسی کے لیے نہیں رکتا محو پرواز رہتا ہے
- احتجاج کرتی ہوئی بوسیدہ کار
- پانی کو ترسے ہوئے پھولوں کا شکوہ

۲۔ مندرجہ بالا مثالوں سے کردار اور اس سے وابستہ تجسیمی اِظہار کی شناخت کروائیں۔

۳۔ بورڈ پر دو کالم بنائیں ایک پر کردار لکھیں اور دوسرے پر تجسیمی اظہار۔

۴۔ طلبا سے جوڑی میں کام کروائیں اور درج ذیل عبارت کی خالی جگہ موزوں الفاظ سے پُر کروائیں۔

ہوا اور حرارت میں یہ .... ہوا کہ دیکھیں ان میں سے کون .... ہے۔ دونوں کو ایک .... چادر لپیٹے آتا ہوا نظر آیا۔ ہوا نے کہا وہ حرارت سے زیادہ طاقتور ہے۔ حرارت نے کہا طاقتور وہ ہے جو اس کی .... اتار دے۔ دونوں میں مقابلے کی .... گئی۔ چنانچہ دونوں کا مقابلہ شروع ہوگیا۔ ہوا نے پہل کی اور خوب تیز چلی لیکن جتنا وہ .... اتنا ہی وہ شخص چادر کو اپنے گرد لپیٹتا جاتا۔ جب ہوا اپنی ہر طرح کی .... کر چکی تو حرارت نے اپنا کام شروع کر دیا۔ جوں جوں حرارت تیز ہوتی جاتی وہ شخص اپنی چادر سر سے .... جاتا حتیٰ کہ جب گرمی .... سے باہر ہوگئی تو اس نے اپنی چادر کر پھینک دی۔ حرارت نے فاتحانہ انداز سے ہوا کی طرف دیکھا تو وہ بہت ہوئی اور دل میں سوچنے لگی کہ ہر ایک میں کوئی نہ کوئی خوبی تو ضرور موجود ہے۔ اللہ نے کائنات کی کسی شے کو ....نہیں بنایا یہ سوچ کر وہ اوپر ہی اوپر اٹھتی چلی گئی۔

اُتار، مقابلہ، کھسکاتا، بیکار، انسان، ٹھن، نادم، کوشش، چادر، طاقتور، برداشت، تیز چلتی

تجسیمی اشتہار کی تیاری:

درکار اشیا: چارٹ پیپر، رنگین چارٹ پیپر/ کریپ پیپر، قینچیاں، گم اسٹک، مارکر پین (کالا، سبز، نیلا، لال)

- طلبا کے گروپ بنائیں اور انھیں مختلف مصنوعات/ اشیا کو استعمال میں لاتے ہوئے اشتہار تیار کرنے کا کام دیں۔

  مثال: کوڑے دان پر بنا ہوا مسکراتا ہوا چہرہ
- طلبا کو اپنے کردار/ صنعت/ شے پر گفتگو کرنے کے لیے دس منٹ دیں۔
- طلبا کو متفقہ طور پر نتیجہ تیار کرنے کی ترغیب دیں اور ہر گروپ میں تھوڑی دیر بیٹھ کر کام کی حوصلہ افزائی کریں۔
- طلبا کو چارٹ پیپر دیں اور اپنی پیشکش اس پر منتقل کرنے کی تاکید کریں۔ اس کام کے لیے انھیں پندرہ منٹ دیں۔
- ہر گروپ کے تیار کردہ کام کو جماعت میں پیش کروائیں۔ ہر گروپ کو دو منٹ دیں۔
- پیشکشوں کے اختتام پر کام کا اجمالی جائزہ لیں اور طلبا کی کارکردگی کو سراہیں۔
- بہترین پیشکش جماعت کے سافٹ بورڈ پر لگوائیں۔

تخلیقی کام:

طلبا کو مختلف تجسیمی کرداروں کے خاکے دکھائیں اور ان میں سے کسی دو کو شامل کرتے ہوئے مکالمہ/نظم/ کہانی لکھوائیں۔

خاص انتخاب : ایجادات کا سفر (شاہین صفحہ ۳۹)

ٹائم لائن:

خاص انتخاب میں صفحے کی ایک جانب مختلف ادوار کی ایجادات کے بارے میں معلومات دی گئی ہیں اور دوسری جانب ٹائم لائن بنائی گئی ہے۔ طلبا کو جوڑی میں اس ٹائم لائن کو ترتیب وار درج کرنے کا کام دیں۔ طلبا کو ایجاد اور اس کا سال لکھنا ہے۔ طلبا کی تیار کردہ ٹائم لائن کو دوسری جوڑی کو جائزہ لگانے کے لیے دیں کہ آیا انھوں نے درست ترتیب کی ہے۔

- مزید وضاحت کے لیے آپ بورڈ پر ٹائم لائن بنائیں اور طلبا سے پوچھ کر اسے مکمل کریں۔
- طلبا کو اپنے گھر کے کسی ایک فرد کی ٹائم لائن بنانے کا کام دیں جس نے اپنی زندگی میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ کامیابی اور سال درج کریں۔

تحقیقی کام:

- طلبا کو شاہین صفحہ ۳۹ پر دی گئی ایجادات میں سے کسی ایک ایجاد کا انتخاب کرائیں اور اس کی ابتدائی اور موجودہ شکل/ کام پر تحقیقی رپورٹ تیار کروائیں۔ طلبا کا کام جماعت میں پیش کروائیں۔ بہترین کام جماعت کے سافٹ بورڈ پر لگوائیں۔
- شاہین صفحہ ۳۹ پر کسی ایک موجد کا انتخاب کروائیں اور ان کے حالات زندگی اور کامیابی کے بارے میں مضمون لکھوائیں۔

تخلیقی کام:

- گروپ میں کام کروائیں۔
- موجودہ ایجادات میں سے کسی ایسی ایجاد پر، جو انسانیت کے مفاد کے لیے تیار کی گئی لیکن اب اس کے برعکس مقاصد کے لیے استعمال ہو رہی ہے، موجد کے ساتھ ایک انٹرویو تیار کروائیں۔
- طلبا کا کام جماعت میں پیش کروائیں۔
- بہترین انٹرویو کا رول پلے کروائیں۔
- طلبا کو گھر کا کام دیں یا اسکول کی آئی ٹی لیب میں انٹرنیٹ کی مدد سے کسی سائنسی فکر یا عمل کی ٹائم لائن تلاش کروائیں اور جماعت کے لیے تیار کروائیں۔

باب سوم: حصّہ ادب

سبق: چلتے ہو تو چین کو چلیے

تدریسی مقاصد:

ادب کی صنف 'سفر نامہ' سے متعارف کرانا، مختلف ممالک کی ثقافت سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

بیرونی ممالک کی ثقافت کا جاننا اور یہ سمجھ پیدا ہونا کہ اسلامی ثقافت ہی بہترین معاشرہ قائم کرسکتی ہے لہٰذا ہمیں خود کو اسلامی تشخّص کا نمونہ بنانا چاہیے۔

نئے الفاظ:

اصطلاح	اِکتفا	اِنحراف	تحیّر	سن	مسلم	ناحق	ہیئت

- مندرجہ بالا ذخیرۂ الفاظ کے معنی عبارت میں ان کے استعمال سے سمجھنے کی ترغیب دیں اور ہم جماعتوں کے لیے دو دو الفاظ کے معانی لغت سے تلاش کریں اور ان کے فلیش کارڈ بنائیں۔ طلبا سے ان الفاظ کے معیاری جملے بنوائیں اور لفظ کے بہترین استعمال کی حوصلہ افزائی کریں۔
- طلبا سے سفر نامہ کے بارے میں گفتگو کریں اور معلوم کریں کہ کیا انھوں نے اس سے قبل کسی غیر ملک کا سفر نامہ پڑھا ہے؟ کیا انھوں نے کبھی اپنے ملک کے کسی مصنّف کا لکھا ہوا علاقائی سفر نامہ پڑھا ہے؟ کیا انھوں نے ان دونوں سفر ناموں میں کوئی فرق محسوس کیا ہے؟ وہ کیا ہے؟ انھیں کس سفر نامے نے اس جگہ کی سیر پر مائل کیا ہے؟
- طلبا کو گروپ میں سفر نامہ پڑھنے اور اس سے اہم نکات اخذ کرنے کا کام دیں۔ طلبا کے اخذ کردہ نکات بورڈ پر لکھیں اور ان کی وضاحت کرائیں/ خود کریں۔
- طلبا کو لائبریری یا انٹرنیٹ کی مدد سے کسی سفر نامے کا اقتباس تلاش کر کے لانے کا کام دیں۔ طلبا کے لائے ہوئے سفر ناموں سے اہم معلومات، دلچسپ جملوں، محاورات کا انتخاب کروائیں۔

پراجیکٹ کا کام: (جماعت میں ثقافتی ہفتہ منائیں)

- طلبا کو گروپ میں کسی ملک کا بروشر بنانے کا کام دیں۔ ان ممالک کی مشہور عمارات، مقامات، ذرائع آمد ورفت قیام و طعام، موسم اور حالات کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ طلبا کو اس کام کے لیے ایک ہفتہ دیں۔
- ہر گروپ کا تیار بروشر جماعت میں پیش کروائیں۔
- ہر گروپ اپنے تحقیق کردہ ملک کی ثقافت کا مظاہرہ پیش کرے۔
- طلبا کا ثقافتی کام اسکول کی اسمبلی میں پیش کروائیں۔

سبق: گم شدہ پین (شاہین صفحہ ۴۵-۵۰)

تدریسی مقاصد:

مکالماتی اندازِ تحریر کی پیش رفت۔ مسئلہ کا حل پیش کرنا۔ متشابہ الفاظ کا فرق سمجھنا اور جملوں میں استعمال کرنا

اخلاقی مقاصد:

کسی پر الزام تراشی سے بچنے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ:

اعتبار	تہیّہ	درگزر	ڈھارس	ضائع	عفو	فاتحہ	ہوبہو

- طلبا کو جوڑی میں مندرجہ بالا الفاظ میں سے دو دو الفاظ کے مفہوم متن میں ان کے استعمال سے سمجھنے کا کام دیں۔ اس کام کے لیے انھیں ۵ منٹ دیں۔ ہر جوڑی سے کسی ایک لفظ کے مفہوم جماعت کے سامنے پیش کروائیے۔ طلبا کو انفرادی کام کرتے ہوئے لغت کا کام دیں۔ لغت سے لفظ کی وضاحت اور لغوی مفہوم تلاش کر کے جملے بنانے کا کام دیں۔
- طلبا کو سوچ بچار کی طرف مائل کرنا (Teaching Children to Think)۔ تصوّرات اور خیالات ایک پیچیدہ عمل سے گزر کر سیکھے جاتے ہیں۔ انھیں گفت و شنید، سوچ بچار، عملی کام اور تجربے کے ذریعے سیکھا جاتا ہے۔ (Bloom's Taxonomy-1965) نے سوچ بچار کو مہمیز کرنے کے چھ مدارج تجویز کیے ہیں۔ ان مدارج کو مزید دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے یعنی زیریں مدارج (Lowlevel) اور بالائی مدارج (High level)۔

گروہی تقسیم	سوچ بچار کے مدارج	وضاحت
	درجہ صفر	کچھ سمجھ بوجھ نہ رکھنا
زیریں مدارجِ سوچ بچار درجہ ۱ تا ۳ • حقائق • ایسے سوالات جن کے ذریعے سیکھے گئے علم کو جانچا جا سکے	درجہ ۱ درجہ ۲ درجہ ۳	دہرانا Recall جو کچھ دیکھا یا سنا جائے اسے دہرانا تفہیم کرنا Comprehension خیالات سمجھنا / اخذ کرنا اور برتنا استعمال Application خیالات کا نئی صورتحال کے مطابق استعمال

وضاحت	سوچ بچار کے مدارج	گروہی تقسیم
جائزہ لینا Analysis تصوّرات کو اجزا میں تقسیم کرنا ترتیب دینا Synthesis اجزا کو باہم ملا کر حل تجویز کرنا تجزیہ کرنا Evaluation معلومات، خیالات وثبوت کی بنیاد پر جانچ پرکھ کرنا	درجہ ۴ درجہ ۵ درجہ ۶	بالائی مدارجِ سوچ بچار درجہ ۴ تا ۶ • خیالات • سوالات جن سے علمیت پیدا کی جا سکے

گروپ کا کام:

شاہین جزو دوم صفحہ ۹۷-۹۶ سے گروپ کے اصول اور مسئلہ کے حل کو سبق کے ساتھ پڑھائیں۔

- گفت وشنید کو تدریس کا لازمی جزو سمجھنا چاہیے اور ہر سبق میں شامل رکھنا چاہیے۔ گفت وشنید طلبا کے اذہان کی تربیت کرتی ہے۔ طلبا اپنی گزشتہ معلومات اور ذخیرۂ الفاظ کا موقع کے مطابق استعمال کر کے موزوں جملہ بنا سکتے ہیں ۔ انھیں اپنے بیان کو مرتب کرنے اور اصلاح کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ کامیاب پیشکش کے بعد انھیں فوری حوصلہ افزائی ملتی ہے۔ اس سے طلبا میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔
- گروپ میں کام کراتے ہوئے وقت کا خیال رکھنا اہم ہے۔ ہر کام کے لیے وقت کا تعین کریں اور اسی وقت میں کام پورا کرنے کی ترغیب دیں۔
- گروپ میں کام کی درجہ بندی کروائیں۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو اس پر زبانی کام ، کام مرتب کرنے اور پیشکش تیار کرنے کے لیے وقت کی مناسب تقسیم کریں۔ مثلاً زبانی وضاحت کے لیے ۵ منٹ، جواب مرتب کرنے کے لیے ۵ منٹ اور پیشکش تیار کرنے کے لیے ۱۰ سے ۱۵ منٹ۔

گفت وشنید (شاہین عملی کام)

۱۔ طلبا کے گروپ بنائیں اور انھیں دیے گئے اشارات کی مدد سے صورتحال تیار کرنے کا کام دیں جس سے دوسرے فریق کو الجھن کا شکار ہونا پڑا۔ اس کام کے لیے طلبا کو ۶ منٹ دیں۔

۲۔ طلبا کا کام دوسرے گروپ سے تبدیل کروائیں اور انھیں صورتحال میں دیے گئے مسئلے کو حل کرنے اور اسے مکالمے کے انداز میں تحریر کرنے کا کام دیں۔ اس کام کے لیے انھیں ۲۰ منٹ دیں۔ (۱۰+۵+۵)

۳۔ گروپ کا کام واپس دلوائیں اور گروپ سے کہیں کہ وہ کام کا جائزہ لے اور بتائے کہ مسئلے کا حل کس طرح نکالا گیا ہے۔ پیشکش کا انداز کیسا ہے۔

قواعد کا کام:

متشابہ الفاظ

ایسے الفاظ کا تلفّظ ایک جیسا ہی ہوتا ہے لیکن ان کے معانی اور ہجّے مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً آم (پھل) اور عام (معمول کے مطابق)، ارض (زمین) اور عرض (چوڑائی)۔

چند متشابہ الفاظ

امارت (امیری) اور عمارت (عمارت)۔ صدا (آواز لگانا) اور سدا (ہمیشہ)۔ الم (رنج وغم) اور علم (جھنڈا)۔ نظر (بینائی) اور نذر (پیش کرنا)۔

ا۔ کیا آپ درج ذیل الفاظ کا فرق پہچانتے ہیں؟

ہل اور حل، مشق اور مشک، نکتہ اور نقطہ، نالا اور نالہ، سوت اور سوت، بار اور بار

سبق: اُٹھائی گیر (شاہین صفحہ ۵۱۔۵۸)

تدریسی مقاصد:

اُردو ادب کی صنف ون ایکٹ ڈرامے کا تعارف۔ کردار بازی کی پیش رفت مصنف کے اسلوب سے آگہی فراہم کرنا۔

اخلاقی مقاصد:

راہ میں پڑی ہوئی چیز کسی کی امانت ہے۔ اس کے مالک کو ڈھونڈنے کی حتی المقدور کوشش کرنے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ:

اشاعت	پتا	ڈانواں ڈول	معرفت	ملکیت	ناساز	نقدی	ہتھیانا

- طلبا کو اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ بتائیں جس میں کوئی ایک کردار بھی شامل ہو جس کی وجہ سے آپ نے اس واقعہ سے کوئی سبق سیکھا ہو۔
- سبق کے آغاز سے قبل طلبا کو اُردو صنف 'ون ایکٹ' سے متعارف کروائیں۔ طلبا کو بتائیں کہ ہم آئے روز مختلف تجربات سے گزرتے رہتے ہیں۔

ہمارے تجربات ہماری ذہنی نشو ونما کرتے ہیں۔ ہم ان سے سیکھتے ہیں اور فائدہ مند حرکات کو اپنا لیتے ہیں اور نقصان دہ حرکات/ اشیا سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم دوسروں کے تجربات و واقعات سے بھی سیکھتے ہیں۔ یہ تجربات ہمیں مختلف صورتحال سے آگاہ کرتے ہیں جن کے بارے میں ہم نہیں جانتے۔ نئے ماحول اور نئے تجربات سے ہم ان لوگوں میں دلچسپی لینے لگتے ہیں اور ان کے بارے میں مزید جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ مقبول واقعات پھر کہانی کا روپ دھار لیتے ہیں۔ کہانیاں دنیا میں بسنے والے لوگوں سے متعلق ہوتی ہیں یوں ہم دنیا سے جڑے رہتے ہیں۔ کہانیوں کو مزید دلچسپ بنانے کے لیے انھیں ڈرامائی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ ڈراما نگار مختلف اندازِ تحریر اپناتے ہیں۔ ان کہانیوں کے کرداروں اور بیان کو جاندار بنانے کے لیے مکالمات تیار کیے جاتے ہیں، جذبات کے اظہار کے لیے علاماتِ اوقاف اور واوین میں اشارے یا اضافی معلومات دی جاتی ہیں۔ آج ہم ون ایکٹ ڈراما پڑھیں گے لیکن اس سے قبل ہم گفت وشنید کا کام کریں گے۔

- طلبا کو جوڑی میں دو دو کردار دیں اور انھیں کہیں کہ وہ کرداروں کے باہمی تعلق کو سمجھتے ہوئے دلچسپ صورتحال تیار کریں۔ کرداروں کو نام دیں۔ ان کا حلیہ بیان کریں تاکہ کام کو آگے بڑھانے میں مدد ملے۔ اس کام کے لیے انھیں ۶ منٹ دیں۔
- طلبا کی تیار کردہ صورتحال دوسری جوڑی کو دیں اور انھیں اس صورتحال کے تحت مکالمے تیار کرنے اور نتیجہ خیز بنانے کا کام دیں۔ انھیں عمدہ ذخیرہ الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال استعمال کرنے کی ترغیب دیں۔ اس کام کے لیے انھیں ۱۵ منٹ دیں۔

- جوڑیوں کا کام تبدیل کروائیں ،جماعت میں پیش کروائیں اور اس پر رائے کا اظہار کروائیں۔

ڈرامائی پیشکش

گروپ میں ڈراما اُٹھائی گیر کا خاموش مطالعہ کروائیں۔ گروپ کو کرداروں کے بارے میں بات چیت کرنے اور یہ دیکھنے کا کام دیں کہ ان کے کردار کی خصوصیات کیا ہیں، ان کے کرداروں کا پس منظر کیا ہے۔ ان کا رہن سہن، ان کی حرکات و سکنات کیا ہیں، ان کی نفسیاتی سوچ کیا ہے ، ان کے مسائل کیا ہیں، ان کے خوف کیا ہیں، ان کا مثبت یا منفی پہلو کیا ہے، ان کا لباس ، لب و لہجہ کیا ہوگا۔ اگر انھیں یہ کردار ادا کرنا پڑے تو وہ اس کردار سے کس طرح انصاف کریں گے۔ انھیں کون کون سی معاونات درکار ہوں گی۔ یہ معاونات انھیں کون فراہم کرے گا ، اسکول یا وہ خود اس کا بندوبست کریں گے۔ یہ یاد رہے کہ کسی بھی کام کی پیش کش سے پہلے طلبا کو ذہنی طور پر تیار کریں اور ممکنہ سوالات تیار کر کے ان کے جوابات حاصل کریں تا کہ انھیں اپنی پیشکش کے دوران کسی قسم کی کوفت نہ ہو ، کوئی ذہنی تناؤ نہ ہو۔ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ پُر اعتماد پیش کش ہی یاد رکھی جاتی ہے لہٰذا اس پر جتنی بھی گفتگو کر لی جائے بہتر نتائج سامنے لائے گی۔

- طلبا کو اپنے کردار کے مکالمے یاد ہونے چاہئیں اور مقابل کے مکالموں سے بھی باخبر رہنا چاہیے۔
- طلبا کو کردار بازی کی مشق فراہم کرنی چاہیے اور انھیں ڈراما پیش کرنے کے لیے معقول وقت دینا چاہیے۔
- گروپ میں کام کے دوران آپ ہر گروپ کے کام کا جائزہ لیتی رہیں البتہ کہیں وضاحت درکار ہو تو چھوٹے چھوٹے سوالات اشارتاً پوچھیں اور انھیں خود سے فیصلہ کرنے کی ترغیب دیں۔
- کردار بازی کے بعد طلبا سے پوچھیں کہ کردار پیش کرتے ہوئے ان کی کیفیات کیا تھیں، وہ کیا محسوس کر رہے تھے، ان کے خیال میں کردار کو کون سی باتیں جاندار بناتی ہیں، انھیں کردار بازی سے کیا سیکھنے کو ملا؟
- جماعت کے بہترین ون ایکٹ کو اسکول کے کسی فنکشن میں پیش کروائیں۔

سبق: ضامن (شاہین صفحہ ۵۹۔۶۷)

تدریسی مقاصد:
بلتستانی لوک کہانی سے آگہی فراہم کرنا۔

اخلاقی مقاصد:
حقدار کو اس کا حق دینے اور ناانصافی سے بچنے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ:

اِستقلال	بٹوارا	بیگار	تعاقب	غصب	مسرور	لرزش	منصف

- طلبا سے انفرادی کام کروائیں۔ ذخیرۂ الفاظ کو طلبا کے استعمال میں لانے کی وقتاً فوقتاً مشق جاری رکھنی چاہیے کیونکہ جتنا زیادہ ذخیرۂ الفاظ ہوگا طلبا کا بیان اتنا ہی عمدہ اور رواں ہو جائے گا۔

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ میں سے کسی دو پر کام کریں اور لغت کی مدد سے ان کے مفہوم، قواعد کے رُو سے ان کی حیثیت واضح کریں اور جملوں میں استعمال کریں۔

لفظ	معنی

متضاد	مترادف	قواعد کی رُو سے

لغت کا مفہوم:

مفہوم اپنے الفاظ میں:

جملہ:

- طلبا کو بتائیں کہ لوک کہانی ہماری ثقافت کو ظاہر کرتی ہے۔ ہر علاقے کے اپنے مخصوص حالات اور ثقافت ہوتی ہے۔ انھیں مقامی لوگ قصّوں ، کہانیوں اور گیتوں کی شکل میں ایک سے دوسری نسل میں منتقل کرتے رہتے ہیں۔ ان کے ذریعے نا صرف اپنے بزرگوں کے بہادری کے کارنامے بلکہ عقل مندی اور اخلاقی جرأت مندی کی مثالیں بھی گوش گزار کی جاتی ہیں۔ ان مثالوں سے دور دراز علاقوں کے مکین اپنی معاشرتی اصلاح بھی کرتے رہتے ہیں اور حق و انصاف کا دامن بھی مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں۔

  آج کی لوک کہانی بھی اسی قسم کی کہانی ہے جو حق و انصاف کو عام کرنے کے نظریے سے یہاں پیش کی جا رہی ہے۔ مصنفہ نے اپنے علاقے کی خوبصورتی اور معاشرتی زندگی کو انتہائی سادگی سے پیش کیا ہے۔ سادہ اور دلنشین اظہارِ بیان نے قاری کی توجہ اپنی جانب مسلسل مبذول کیے رکھی ہے۔
- طلبا کو مطالعہ کے عادت ڈالنے کے لیے ماہرِ تعلیم کئی طریقہ کار تجویز کرتے ہیں۔ پڑھنے اور لکھنے کا تعلق قائم رکھنا چاہیے اور تحریر کے متعین اور غیر متعین طریقوں کو معمول بنانا چاہیے، پیراگراف کا خاکہ سمجھنا ، الفاظ سے کھیلنا (الفاظ کے مفہوم ، ان کا استعمال سمجھنا اور لغت سے ان کے معنی تلاش کرنا)۔ یاد رہے طلبا لفظ کے بارے میں جتنے بااعتماد ہوں گے اتنا ہی بہتر تحریر کا مظاہرہ کر سکیں گے۔ ہائی لائٹر استعمال کرنا (اس مقصد کے لیے اساتذہ طلبا کو ورک شیٹ پر کام کروائیں ، اہم نکات ، جملے ، تراکیب اور محاورات وغیرہ نمایاں کروائیں) اور تلخیص کرنا۔
- طلبا کو مرتکز مطالعہ کی مشق فراہم کریں۔ انھیں متن میں سے مخصوص تاثرات، نکات اور کرداروں کے بارے میں سوالات دیں تاکہ ان کی تلاش میں وہ متن کو بار بار پڑھیں۔ لوک کہانی کا گروپ میں مطالعہ کروائیں اور خامر اور خورو کے کردار کی خصوصیات بیان کرنے کا کام دیں۔ ان خصوصیات کی بنیاد پر آپ کردار کو ایک لفظ میں کیسے بیان کریں گے۔ ہر گروپ سے کردار کے لیے تجویز کردہ نام پوچھیں اور اس کی وجہ معلوم کریں۔

باب سوم : ادب (حصّہ نظم)

حمد (شاہین صفحہ ۷۵)

تدریسی مقاصد:

اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگہی بہم پہنچانا۔ ارکانِ دین کی ادائیگی کی دعا کرنا

اخلاقی مقاصد:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر گزاری کی ترغیب دینا

نئے الفاظ:

آز	اِطاعت	اہل	امتیاز	سرفراز	صمد	کارساز	محو

ا۔ مندرجہ بالا الفاظ کے معانی اور مترادف یا متضاد الفاظ لغت کی مدد سے تلاش کریں اور ایک پیراگراف میں استعمال کریں۔

لفظ	معنی

متضاد	مترادف	قواعد کی رُو سے

لغت کا مفہوم :

مفہوم اپنے الفاظ میں :

جملہ:

۱۔ طلبا کو بتائیں کہ کائنات میں انواع و اقسام کی بے شمار چیزیں موجود ہیں جنھیں ہم مختلف گروہوں میں بانٹ سکتے ہیں۔ یہ اشیا اللہ تعالیٰ کی تخلیقات ہیں جنھیں دیکھ کر بے اختیار منھ سے سبحان اللہ نکل جاتا ہے اور ہم انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ مثلاً سورج کے طلوع و غروب ہونے کا منظر ہی لیں۔ سمندر کے کنارے یا پہاڑ کی بلندی سے اس کا نظارہ ہمیں انتہائی پُرکشش دکھتا ہے۔ اس کی دل نشینی سے متاثر ہو کر شاعر اشعار اور ادیب کہانیاں لکھ ڈالتے ہیں۔ ہزار ہا سال سے یہ سلسلہ جاری ہے لیکن انسان اس کو بیان کیے جا رہا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خالق کی بنائی ایک ایک شے اتنی لاجواب ہے کہ اگر دنیا کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور ان کے برابر اور بھی سمندر لانے پڑیں تو اللہ تعالیٰ کی شان بیان نہیں ہو سکتی۔

۲۔ کائنات کے انمول خزانوں میں سے کسی ایک جاندار کا انتخاب کریں اور ایک ایسی شے کا انتخاب کریں جو بے جان شمار کی جاتی ہے۔ گفت و شنید میں دیے گئے سوالات کے جوابات مرتب کریں۔

☆ یاد رہے کہ جاندار اشیا کے لیے ضروری ہے کہ

۱۔ حرکت کریں ۲۔ نشو و نما پائیں۔ ۳۔ حساسیت رکھیں۔

۴۔ خوراک اور روشنی کی طرف بڑھیں۔ ۵۔ بڑھیں اور پھلیں پھولیں۔

۳۔ گروپ کے مرتب کردہ جوابات جماعت میں پیش کروائیں۔

۴۔ بہترین پیشکش اسکول کی اسمبلی میں پیش کروائیں۔

پراجیکٹ:

طلبا کو گروپ میں ایک پوسٹر تیار کرنے کا کام دیں جس میں وہ نظام کائنات میں سے کسی ایک کی تصویر کشی کریں۔ اس سے متعلق اقوال، اشعار یا معلومات دلکش انداز میں پیش کروائیں۔ اس کام کے لیے طلبا کو ایک ہفتے کا وقت دیں۔

قواعد:

”آز“ کا مترادف حرص ہے۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
اللہ	خدا	انسان	بشر
آسمان	فلک	اُجالا	نور
آسائش	آرام	جستجو	تلاش
تقصیر	خطا	تشریح	وضاحت

نعت (شاہین صفحہ ۷۶)

تدریسی مقاصد:

نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی صفات و پیغام رسانی سے آگہی بہم پہنچانا۔ حضرت محمد ﷺ کی دینی تعلیمات سے آگاہ کرنا۔

اخلاقی مقاصد:

اسوۂ حسنہ پر عمل کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ:

اقلیم	تجلّی	تابناک	جاں فزا	دہر	سحاب	شاداب	عالم

ا۔ مندرجہ بالا الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں اور اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

نظم : وطن کا نشان (شاہین صفحہ ۷۷۔ ۷۸)

تدریسی مقاصد:

نظم کی صنف ملّی نغمے سے آگہی فراہم کرنا۔ قومی نامور شخصیات کے کارناموں سے واقفیت بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

طلبا میں قومی نامور شخصیات کی اوصاف اختیار کرنا اور وطن سے محبت کے جذبات پیدا کرنا۔

نئے الفاظ:

تہوُّر	تیغ	جبین	رشک	زرّیں	سِطوت	ضوفشاں	فروزاں

ا۔ مندرجہ بالا الفاظ میں سے اسم صفت پر کام کریں۔ لغت میں ان کے معانی تلاش کریں اور ان کو جملوں میں استعمال کریں۔

لفظ	معنی

متضاد	مترادف	قواعد کی رُو سے

لغت کا مفہوم :

مفہوم اپنے الفاظ میں :

جملہ:

مصدر

- مصدر ایسا اسم ہے جس سے کئی فعل نکلتے ہیں۔ مثلاً اُٹھنا ، بیٹھنا ، آنا جانا وغیرہ۔
- مصدر کی پہچان : اس کے آخر میں ہمیشہ ''نا'' آتا ہے۔ لیکن جن الفاظ کے آخر میں ''نا'' ہو اور ان سے کوئی فعل نہ نکلے تو وہ مصدر نہیں ہوں گے مثلاً : جھرنا ۔ گنا ۔ تنا
- مصدر سے حاصلِ مصدر بنانا : اس کے لیے مصدر کا ''نا'' ہٹا دیا جاتا ہے مثلاً : کھیلنا سے کھیل۔
- مصدر کا صرف ''ا'' ہٹا دیا جائے۔ مثلاً : تھکنا سے تھکن ۔ جلنا سے جلن وغیرہ۔
- بعض مصادر کا ''نا'' ہٹا کر ''وٹ'' یا ''ہٹ'' یا ''ائی'' لگا دیا جاتا ہے مثلاً :
- سجانا سے سجاوٹ ، لڑنا سے لڑائی ، روکنا سے رکاوٹ ، چڑھنا سے چڑھائی ، آنا سے آہٹ۔
- بعض مصادر کا ''نا'' ہٹا کر ''ا'' لگا دیتے ہیں۔ مثلاً : رگڑنا سے رگڑا ، جھگڑنا سے جھگڑا ۔
- بعض مصادر کا ''نا'' ہٹا کر ''ان'' لگا دیتے ہیں۔ مثلاً : اُڑنا سے اُڑان ، اُٹھنا سے اُٹھان۔

حاصل مصدر

- اساتذہ طلبا کو مصدر اور حاصل مصدر کی تعریف بتائیں۔
- مصدر : ایسا اسم ہے جس کے آخر میں 'نا' ہوتا ہے اس سے مزید فعل اور اسم بن سکتے ہیں۔
- حاصل مصدر : وہ اسم جو کسی قاعدے سے مصدر کے آخر میں 'نا' کو ہٹا کر یا مختلف طریقوں سے اضافہ کر کے حاصل کیا جائے۔ مثال کے طور پر ڈرنا سے ڈر۔ اس میں 'نا' الگ کیا گیا۔ تھکنا سے تھکن۔ اس میں 'ا' الگ کیا گیا۔
- مزید مشق کے لیے طلبا کی کتاب سے کام کروایا جائے۔

۱۔ طلبا کو مسلح افواج کے جاںنثاروں پر مبنی دستاویزی فلم دکھائیں ، واہگہ باڈر پر پرچم کشائی کی تقریب دکھائیں یا مسلح افواج کی پاسنگ آؤٹ پریڈ دکھائیں اور انھیں اس کی رپورٹ لکھنے کا کام دیں۔
۲۔ طلبا سے ان شخصیات کی ملاقات/ انٹرویو کروائیں جنھیں ان کی خدمات کی وجہ سے تمغہ/اعزاز دیا گیا ہو۔
۳۔ طلبا سے سول اور ملٹری اعزازات اور ان خدمات کا چارٹ بنوائیں جن کی بنا پر یہ اعزازات دیے جاتے ہیں۔
۴۔ طلبا میں قومیت کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے اہم تاریخی دنوں کا کلینڈر تیار کروائیں۔
۵۔ قومی ہیروز کے عنوان سے موجودہ شخصیات کے کارنامے/ اعزازات سامنے لائیں جو انھیں ملک کی بین الاقوامی سطح پر نمائندگی سے حاصل ہوئے ہیں۔ (ان کا تعلق فلاح ،تعلیم ،تجارت ،کھیل ،صحافت ،فنونِ لطیفہ یا سروسز سے ہو)

نظم : ہمدردی (شاہین صفحہ ۷۹۔۸۰)

تدریسی مقاصد:

نظم کی صنف سے آگہی فراہم کرنا۔نظم میں نغمگی پیدا کرنے والے ہم قافیہ الفاظ کے استعمال کی سمجھ ہونا

اخلاقی مقاصد:

طلبا میں انسانیت کو فروغ دینا۔ باہمی تعاون کی فضا پیدا کرنا۔

نئے الفاظ:

ادھ مُوا	اشرفی	پارسا	چُکانا	خیر خواہ	غرض	گھاؤ	گھائل

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں اور ان کی تذکیر و تانیث واضح کریں۔
۲۔ شاہین جزو دوم کا لغت کا استعمال صفحہ ۱۰۷ کو شاملِ تدریس کریں۔

نظم لکھنا:

یہ سمجھ ہونا کہ نظم کا مقصد معلومات/ تصورات کو لطیف انداز میں پیش کرنا ہوتا ہے تاکہ پڑھنے اور سننے والا اس کی سوچ سے لطف اندوز ہو۔نظم کی سمجھ اسی وقت ممکن ہے جب آپ خود اپنی نظم کی تیاری کے مراحل طے کریں۔ اسی وقت آپ شاعر کے جذبات ، احساسات اور انداز کی قدر کر سکتے ہیں۔نظم کے لیے ہمیں ہم قافیہ الفاظ، صفاتی الفاظ، علاماتِ اوقاف اور حروف کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہم پہلے سے فراہم کردہ الفاظ سے بھی نظم تیار کر سکتے ہیں۔نظم کی تیاری سے قبل ہم ایک مرتبہ الفاظ کے اس ذخیرے میں اپنے الفاظ کی فہرست بھی شامل کر سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم فہرست کے تمام الفاظ استعمال میں لائیں ۔ہم اپنی ضرورت کے مطابق الفاظ کی ترتیب موزوں کر کے ایک نظم تخلیق کر سکتے ہیں۔

سرگرمی : (گروپ کا کام)

نظم کی تیاری میں نغمگی کا ہونا ضروری ہے ۔ یہ نغمگی ایک سا وزن دینے والے الفاظ سے پیدا ہوتی ہے ۔ نظم کے ذریعے ہلکے پھلکے انداز میں موضوع پیش کیا جاتا ہے تاکہ سننے والے کو پیغام سمجھنے میں دلچسپی پیدا ہو۔ نظم عبارت کی مدد سے بھی تیار کی جا سکتی ہے۔ یہ عبارت کسی رسالے یا اخبار سے لی جا سکتی ہے۔ جماعت میں پرانے اردو اخبارات، قینچیاں اور گم اسٹک کا بندوبست کریں۔ طلبا کو ہدایات دیں کہ وہ اخبار سے پچاس الفاظ تراشیں۔ انھیں سادہ کاغذ پر فاصلہ دے کر پھیلائیں۔ انھیں غور سے دیکھیں۔ غیر ضروری الفاظ چھانٹ دیں۔ اب الفاظ کو مختلف انداز سے نظم کے انداز میں جمائیں۔ اپنی ضرورت کے مطابق باقی ماندہ اخبار سے مزید الفاظ لے کر شامل کر لیں۔ اپنی ترتیب کا جائزہ لیں۔ اس سے عنوان اخذ کریں۔ اپنی نظم/ اشعار جماعت کے سامنے پیش کریں۔

طلبا کو غلط فقرات کی مشق کرائیں اور انھیں غیر محسوس طریقے پر بتائیں کہ فقرے میں کیا کیا غلطیاں پائی جاتی ہیں ، مثلاً حروف ، تذکیر و تانیث ، واحد جمع ، زائد الفاظ ، املا ، اِمالہ ، روزمرّہ ، مطابقت کی وجہ سے جملے غلط ہو جاتے ہیں۔

غلط فقرات کی تصحیح

غلط فقرات کو درست کرنے کے لیے یہ دیکھیں کہ جملہ کس قسم کا ہے ، کیوں کہ :

- جملے میں ہمیشہ فاعل پہلے ، پھر آخر میں فعل آتا ہے۔

مثلاً : لاہور گیا تھا میں۔ ☒

درست جملہ یوں ہوگا :

میں (فاعل) لاہور گیا (فعل) تھا۔ ☑

- اسی طرح اگر اسم مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوگا۔ اور اسم مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہوگا۔

مثلاً : یہ راہ (مؤنث) کدھر جاتا (مذکر) ہے؟ ☒

درست جملہ یوں ہوگا :

یہ راہ (مؤنث) کدھر جاتی (مؤنث) ہے؟ ☑

- اگر جملے میں مختلف اسم آئیں تو فعل آخری اسم کے مطابق ہوگا :

مثلاً: ہر اشیا اچھی نہیں ہوتی۔ ☒

درست جملہ : ہر شے اچھی نہیں ہوتی۔ ☑

- ''ہر'' واحد سے پہلے آتا ہے۔ اسے جمع سے پہلے لکھنا درست نہیں۔
- بے جان اسم کی تذکیر و تانیث کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مثلاً : میرے پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔ ☒

درست جملہ : میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔ ☑

- املا کی غلطی سے بچنا ضروری ہے۔

مثلاً : فقیر نے سدا دی۔ ☒

درست جملہ : فقیر نے صدا دی۔ ☑

- حرف عطف ''و'' عربی اور فارسی الفاظ کے ساتھ ہی استعمال ہوتا ہے۔

نظم : دو بہرے (شاہین صفحہ ۸۱۔۸۲)

تدریسی مقاصد:

مزاحیہ نظم سے آگہی فراہم کرنا۔

اخلاقی مقاصد:

طلبا میں مزاح کی سمجھ پیدا کرنا۔

- طلبا کو بتائیں کہ مزاح سے مراد بے تحاشہ قہقہہ لگانا نہیں ہے۔ مزاح ایک حس ہے، کسی میں حسِ مزاح زیادہ ہوتی ہے اور کسی میں کم۔ مزاح ہمارے ذہنی تناؤ کو کم کرتا ہے، طبیعت کو ہشاش بشاش کرتا ہے اور ہم تازہ دم ہو کر پھر سے زندگی کی دوڑ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ مزاح بیان کرنا خواہ نظم کے ذریعے ہو یا مضمون کے ذریعے ایک مشکل کام ہے۔ ادیب اور شاعر چونکہ حساس ہوتے ہیں لہٰذا وہ معاشرتی خامیوں/ برائیوں کی اصلاح کے لیے لطیف انداز اختیار کرتے ہیں اور ہلکے پھلکے انداز میں بیان کرتے ہیں۔
- نظم 'دو بہرے' مزاحیہ نظم ہے۔ یہ نظم دو افراد کی عضویاتی خامی کی وجہ سے ایک دلچسپ صورتحال سامنے لے آتی ہے۔ شاعر نے اسے خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔

۱۔ طلبا کو معلومات جمع کرنے کا کام دیں جو کسی ایسی صورتحال سے متعلق ہو جس پر مزاحیہ نظم یا کہانی تیار کی جا سکتی ہو۔

۲۔ طلبا کی معلومات سے کرداروں کا تعین کروائیں۔

۳۔ کرداروں کے لیے پر مزاح مکالمے تیار کروائیں۔

۴۔ طلبا کو ہم قافیہ الفاظ، صفات اور حروف کی فہرست بنانے اور ان کی مدد سے مزاحیہ نظم/ کہانی لکھنے کا کام دیں۔

۵۔ طلبا کی تیار کردہ نظمیں/ کہانیاں جماعت میں پیش کروائیں۔

خاص انتخاب

نظم : مثنوی (شاہین صفحہ ۹۱۔۹۲)

تدریسی مقاصد:

نظم کی صنف مثنوی سے آگہی فراہم کرنا

اخلاقی مقاصد:

طلبا میں اخلاص اور نیک نیتی کے جذبات پیدا کرنا

نئے الفاظ:

اوک	باور	خرقہ	سوزن	گراں	مدام	مصلحت	ناؤ نوش

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے ان کا استعمال سمجھیں اور ان کے فلیش کارڈ بنائیں۔

۲۔ طلبا کو بتائیں کہ مثنوی شاعری کی ایک صنف ہے۔ اس میں کسی بات کو بتانے کے لیے اشعار استعمال کیے جاتے ہیں۔ ہر شعر کا قافیہ جدا ہوتا ہے اور اشعار کی تعداد متعین نہیں ہوتی ۔
آپ خود مثنوی کی نمونے کی پڑھائی کریں اور وضاحت کریں۔

۳۔ طلبا سے کل جماعت کی صورت میں زبانی سوالات کریں۔

(i) ابراہیم ادھم نے تخت و تاج کیوں چھوڑا؟

(ii) ابراہیم ادھم کے سفری اسباب کی تفصیل کیا تھی؟

(iii) شاعر نے ابراہیم ادھم کے لیے حضرت عیسی علیہ السلام کا حوالہ کیوں استعمال کیا ہے؟

(iv) ابراہیم ادھم کو کون شخص ملا؟

(v) اس شخص کا سلوک ابراہیم ادھم کے ساتھ کیسا تھا؟

(vi) ابراہیم ادھم نے اس شخص کی تشفی کن الفاظ میں کی؟

(vii) اس شخص کو خدا سے کیا گلا تھا؟

(viii) شاعر نے اس واقعہ کے ذریعے ہمیں کیا اخلاقی سبق دیا ہے؟

۴۔ گروپ میں کام کروائیں اور طلبا سے ادھم اور درویش کا شخصی خاکہ بنوائیں۔

۵۔ طلبا سے انفرادی کام کروائیں اور مثنوی کا واقعہ تحریر کروائیں۔

۶۔ طلبا کی جوڑیاں بنائیں اور انھیں معروف شعرا کی مثنوی کے چند حصّے تلاش کر کے لانے کا کام دیں۔

۷۔ طلبا کی لائی ہوئی مثنویوں پر مندرجہ بالا طریقۂ تدریس سے کام کروائیں۔

بنیادی صلاحیتیں (شاہین صفحہ ۹۰۔۹۴)

تدریسی مقاصد:

گفت وشنید کی صلاحیت کی مشق فراہم کرنا۔

- صفحہ ۹۴ پر دی گئی تصاویر کی ہماری زندگی سے گہری وابستگی ہے۔ ہم زندگی کے مختلف مراحل طے کرتے جاتے ہیں اور اپنے بچپن کے اہم واقعات، شخصیات اور تجربات ہمارے ذہن کے گوشے میں محفوظ ہوتے جاتے ہیں۔ جونہی ان سے ملتی جلتی کوئی تصویر، شخصیت یا صورتحال سامنے آتی ہے یہ ہمارے ذہن میں تازہ ہو جاتے ہیں اور حیرت انگیز طور پر ان سے جڑی ہر تفصیل ہو بہو ہمیں یاد آ جاتی ہے۔ اس وقت ہمیں اپنی یادداشت کو ازسرِ نو مرتب کرنے، اختصار اختیار کرنے، قارئین یا سامعین کو پیش نظر رکھ کر بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ زبان و بیان کی مشق کے لیے ہمیں وسیع ذخیرہ الفاظ، لہجے کے اتار چڑھاؤ اور اپنی حرکات وسکنات کو قابلِ قبول بنانا ہوتا ہے۔ گفت وشنید ہمیں یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ ہم اپنے بیان کو عمدگی، اعتماد اور روانی سے پیش کریں۔

۱۔ طلبا کو جوڑی میں کام دیں اور کسی ایک تصویر پر غور کے بعد ساتھی کو اپنے تجربے سے آگاہ کرنے کا کام دیں۔

۲۔ اس دوران آپ جماعت میں کام کرتی ہوئی مختلف جوڑیوں کے ساتھ کچھ وقت گزاریں اور دیکھیں کہ کس طرح ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہو رہا ہے اور طلبا کے بیان میں روانی آ رہی ہے۔

۳۔ گفت وشنید کے لیے سرگرمی کو بیس سے تیس منٹ دیں۔ روز کے سبق میں گفت وشنید کو سبق سے ہم آہنگ کرتے ہوئے پانچ منٹ دیں۔ اس صورت میں بورڈ پر جال بنائیں۔ درمیان میں موضوع رکھیں اور کل جماعت کی صورت میں کام کرتے ہوئے موضوع سے متعلق ہر لفظ اس کے گرد لکھ دیں۔ مثلاً:

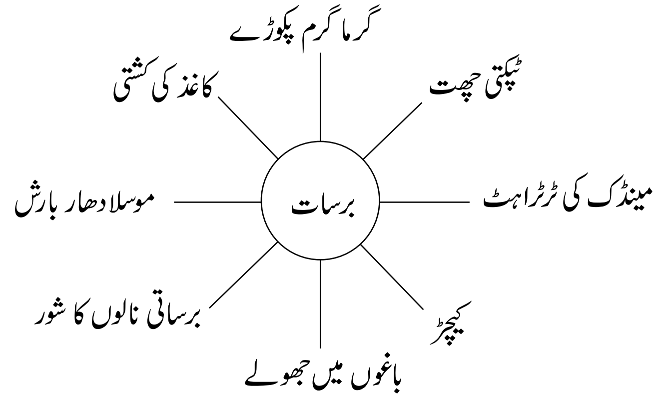

۴۔ سبق سے ہم آہنگ کرتے ہوئے طلبا کو میونسپلٹی کے دفتر کو درخواست لکھنے اور برسات سے قبل گلی محلے کے نالوں/گٹروں کی صفائی کی درخواست لکھوائیں۔

میری یادداشت کیسی ہے؟ (شاہین صفحہ ۹۵)

موضوع کے تحت بولنا ...... (شراکت کا کام)

- طلبا کو ازخود موضوع منتخب کرنے اور اس پر بولنے کا موقع دیا جائے۔

بغور سننا...... (انفرادی کام)

- طلبا منتخب موضوع کے تحت اپنے ساتھی کا واقعہ سنیں۔

با مقصد گفتگو کرنا ...... (انفرادی کام)

- طلبا کو دائرے میں بٹھایا جائے اور باری باری طلبا کو اپنا مختصر تعارف کرانے کو کہا جائے۔ دوسرا طالب علم پہلے طالب علم کا تعارف دہرا کر اپنا تعارف کرائے اس طرح تمام طلبا کا تعارف کروایا جائے۔

ذہنی مشق ...... (انفرادی کام)

- طلبا کی کتاب سے واقعہ لکھوایا جائے۔ اس پر مزید کام کیا جائے جو طلبا کی کتاب میں صفحہ ۹۵ پر دیا گیا ہے۔

کھیل کھیلنا

- اساتذہ طلبا کے حواس کی مشق کے لیے کھیل کھلائیں۔ یہ کھیل دو، دوحصّوں یعنی سُننا، بولنا، دیکھنا، چکھنا اور چھونا میں تقسیم کر کے الگ الگ دنوں میں بھی کیا جا سکتا ہے اور انفرادی طور پر بھی کھیلا جا سکتا ہے۔ اساتذہ اپنی سہولت کے پیش نظر کام کرائیں۔

☆ دیکھنا ...... (شراکت کا کام)

طلبا ساتھی کا ہاتھ دیکھیں۔

☆ سننا/بولنا ...... (انفرادی کام)

طلبا بیرونی ماحول کی آوازیں سنیں اور بتائیں جس میں ٹریفک کا شور بھی ہوسکتا ہے، بچّوں کے ہنسنے یا بولنے کی آوازیں بھی اور ٹھیلے والوں کی صدائیں بھی۔ چڑیوں کی آوازیں وغیرہ۔

☆ چکھنا ...... (انفرادی کام)

اساتذہ طلبا کو مختلف اشیا چکھا کر اُن سے ذائقے کے بارے میں دریافت کریں۔ طلبا ذائقے کے بارے میں بولیں۔

☆ چھونا ...... (شراکت کا کام)

اساتذہ یہ ممکن بنائیں کہ طلبا آنکھوں پر پٹّیاں باندھ کر مختلف اشیا کو چھو کر محسوس کریں اور انھیں شناخت کریں۔

گروپ کا کام ...... (شاہین صفحہ ۹۵)

- کتاب میں دی گئی ہدایات کو چارٹ پیپر پر جلی حروف میں لکھوایا جائے اور جماعت میں نمایاں کیا جائے۔ جماعت میں جب بھی گروپ کا کام ہو، طلبا کو ان ہدایات کو ذہن نشین کرنے اور استعمال کرنے کی ہدایات دی جائیں۔
- طلبا کی کتاب سے گروپ میں کام کروایا جائے۔

اعلان کرنا ...... (شاہین صفحہ ۹۸)

- اساتذہ طلبا کی کتاب کے مطابق اعلان کے بارے میں گفتگو کریں۔

اعلان تیار کرنا ...... (شراکت کا کام)

- طلبا کی کتاب سے کام کرائیں۔
- اساتذہ طلبا کو ہدایات کے مطابق اعلان تیار کرنے کو کہیں۔
- طلبا اپنے ساتھی کو اپنا اعلان سنائیں۔
- طلبا اپنی کلاس میں اعلان سنائیں۔
- طلبا اپنے ساتھی کے اعلان پر بحث کریں۔تجاویز دیں۔
- طلبا سے کہیں کہ وہ اسکول کی اسمبلی میں کیے جانے والے اعلانات نوٹ کرلیں۔طلبا کو بتائیں کہ ان میں شامل باتیں، ہدایات کے تحت ہیں۔ ان سے دریافت کریں کہ کن مواقع پر اعلان کی تیاری / ہدایات پر عمل نہیں کیا گیا۔
- طلبا کو ان اعلانات کو موزوں بنانے اور کلاس میں پیش کرنے کا موقع دیں۔
- مزید مشق کے لیے طلبا کی کتاب کے تحت کام کروایا جائے۔

ہم مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟ ...... (شاہین صفحہ ۱۰۰)

(انفرادی و شراکتی کام)

- اساتذہ طلبا سے پڑھنے کے مقاصد پوچھیں۔طلبا کے جوابات تختۂ سیاہ پر لکھ دیں۔ پھر ان کے بارے میں گفتگو کریں۔
- اب طلبا کی کتاب کے مطابق مطالعہ کرنے کی وجہ پر گفتگو کریں۔ ہر نکتے کے بارے میں طلبا سے رائے لیں۔ اسے سادہ مثال سے واضح کریں۔
- اب طلبا کو بتائیں کہ وہ مطالعہ سے کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں۔ مطالعہ سے فوائد حاصل کرنے سے متعلق طلبا کو اخبارات سے تراشے، کالم لانے کو کہیں۔ پھر ان پر گفتگو کریں۔طلبا کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے دیں۔

پڑھنا: (الفاظ کا علم)

- الفاظ کی ملتی جلتی آوازوں کے باوجود ان کے ہجے اور معنی مختلف ہو سکتے ہیں۔ مثلاً اثر اور عصر۔ اثر کے معنی ہیں کسی چیز کا دوسری چیز پر حاوی ہونا؛ دوا کا اثر باقی ہے اس وجہ سے اسے نیند آ رہی ہے۔ جبکہ عصر کے معنی ہیں زمانہ اور دن کا آخری حصہ۔
- اعراب کے استعمال سے بھی الفاظ کے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ عِلم (جاننا)، عَلم (جھنڈا) یہ سمجھ ہونا کہ جوں جوں اُردو معیاری ہوتی جاتی ہے لفظ مختلف معنوں میں متن کی ضرورت کے مطابق ڈھال لیے جاتے ہیں۔

پڑھنا: (مطالعہ)

- یہ جاننے کے لیے کہ متن میں دیے گئے الفاظ کن معنوں میں استعمال ہوئے ہیں اور ان سے کیا تاثرات پیدا ہوئے ہیں اور یہ کہ متن کی وضاحت کے لیے سوالات کی کیا اہمیت ہے۔ یہ جاننا کہ متن کا موضوع کیا ہے، متن کا مقصد کیا ہے اور مصنف کا اندازِ بیان کس قسم کا ہے۔ یہ جاننا کہ تحریر کا مقصد کیا ہے، مصنف نے اپنے دلائل کے لیے کیا ثبوت فراہم کیے ہیں اور نتائج کس طرح سے مرتب کیے ہیں۔
- یہ جاننا کہ الفاظ مخصوص مفہوم اور کیفیات کو ظاہر کرتے ہیں، الفاظ کے معنی متن سے اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ اس لیے متن کی سمجھ کے لیے سوالات ناگزیر ہیں۔ سوالات یہ سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ کیا اہم ہے اور کیا غیر اہم۔ متن کی گہرائی میں جانے کے لیے سوالات پوچھنا اہم ہیں۔ درست جواب کی تلاش کے لیے سوالات پوچھنا ضروری ہیں۔ یہ سمجھ ہونا کہ درسی اور حوالہ جاتی کتب سے کیسے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اپنے موقف کو مضبوط بنانے کے لیے کتب کا حوالہ دینا اہم ہے۔

پڑھنا اور ہدایات دینا

- اساتذہ طلبا کو ہدایات پڑھنے اور عمل کرنے کی مشق کرائیں۔ اس کے لیے اساتذہ مختلف رنگ کے خط استعمال کریں۔ تمام طلبا کے لیے ہر خط میں ہدایت، سوال، جواب، جملہ مکمل کرنا لکھا ہو۔ یہ خط تمام طلبا میں بانٹ دیے جائیں۔ مختلف گروپ کے الگ الگ رنگ رکھیں۔
- طلبا سے کہا جائے کہ وہ ہدایات پر عمل کریں، سوال کا جواب دیں۔ جواب کا ممکنہ سوال بتائیں یا جملہ مکمل کریں۔ جو گروپ زیادہ سے زیادہ درست جواب دے اسے ایک ہفتہ کے لیے کلاس کا انچارج / کلاس لائبریری کا انچارج بنا دیا جائے۔

ہدایات یہ ہوسکتی ہیں:

- ڈیسک صاف کریں۔
- کھڑکی کھول دیں۔

- کتاب الماری سے نکال کر میز پر رکھ دیں۔ وغیرہ۔

سوال یہ ہوسکتے ہیں:

(i) آپ کی سالگرہ کب ہوتی ہے؟

(ii) کلاس کے کسی بچّے/ بچّی کا نام لکھ کر پوچھیں کہ اس کے کتنے بہن بھائی ہیں؟

(iii) موسم اب کیسا ہوگیا ہے؟

(iv) اساتذہ یہ جوابی جملے تختۂ سیاہ پر لکھ کر طلبا سے مثبت، منفی اور استفہامیہ جملے بنوائیں۔

ہم مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟

(i) تاکہ ہمیں معلومات حاصل ہوسکیں۔

(ii) کیونکہ کسی کام کو مکمل کرنے کے لیے ہدایات کا پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔

(iii) کوئی کھیل کھیل سکیں۔ معمّا حل کرسکیں۔

(iv) اپنے ساتھیوں اور دوستوں سے رابطہ برقرار رکھ سکیں۔ (خط و کتابت کے ذریعے)

(v) یہ جاننے کے لیے کہ کیا ہو رہا ہے۔ (اخبار یا رپورٹ پڑھنا)

(vi) اپنی دلچسپی اور شوق کی وجہ سے۔

مطالعے سے ہم کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں؟

(i) الفاظ کے استعمال اور ان کی آوازوں کو پہچان سکتے ہیں۔

(ii) قواعد سے متعلق معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

(iii) مخصوص پیشوں سے متعلق خاص الفاظ اور ہدایات سے واقف ہو سکتے ہیں۔

کیا آپ کو یاد ہے؟

(i) آپ نے کب پڑھنا شروع کیا؟

(ii) سب سے پہلے جو چیز پڑھی وہ کیا تھی؟

(iii) اس کی کوئی خاص بات جو آپ کو یاد رہ گئی ہو۔

(iv) درج ذیل گوشوارے میں لکھیں کہ گزشتہ تین سال میں آپ نے کیا کیا پڑھا؟

سال	کہانیاں	معلوماتی کتابیں	رسالے	کن اخباروں میں بچّوں کے صفحات	دیگر (کامک وغیرہ)
پہلا سال					
دوسرا سال					
تیسرا سال					

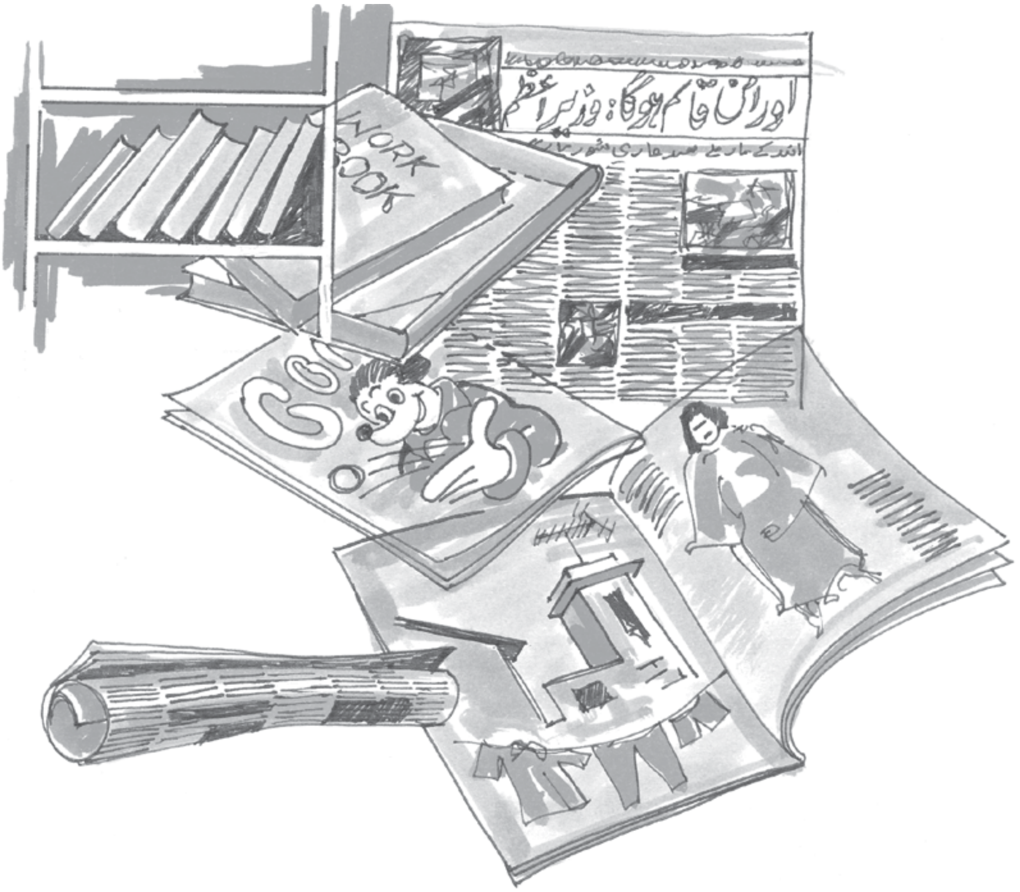

(v) پڑھنے کے لیے آپ سب سے زیادہ کس قسم کی تحریر پسند کرتے ہیں؟

(vi) آپ کے پسندیدہ مصنّف کون کون سے ہیں؟

(vii) پڑھنے کے دوران آپ کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

عبارت میں خالی جگہ پُر کرنا (شاہین صفحہ ۱۰۲)

محمد بن قاسم

(i) عبارت کے نیچے الفاظ دیے گئے ہیں۔ انھیں مناسب جگہ استعمال کریں:

- محمد بن قاسم چھ ہزار بہادروں کے ساتھ .... بھیجا گیا تھا، کہ سندھ کے قزاقوں کو مسلمانوں کے جہاز پر .... کرنے کی سزا دے اور جن نہتے لوگوں کو راجا داہر نے .... کر رکھا ہے انھیں رہائی دلائے۔ اس نوجوان سپہ سالار کی .... اس وقت سترہ سال تھی۔ اس نے سندھ پہنچتے ہی سب سے پہلے .... فتح کیا جہاں جہازوں پر حملہ ہوا تھا اور قیدیوں کو ....۔ پھر تھوڑے ہی عرصے میں دریائے سندھ کے مغرب کا پورا علاقہ .... کرلیا۔ راجا داہر کی فوج دریا کے مشرقی جانب .... تھی۔

(حملہ، سندھ، دیبل، قید، عمر، چھڑوایا، موجود، مسخر)

(ii) عبارت میں خالی جگہ پُر کرنے کے لیے آپ الفاظ کا انتخاب خود کریں:

- راجا داہر کی موجودگی .... دریا کو پار کرنا آسان کام .... تھا۔ محمد بن قاسم .... مغربی کنارے پر دریا .... پاٹ کے برابر کشتیاں جمع کیں اور انھیں لمبائی میں ایک دوسرے .... ساتھ بندھوا دیا۔ اگلی کشتیوں کے ملاحوں نے پھرتی .... اسے دوسرے کنارے سے جا لگایا۔ تیر انداز بجلی .... سی تیزی سے اُترے اور کنارے پر مورچے بنا .... بیٹھ گئے۔ یوں یہ .... پل بن گیا جس .... پوری فوج صحیح سلامت .... کنارے .... پہنچ گئی۔

(iii) عبارت کے کچھ حصے نیچے دیے گئے ہیں۔ انھیں مناسب جگہ استعمال کریں:

- راجا داہر اور محمد بن قاسم .... تک رہی۔ محمد بن قاسم کے پاس چھ ہزار فوج تھی جب کہ راجا داہر کے پاس .... تھے۔ محمد بن قاسم .... جنگ لڑ رہا تھا جب کہ راجا داہر اپنے ہی علاقے میں جنگ لڑ رہا تھا۔ راجا داہر کی .... سے سندھ کی قسمت کا ....۔ محمد بن قاسم نے علاقے کا انتظام اتنی خوبی سے کیا کہ پورا سندھ اس کے ....۔

(آبائی وطن سے دور، ہلاکت، فیصلہ ہوگیا، ساٹھ ہزار سپاہی، کی جنگ دس روز، گن گانے لگا)

ملی جلی عبارات (شاہین صفحہ ۱۰۳)

ذیل میں کچھ پیراگراف دیے گئے ہیں۔ ان کے بعض حصّے سامنے دی ہوئی عبارت میں مل گئے ہیں۔ کیا آپ انھیں پہچان کر الگ کرسکتے ہیں؟ اب اسے اصل پیراگراف کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔

سائنس نے دنیا میں زبردست تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ اگر اٹھارھویں صدی کا کوئی انسان دوبارہ دنیا میں آجائے تو وہ کبھی پہچان ہی نہ سکے کہ یہ وہی دنیا ہے جس میں اس نے عمر بسر کی تھی۔

ہائی اسکول کے کھلاڑی اب بڑے جوش سے کھیل رہے تھے اور گول اُتارنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے تھے مگر سٹی کلب کے کھلاڑی اب گیند مخالف گول کی طرف لے جانے کے بجائے وقت ضائع کر رہے تھے۔ اس طرح کھیل بالکل بے جان ہو کر رہ گیا اور تماشائی مضطرب ہو گئے۔

دونوں ٹیمیں بڑی مضبوط اور مقابلے کے لیے بالکل تیار تھیں۔ سٹی کلب کا رائٹ آؤٹ بہت چست اور پھرتیلا تھا۔ وہ کئی مرتبہ گیند مخالف ٹیم کے گول کے قریب لے گیا مگر بدقسمتی سے گول نہ کر سکا۔

چودھویں کا چاند جب جوبن پر ہوتا ہے اور ہر طرف دودھ جیسی چاندنی چھٹکی ہوتی ہے تو اس وقت یہ منظر کتنا دل نشین ہوتا ہے گویا کسی ماہر نے پوری کائنات پر ایک نقرئی چادر تان دی ہو۔

جب بھیانک اور تاریک رات سے انسان اُکتا جاتا ہے تو اس کے دل میں چاندنی رات سے لطف اُٹھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کون ایسا شخص ہے جو چاندنی رات سے لطف اندوز ہونا نہیں چاہتا۔

اپنے اردگرد نظر دوڑائیے۔ اس قلم اور کاغذ سے لے کر گرجتے طیاروں اور فراٹے بھرتی گاڑیوں تک، سب ہی سائنس کے کرشمے ہیں۔ ایک دن ایسا بھی آئے گا جب موجودہ دنیا بھی بالکل بدل جائے گی اور آنے والی نسلیں آج کے کمپیوٹر اور ٹیلی وژن کو سادہ ایجادات کا نام دیں گی۔

عجیب وغریب جانور (شاہین صفحہ ۱۰۴-۱۰۶)

کسی عجیب وغریب جانور کے بارے میں جاننا کتنا دلچسپ لگتا ہے۔ آئیں دیکھیں کہ شہر کے چند لوگوں نے دریا میں عجیب وغریب جانور دیکھا تو انھوں نے کیا محسوس کیا؟

چند لوگوں کا خیال ....

اخبار کے نمائندے نے اس خبر کو مختلف لوگوں سے پوچھ کر لکھا۔

ہم بچّوں کو لے کر دریا پر پکنک کے لیے گئے تھے دریا کے کنارے کچھ پتھّر پڑے تھے۔ ہم اُن پر بیٹھ گئے لیکن میں یہ دیکھ کر حیران ہوگئی کہ پتھّروں کے قریب کچھ انڈے پڑے ہوئے تھے اور اُن میں سے کسی عجیب وغریب جانور کے بچّے باہر آرہے تھے ....

میں بکریاں چَرا کر واپس آ رہا تھا اور دریا کے کنارے منھ دھونے پہنچا تو دیکھا کہ پانی کے اندر دو بڑی بڑی موٹی آنکھیں ابھری ہوئی ہیں آنکھوں کے سامنے دو بڑے بڑے سوراخ بھی نظر آئے ، میں تو سرپٹ دوڑا وہاں سے ....

ایک دن میں مچھلی کا شکار کر رہا تھا کہ اچانک مجھے پانی میں کوئی چیز تیزی سے حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یہ سرمئی مائل سیاہ رنگ کی تھی اُس کا اگلا حصّہ چوڑا اور پچھلا حصّہ دُم کی طرح پتلا تھا اور یہ تیزی سے دائیں بائیں حرکت کرتی آگے بڑھ رہی تھی ....

- آپ تصویروں کو دیکھ کر کیا محسوس کرتے ہیں؟
- کیا آپ اُن میں سے کسی رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو وجہ بتائیں۔
- کیا آپ نے اُس جانور کے بارے میں کہیں پڑھا ہے؟
- آپ کے خیال میں وہ پانی ہی میں زندہ رہتا ہے یا خشکی میں بھی زندہ رہ سکتا ہے؟
- وہ سانس کہاں لیتا ہے؟ پانی کے اندر یا ہوا میں؟
- اُس کی خوراک کیا ہے؟

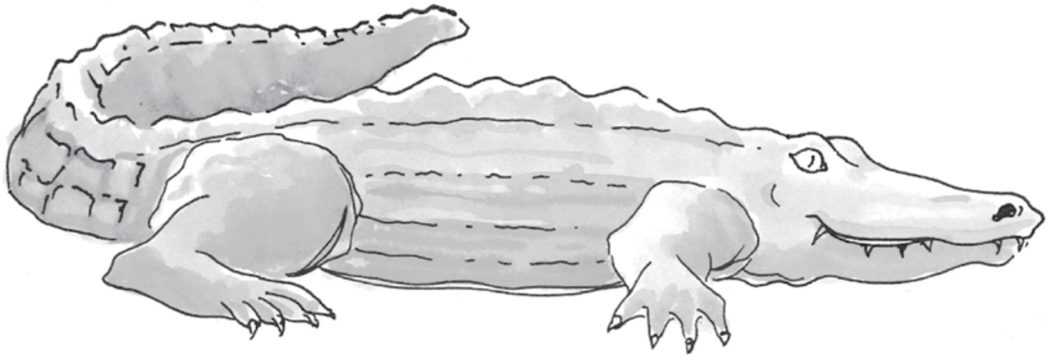

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مگرمچھ کی تصاویر ہیں۔ کسی کتاب سے مگرمچھ کے بارے میں مزید معلومات اکٹھی کریں اور اپنے ساتھیوں کو بتائیں۔

- کیا آپ اسے نزدیک سے دیکھنے کی کوشش کریں گے؟
- اگر آپ اسے دیکھنے جائیں تو آپ کے ساتھ اور کون کون ہوگا؟
- آپ اسے کیسے تلاش کریں گے؟
- کیا آپ اسے پکڑنا چاہیں گے؟
- اگر آپ اسے زندہ پکڑنے میں کامیاب ہوگئے تو کیا کریں گے؟ اسے ہلاک کریں گے یا آزاد کر دیں گے؟

لکھنا (شاہین صفحہ ۱۰۸۔۱۱۱)

- کسی موضوع پر لکھنے سے پہلے اس کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ موضوع کیا ہے۔ اس کے حق یا مخالفت کا تعین کرنا ، اپنے موقف کے لیے مضبوط دلائل دینا ، مخالف کے ممکنہ سوالات کے موثر جواب دینا ، موضوع کو سمجھنا اور اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات سوالات کے ذریعے حاصل کرنا۔ ان معلومات سے تحقیق میں مدد ملتی ہے اور انھیں ایک ترتیب سے پیش کیا جا سکتا ہے اور اپنے موقف کی تائید کرتے ہوئے بحث سمیٹنا سہل ہو جاتا ہے۔
- مصنّف کو واقعات بیان کرتے ہوئے معلومات تک رسائی حاصل کرنا۔ اہم معلومات کا چناؤ کرنا ، غیر اہم حصّوں کو رد کرنا، معلومات کا جائزہ لینا اور انھیں درست ترتیب سے قارئین تک پہنچانا۔ ایسا انداز اختیار کرنا کہ ہر بات مختصر لیکن واضح ہو اور نکات کی شکل میں تحریر کی گئی ہو۔ اسے پڑھ کر قاری کی واقعے میں دلچسپی پیدا ہو اور وہ اس کے بارے میں مزید جاننے کی کوشش کرے۔

تصویری کہانی لکھنا (شاہین صفحہ ۱۱۲)

- تصاویر کو غور سے دیکھیں۔
- اپنے ذہن میں کہانی کا خاکہ تیار کریں۔
- اپنے ساتھی سے مشورہ کریں۔
- کہانی کا آغاز لکھیں۔
- اپنا کام ساتھی کے کام سے بدل لیں۔
  اسے اپنی کہانی کا آغاز دکھائیں۔

- اس نے کہانی کا آغاز کس طرح کیا ہے؟
- اب اپنی کہانی کا اگلا پیراگراف لکھیں۔
- کہانی کا انجام اچانک نہیں ہونا چاہیے۔
- انجام کو سوچیں اور آہستہ آہستہ کہانی کو اختتام تک لائیں۔
- کہانی کو عنوان دیں۔ (عنوان پہلے بھی دیا جا سکتا ہے۔)

- اپنی لکھی ہوئی کہانی اپنے ساتھی کو سنائیں۔
- اگر وہ کوئی تجویز دیں اور آپ مناسب سمجھیں تو کہانی میں اس کا اضافہ کرلیں۔
- کہانی میں کئی پیراگراف ہوتے ہیں۔
- ان کا ربط وتسلسل کہانی کو دلچسپ بناتا ہے۔

باب اوّل: حیوانیات

ایک گدھا شیر بنا تھا

۱۔ نظم کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۲۔ درج ذیل اشارات کی مدد سے کہانی بنائیں اور اس کو موزوں عنوان دیں۔

ایک گدھا .... مالک سے بہت بیزار تھا .... مالک اس پر زیادہ بوجھ لادتا .... کھانے کو کم دیتا .... ۔ ایک دن مالک گدھے پر نمک لاد کر .... ندی میں سے گزرنے کی وجہ سے نمک گھل گیا ....۔ بوجھ کم ہو گیا .... گدھے کو ترکیب سوجھی .... بار بار نقصان ہونے پر .... مالک نے ہوشیاری دکھائی .... روئی گدھے پر لادی .... گدھا بے دھڑک ندی میں .... روئی نے پانی جذب کر لیا .... بوجھ نے گدھے کو ادھ موا کر دیا .... گدھا دل ہی دل میں بہت پچھتایا .... مالک نے گدھے ....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

ورک شیٹ نمبر: ۲

ا۔ درج ذیل نظم میں بیان کیے گئے واقعے کی نثر بیان کریں۔ اور موزوں عنوان دیں۔

ایک لڑکا تھا بڑا ایماندار — آزمائش ہو چکی ہے چند بار
ایک دن وہ نیک دل اور با حیا — اپنے ہمسائے کے گھر میں تھا گیا
آدمی بالکل نہیں واں نام کو — کیوں کہ ہمسایہ گیا ہے کام کو
تازہ تازہ بیر ڈلیا میں بھرے — بے حفاظت گھر کے اندر ہیں دھرے
لیکن اُس نے بیر کو چھیڑا نہیں — ہو نہ جائے شبہ چوری کا کہیں
آگیا اتنے میں ہمسایہ وہاں — کھیل میں مصروف ہے لڑکا جہاں
اپنے بیروں میں نہ پائی کچھ کمی — ہو کے خوش لڑکے سے بولا آدمی
”بیر یہ تم نے چرائے کیوں نہیں؟“ — ”کیوں چراتا؟ چور تھا کیا میں کہیں“
”چور جب بنتے کہ کوئی دیکھتا — ”دیکھنے کو میں ہی خود موجود تھا
کچھ برائی آپ میں گر پاؤں میں — پانی پانی شرم سے ہو جاؤں میں“
”واہ وا! شاباش! لڑکے واہ وا! — تو جواں مردوں سے بازی لے گیا“

(اسماعیل میرٹھی)

....

....

....

....

....

....

....

رہنمائے اساتذہ : شاہین

ورک شیٹ نمبر: ۳

۱۔ طلبا کو گروپ یا جوڑی میں کام کروائیں اور دیے گئے کارٹون پر کہانی تخلیق کروائیں۔ اس کا عنوان تجویز کروائیں۔
۲۔ گروپ کی کہانی دوسرے گروپ سے تبدیل کروائیں اور کہانی میں اضافہ و ترمیم کی حوصلہ افزائی کریں۔
۳۔ کہانی گروپ کو واپس دلوائیں اور ضروری ترمیم و اضافہ کر کے خوش خط لکھ کر پیش کرنے کا موقع دیں۔
۴۔ حوصلہ افزائی کے لیے طلبا کا کام جماعت کے سافٹ بورڈ پر لگوائیں۔

....

....

....

....

....

....

....

خونی اژدہا

۔ درج ذیل بیانات سے صفت/صفت کے درجات کی نشاندہی کریں۔

۱۔ سردیوں کی دھوپ میں حرارت کم ہوتی ہے۔

دھوپ ☐ کم حرارت ☐ سردی ☐ شدت ☐

۲۔ میری جماعت کے سات طالب علم کوہ پیمائی کو پسند کرتے ہیں۔

کوہ پیمائی ☐ سات ☐ جماعت ☐ پسند ☐

۳۔ سخت ترین بارش نے فصلوں کو بہت نقصان پہنچایا۔

بہت ☐ نقصان ☐ اکثر ☐ سخت ترین ☐

۴۔ گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال میرے بھائی کے امتحان میں نمبر بہتر آئے ہیں۔

مقابلہ ☐ گزشتہ ☐ بہتر ☐ سال ☐

۵۔ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

تم ☐ وہ ☐ بہترین ☐ میں ☐

۶۔ سورج طلوع ہونے کا منظر خوب صورت ہوتا ہے۔

منظر ☐ خوب صورت ☐ طلوع ☐ سورج ☐

۷۔ پھلوں میں آم سیب کے مقابلے میں لذیذ تر سمجھا جاتا ہے۔

آم ☐ سیب ☐ لذیذ تر ☐ پھلوں ☐

۸۔ اژدھے کے نوکیلے دانت دیکھ کر بڑے بڑوں کے چھکے چھوٹ جاتے تھے۔

دانت ☐ چھکّے چھوٹنا ☐ نوکیلے ☐ دیکھنا ☐

۹۔ ابھی ہم شہر سے دو کلومیٹر دور ہی پہنچے تھے کہ گاڑی کا انجن بند ہوگیا۔

شہر ☐ بند ☐ دو کلومیٹر ☐ انجن ☐

۱۰۔ کوئٹہ کی پہاڑیاں خشک اور سنگلاخ ترین پہاڑی سلسلے میں شمار کی جاتی ہیں۔

پہاڑیاں ☐ سنگلاخ ترین ☐ کوئٹہ ☐ شمار ☐

خاص انتخاب

ا۔ طلبا میں سوالات کے ذریعے پڑھنے کی تحریک پیدا کریں۔ طلبا کو بتائیں کہ سوالات کی مدد سے متن کی وضاحت سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ انھیں نمونے کا پیراگراف پڑھنے کو دیں۔

نمونے کا پیراگراف:

تاج محل ہوٹل میں نواب بھاؤ نگر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہوٹل سمندر کے کنارے تھا۔ تاج محل ہوٹل کہاں واقع تھا؟ سمندر میں صبح شام طوفان برپا رہتا تھا۔ سمندر کیسا تھا؟ یہ برسات کا موسم تھا۔ کون سا موسم تھا؟ پانی کی آوازوں سے مسافروں کو قریب کی بات سننی بھی دشوار تھی۔ قریبی شخص کو بات سننے میں کیوں دشواری پیش آتی تھی؟ اسی ہوٹل میں ایک خانساماں ستر اسّی برس کی عمر کا ملازم تھا جو اپنے کام میں بہت ہوشیار اور تجربہ کار مانا جاتا تھا۔ خانساماں کا نام قسمت بیگ تھا۔ قسمت بیگ کیا کام کرتا تھا؟

ایک دن نواب بھاؤ نگر نے پلنگ پر لیٹے لیٹے قسمت بیگ سے کہا، ''میں نے چند مہمانوں کو لنچ پر بلایا ہے۔ منیجر سے کہہ دینا کہ دس مہمانوں کا انتظام کر دے۔'' سمندر کے پانی کا غل شور، مہاراجہ بھاؤ نگر کی دھیمی آواز اور بہرہ خانساماں۔ یہ حکم کیوں کر ان کے کانوں تک پہنچتا۔ خانساماں نواب بھاؤ نگر کا پیغام کیوں نہ سن سکا تھا؟ مگر قسمت بیگ کی تمیزداری کا یہ عالم تھا کہ ہونٹوں کی حرکت سے سمجھ لیتا تھا۔ آج ایسے اسباب جمع ہو گئے کہ قسمت بیگ رئیس بھاؤ نگر کے حکم کو نہ سمجھ سکا۔ اس جملے میں اسباب سے کیا مراد ہے؟ اس نے ذرا پلنگ کے قریب جا کر نہایت تہذیب اور ادب کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر سوال کیا کہ ''جو ارشاد ہوا ہے اس کی تعمیل ہو جائیگی۔ لیکن اگر تکلیف نہ ہو تو تھوڑی سے تفصیل اور فرمائی جائے۔'' قسمت بیگ نے نواب کے حکم کی تفصیل جاننے کی ضرورت کیوں محسوس کی؟

نواب بھاؤ نگر بالکل نہیں سمجھے کہ خانساماں نے ان کی بات نہیں سُنی تھی۔ انھوں نے خانساماں سے کہا، ''جن بارہ آدمیوں کو مدعو کیا ہے وہ اعلیٰ درجے کے لوگ ہیں، لنچ کا انتظام اعلیٰ ہونا چاہیے۔'' قسمت بیگ نے بات سمجھ لی اور ادب سے کہا ''جو حکم۔ فرمان کی پوری تعمیل کی جائے گی۔'' یہ کہہ کر بڑی تمیزداری کے ساتھ پچھلے قدم چل کر سامنے سے ہٹ گیا۔ پچھلے قدم چل کر سامنے سے ہٹنے سے کیا مراد ہے؟

نواب بھاؤنگر دیر تک سوچتے رہے کہ انگریزی طرز کے ہوٹل میں سب خانساماں انگریزی ادب آداب کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ بڈھا کون ہے؟ جو پرانے زمانے کے مشرقی ادب آداب کو استعمال کرتا ہے۔ اس کا حال معلوم کرنا چاہیے۔ انھوں نے خدمت گار کو بلا کر حکم دیا کہ آج لنچ کے بعد ملاقات کے کمرے میں قسمت بیگ کو بلایا جائے۔ **نواب بھاؤنگر نے قسمت بیگ کو ملاقات کے کمرے میں کیوں طلب فرمایا؟**

خدمتگار نے کہا، ’’حضور وہ بہت بدمزاج آدمی ہے۔ نوکری کے وقت تو بہت اچھا ہے لیکن دوسرے وقت میں وہ بہت بدمزاج ہوجاتا ہے۔‘‘ نواب بھاؤنگر نے کہا، ’’ایسا کیوں ہے؟‘‘ خدمتگار نے جواب دیا۔ ’’حضور وہ کہتا ہے کہ میں ہندوستان کا بادشاہ ہوں۔ صاحب! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے دماغ میں کچھ خرابی ہے۔‘‘ قسمت بیگ کے بارے میں لوگوں کا کیا خیال تھا؟ یہ سن کر نواب مسکرا کر خاموش ہوگئے۔ پھر خدمتگار سے کہا، ’’پروا نہیں، قسمت بیگ سے کہہ دو کہ وہ لنچ کے بعد ہمارے پاس حاضر ہو۔‘‘

(بہرہ شہزادہ۔ خواجہ حسن نظامی)

کام

ا۔ گروپ میں کام کرتے ہوئے بقیہ کہانی کو نمونے کے مطابق بنائیں۔ کم از کم دس سوالات بنا کر دی گئی جگہ پر لکھیں۔

نواب بھاؤنگر اپنے مہمانوں کے ساتھ لنچ کے بعد ملاقات کے کمرے میں آ گئے تو انھوں نے قسمت بیگ کو بلایا۔ قسمت بیگ نہایت ادب سے حاضر ہوا اور تین فرشی سلام کیے۔ نواب نے کہا، ’’قسمت بیگ تم کون ہو؟‘‘ قسمت بیگ نے کہا، ’’حضور گستاخی معاف۔ اس کا جواب تو آپ کو بھی معلوم نہیں ہے کہ ہم سب کون ہیں اور کیوں اس دنیا میں پیدا کیے گئے ہیں؟‘‘

....

....

....

قسمت بیگ کی یہ عجیب تقریر سن کر حاضرین مبہوت رہ گئے کہ ایک خانساماں ہو کر یہ کیسی فلسفیانہ بات کر رہا ہے۔ نواب بھاؤنگر نے کہا بیشک ہم کو اس کا جواب معلوم نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تم نے زندگی کی مشکلات سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس لیے تم میرے سوال کا جواب دے سکتے ہو؟

....

....

قسمت بیگ نے کہا، ''حضور میں ایک آدمی ہوں، نسل کے لحاظ سے تیموری مغل ہوں۔ پیشہ کے لحاظ سے تاج محل ہوٹل کا خانساماں ہوں۔ عمر کے لحاظ سے بڈھا، طبیعت کے لحاظ سے کبھی بچہ کبھی جوان۔ جھوٹ نہیں بولتا۔ چوری نہیں کرتا۔ خدمتِ خلق کو اپنا مقصد زندگی مانتا ہوں۔ گدا ہوں لیکن دل کے تخت کا شہنشاہ ہوں۔''

....

....

قسمت بیگ کی موثر، برجستہ اور مسلسل تقریر سن کر بے اختیار نواب بھاؤنگر کی زبان سے نکلا۔ کیا تم تیموری شہزادے ہو؟''

....

قسمت بیگ کو جوش آ گیا۔ اس نے کہا شہزادہ نہیں آہ زادہ ہوں۔ تیموری خاندان تو مٹ چکا جس نے باوجود انسان ہونے کے دوسرے انسانوں کو غلام بنانے کی کوشش کی تھی۔ آپ نہیں تو آپ کے باپ داد اس کے غلام تھے؟ یہ فقرہ سن کر نواب بھاؤنگر نے سر جھکا لیا۔

....

کچھ دیر بعد قسمت بیگ نے کہا، ''حضور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو ماضی پر فخر کریں یا افسوس کریں۔ میں ماضی کا مالک ہوں، حال کا مالک ہوں اور مستقبل کا بھی مالک ہوں۔ یہ آسمان بھی میرا ہے۔ یہ زمین بھی میری ہے۔ یہ سمندر بھی میرا ہے۔ آپ سب لوگ بھی میرے ہیں۔'' یہ کہتے کہتے قسمت بیگ نے اچھلنا شروع کر دیا۔ اچھلتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا میں ہوں۔ میں ہوں۔ جو کچھ ہے جو کچھ تھا جو کچھ ہو کچھ نہیں ہے۔ کچھ نہیں ہے۔ میں ہوں، میں ہوں، میں۔''

....

اس کے بعد قسمت بیگ نے کہا اب سنیے مجھ لاچار خانساماں کی کہانی۔ ''بہادر شاہ بادشاہ کا بیٹا ہوں۔ میری ماں لونڈی تھی اور بادشاہ کی معتوب۔ غدر کے انقلاب میں میری عمر دس سال کی تھی۔ گھبراہٹ میں بادشاہ کو میرا اور میری ماں کا شاید خیال بھی نہ آیا ہوگا کیونکہ میری ماں لال قلعہ کے باہر ایک مکان میں رہتی تھیں۔

....

جب دہلی کے باشندے بھاگے تو میری ماں نے مجھ کو اپنے ساتھ لیا اور پیدل گھر سے روانہ ہوئیں۔ دہلی سے نکل کر ہم دونوں قدم شریف درگاہ میں گئے اور رات بھر ایک ٹوٹے ہوئے مکان میں چھپے رہے۔ صبح فوج نے میری ماں کو گرفتار کر کے انگریز افسر کے سامنے پیش کیا۔ جس نے تمام حالات سن کر حکم دیا کہ ان دونوں کو آرام سے رکھا جائے۔ چنانچہ ہم کو ایک چھوٹا سا خیمہ دے دیا گیا اور دو وقت کا کھانا ہم کو مل جاتا تھا۔

امن ہوا تو میری والدہ کے نام دس روپے ماہوار گزارہ کے لیے مقرر ہوئے۔ میں نے دہلی ہی میں ایک خانساماں کی شاگردی کرلی۔ میری والدہ کا انتقال ہوا تو میں یہاں چلا آیا اور ہوٹل میں ملازمت کر لی۔

....

....

۱۔ سندھ کی اندھی ڈولفن کے بارے میں دیے گئے متن کو نمونے کے مطابق تیار کریں اور دوسرے گروپ سے کام کا تبادلہ کریں۔ یہ دیکھیں کہ ان کے تیار کام سے آپ کی متن پڑھنے میں کتنی دلچسپی پیدا ہوئی۔ اپنے جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ (اچھی۔ بہتر۔ بہترین)

۲۔ گروپ میں سائنسی تحقیق کرتے ہوئے سندھ کی اندھی ڈولفن کے بارے میں معلومات جمع کریں۔

سائنسی تحقیق کا دائرہ کار:

- ڈولفن کے ماحول کے بارے میں جاننا
- ڈولفن کے عضویاتی نظام کے بارے میں علم ہونا
- ڈولفن کے ایکوسسٹم کے بارے میں جاننا
- ڈولفن کی اقسام کے مابین فرق کو سمجھنا

۳۔ طلبا اپنی تحقیق کے لیے انٹرنیٹ سے مطلوبہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اس متن سے حاصل معلومات کو مختلف اندازِ تحریر سے پیش کر سکتے ہیں۔ مثلاً

- ٹائم لائن بنانا
- کوئز کے لیے مختصر سوالات تیار کرنا
- خط لکھنا

۴۔ ڈولفن کی مختلف اقسام (کم از کم پانچ) کی تصاویر کا البم بنائیں۔

- تحقیقی مضمون لکھنا
- اپنی پسندیدہ ڈولفن کا انٹرویو لینا

ورک شیٹ نمبر: ٦

باب دوم: سائنس

سائنس کے میدان سے

بار گراف:

گھریلو مصنوعات جن کے بغیر زندگی کا تصوّر محال ہے۔

100								
90								
80								
70								
60								
50								
40								
30								
20								
10								
0								
	ٹیلیفون	استری	ویکیوم کلینر	ٹیلی ویژن	سلائی مشین	واشنگ مشین	مائیکرو ویو	فریج

بادل کا گیت

نمونہ: نظامِ فطرت

سورج کے فائدے

بس اُٹھ بیٹھو بیٹا بہت سو چکے — بہت وقت بیکار تم کھو چکے
نکلا آیا سورج بڑی دیر سے — ذرا آنکھ کھولو بہت دن چڑھا
نہ سو اب نہیں ہے یہ سونے کا وقت — اُٹھو ہے یہ منھ ہاتھ دھونے کا وقت
اگر ہاتھ منھ دھو کے آؤ ابھی — سنائیں تمھیں آج باتیں نئی
یہ سنتے ہی لڑکا ہوا اُٹھ کھڑا — وہیں ہاتھ منھ دھو کے حاضر ہوا
کہا باپ نے پھر بڑے پیار سے — سنو! آج سورج کے تم فائدے
یہ دنیا میں کرتا بہت کام ہے — بڑے ہم کو دیتا یہ آرام ہے
یہ نکلے تو دے دن ہمیں کام کو — چھپے جب تو دے رات آرام کو
یہ کرتا ہے چاروں طرف روشنی — نظر جس سے آتی ہیں چیزیں سبھی
اسی روشنی کا تو ہے نام دھوپ — یہی دھوپ رکھتی ہے دنیا میں روپ
پڑا کرتی سردی ہے جب زور کی — تو یہ دھوپ لگتی ہے کیسی بھلی
غریبوں کو سردی میں بھاتی ہے یہ — ٹھٹھرنے سے ان کو بچاتی ہے یہ
پکائے اناجوں کی یہ کھیتیاں — جنھیں روز کھاتا ہے سارا جہاں
نہ ہو یہ تو پھر ہے کہاں زندگی — ہیں اسی کی بدولت تو جیتے سبھی
خدا کی عنایت ہے ہم پر بڑی — کہ سورج سی نعمت ہمیں اس نے دی
کریں خوبیاں اس کی کیا ہم بیاں — خدا کی یہ قدرت کا ہے اِک نشاں

(محمد حسین آزادؔ)

ا۔ نظم کی نثر اپنے الفاظ میں اپنی کاپی میں تحریر کریں۔

مشینوں کا پیچ و تاب

۱۔ طلبا کو اقتباس دیں اور علاماتِ اوقاف کی مشق کروائیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان جانوروں سے کچھ محبت ہوگی، مجھے تو ان کی شرارتیں ایک آنکھ نہیں بھاتیں۔ جب دیکھو ایک نہ ایک سر پر سوار موجود ہے۔ کبوتر صاحب ہیں تو غُٹرغُوں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ٹوٹرو صاحب ہیں کہ ہر ہروں ہنکارتے صحن میں پُھدکتے پھرتے ہیں۔ آگے آگے بیگم صاحبہ ہیں، پیچھے پیچھے گلا پُھلائے دُم جھکائے ٹوٹرو صاحب ہیں۔ سب سے زیادہ بد ذات یہ چڑا ہے۔ غسل خانے میں گھونسلا بنایا کرتا تھا۔ اب کے میں نے کہا،''میاں یہ موروثی جگہ نہیں ہے۔ اس دفعہ کہیں اور جا کر رہو۔'' مگر سُنے کون؟ بہانہ یہ ہے کہ آدمی کی بولی نہیں سمجھتا۔ سب کچھ سمجھتا ہے۔ اشارے تک جانتا ہے۔ مگر یہ خیال کرتا ہے کہ یہ ننّھے ننّھے جانوروں کو مار کر کھا جانے والے صاحب نہیں۔ جتنا بھی سر چڑھوں گا کچھ نہ کر سکیں گے۔ غسل خانے کو ذرا دیکھو تو طاق میں سے صابن پھینکا۔ ٹب میں بِیٹ کی۔ لوٹے میں غوطے لگائے اور تولیہ کا تو دشمن ہے۔ سارے دھاگے نکال ڈالے اور اپنے بچّوں کے نیچے لے جا کر بچھا دیے۔ خیر میں نے صبر کر لیا۔ بچّوں کا خیال کر کے چُپ ہو گیا۔ آج آٹھ دن ہوئے میں نے غسل خانہ بند کر دیا ہے۔ دروازے کو بند دیکھ کر یہ دونوں حضرات (چڑا اور چِڑیا) کچھ دیر تو چڑچڑاتے رہے اور پھر اُڑ کر چلے گئے۔ میں نے کہا،''چلو جان بچی۔'' دیکھتا کیا ہوں کہ چڑے صاحب پھر موجود ہیں۔ چڑیا ناک والی تھی وہ تو نہ آئی اور دروازے کی بندش کو اپنی توہین سمجھ کر اس نے ادھر کا رُخ نہ کیا۔ لیکن چڑا بیچارہ مغرب تک غل مچاتا رہا۔ سورج چُھپا تو چھت گیری میں جا گھسا۔ صبح ہوئی تو چڑیا آئی اور بیٹھ کر چڑچُوں چڑ چڑ چُوں کی آواز لگائی۔ یہ بِلبلا کر دوڑا اور چِڑیا کے برابر جا بیٹھا۔ کچھ دیر میں چِڑیا پھر غائب ہوگئی۔ اب میری شامت آئی۔ سامنے آ بیٹھا اور لگا طرح طرح کی آوازیں نکالنے،''لڑتا ہے یا کوستا ہے؟ آخر تو کیا کہتا ہے؟ غسل خانہ تو ہرگز نہیں کھولوں گا۔'' میں نے بھی ایسا مستقل مزاج چِڑا آج تک نہیں دیکھا۔ برابر آٹھ دن اس نے ایجی ٹیشن جاری رکھا اور آج ۲۳ نومبر ۱۹۱۶ء کو بوقتِ عصر میں نے اپنی ضد کے ہتھیار چڑے کے آگے ڈال دیے۔ غسل خانہ کھول کر اس کو گھونسلے میں جانے کی اجازت دے دی۔

۲۔ اقتباس میں استعمال علاماتِ اوقاف شناخت کریں اور ان کے استعمال کی وجہ بتائیں۔

علامات: ....

استعمال: ....

مشینوں کا پیچ و تاب

تخلیقی کام:

- انفرادی کام: طلبا کو مختلف تجسیمی کرداروں کے خاکے دکھائیں اور ان میں سے کسی دو کو شامل کرتے ہوئے مکالمہ/ نظم/ کہانی لکھوائیں۔
- طلبا خالی خانے میں اپنی ضرورت کے مطابق خود خاکہ بنائیں۔
- موزوں ذخیرۂ الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال استعمال کر کے کام کو دلچسپ بنائیں۔
- اپنے کام میں موزوں علاماتِ اوقاف استعمال کریں۔
- اپنے کام کو دلچسپ عنوان دیں۔

باب سوم : ادب

گم شدہ پین

۱۔ دیے گئے متشابہ الفاظ کی متن میں سے شناخت کروائیں۔ متشابہ لفظ خط کشید کروائیں۔

ایک کاہل کسان بیل کو ہل میں جوت کر کھیت ہموار کر رہا تھا کہ زمین میں دبے ایک بڑے پتھر سے ٹکرا کر ہل ٹوٹ گیا۔ وقت کم تھا اور کسان کے پاس اس مسئلے کا کوئی حل نہ تھا۔ اس نے پانی سے بھری مشک اپنے بیل پر لادی اور خود ٹوٹے ہوئے ہل کو گھسیٹتا ہوا گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ کیونکہ اُسے وزن اٹھانے کی مشق نہیں تھی اس لیے وہ ذرا سے دور چل کر بُری طرح ہانپ گیا۔ گھر جلدی پہنچنے کے خیال سے اس نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا۔ یہ راستہ چھوٹا تھا لیکن اس راستے میں ایک نالا پڑتا تھا۔ بیل تو نالے سے پار ہوگیا لیکن کاہل کسان ہل کا بوجھ نہ سہار سکا اور نالے میں گر گیا اور ہل کے نیچے بُری طرح سے دب گیا۔ اس نے چیخ و پکار مچائی اور مدد کے لیے لوگوں کو پکارنا شروع کر دیا مگر کسی نے اس کے نالہ وفریاد پر کان نہ دھرا۔ دراصل وہ دوسروں کا بار اُٹھانے سے کترایا کرتا تھا اور اس نے کئی بار لوگوں کی مدد سے صاف انکار کر دیا تھا۔ اس وجہ سے آج کوئی بھی اس کی مدد کو نہ آیا۔ اتفاق سے ایک اجنبی مسافر کا وہاں سے گزر ہوا۔ اس نے نالے میں اُتر کر کسان کو اس مشکل سے نکالا۔ کاہل کسان کو اپنے کیے کی سزا مل گئی تھی اسے اپنے غلطی کا احساس ہوگیا تھا۔ اُس نے آئندہ دوسروں کی مدد کرنے کا تہیہ کر لیا۔

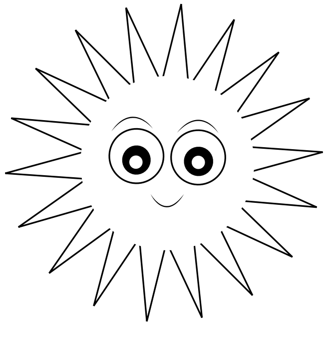

....

....

....

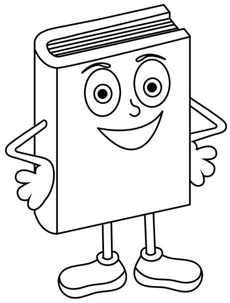

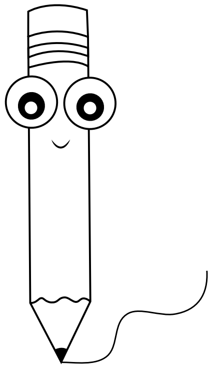

گمشدہ پین

ا۔ دیے گئے پیراگراف میں درست علاماتِ اوقاف ( ) : ۔ ، ! ؟ ’’ ‘‘ استعمال کریں۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک اونٹ بیل اور بکری مل کر جنگل میں سے گزر رہے تھے یکا یک ان کی نظریں گھاس کے ایک گٹھے پر پڑیں جو سرِ راہ پڑا ہوا تھا گھاس کا گٹّھا دیکھ کر تینوں چوپائے رک گئے انھوں نے طے کیا کہ اس کے تین حصّے کر لیے جائیں تا کہ سب کھا سکیں بکری نے اس تجویز پر کہا ساتھیو گھاس کا گٹّھا ایک ہے اور کھانے والے ہم تین ہیں اگر اس کے حصّے کیے گئے تو ہم میں سے کسی کا پیٹ نہیں بھرے گا مناسب یہ ہے کہ ہم میں سے جس کی عمر زیادہ ہو یہ گٹّھا اسے کھانے کے لیے دیا جائے ہمارے مذہب کی بھی یہی تعلیم ہے کہ بزرگوں کو مقدم رکھو لہٰذا اے ساتھیو اب ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی عمر بتائے اور جو سب سے زیادہ عمر رسیدہ ہو وہ اس گھاس کا حق دار ٹھہرے اور اس کے سوا اور کوئی نہ کھائے اونٹ اور بیل نے بکری کی اس تجویز کو پسند کیا وہ بولے ٹھیک ہے سب سے پہلے تم اپنی عمر بیان کرو کہ کتنی ہے بکری نے کہا سنو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں میری چراگاہ وہ جگہ تھی جہاں حکم خداوندی سے وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لائے تھے سبحان اللہ بیل نے کہا پھر میں تجھ سے عمر میں بڑا ہوں کیونکہ میں اس جوڑی کا ایک بیل ہوں جسے آدم علیہ السلام نے پہلی بار ہل چلانے کے لیے جوتا تھا اونٹ نے جب بیل اور بکری کی زبانی ان کی عمریں سنیں تو اپنی لمبی گردن آگے بڑھائی اور گھاس کا وہ گٹھا ہڑپ کرنے کے بعد بولا ساتھیو مجھے اپنا سن پیدائش یاد رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہاں مجھے یہ ضرور یاد ہے کہ میرا سن پیدائش اور گردن دونوں خاصے بڑے ہیں

اُٹھائی گیر

ا۔ درج ذیل اشعار میں حالیؔ نے محاورات کا خوبی سے استعمال کیا ہے۔ محاورات پہچانیں اور بتائیں کہ شاعر نے انھیں کن مفہوم میں استعمال کیا ہے۔

موجزن دل میں ہیں یاں خون کے دریا اے چشم	محاورہ : ....
دیکھنا ابر سے آنکھیں نہ چُرانا ہرگز	مفہوم: ....
روئی تو آٹھ آٹھ آنسو اور پپیجا دل نہ ایک	محاورہ : ....
نکلے موتی تیرے سب اے چشمِ گوہر بار ہیچ	مفہوم: ....
یا رب نگاہِ بد سے چمن کو بچائیو	محاورہ : ....
بلبل بہت ہے دیکھ کے پھولوں کو باغ باغ	مفہوم: ....
بادِ صبا گئی پھونک کیا جانے کان میں	محاورہ : ....
پُھولے نہیں سماتے غنچے جو پیرہن میں	مفہوم: ....
اس باغ کی خزاں نے کچھ خاک سی اُڑا دی	محاورہ : ....
فصلِ بہار گویا آئی نہ تھی چمن میں	مفہوم: ....
ہو گرجتے جس قدر اتنے برستے تم نہیں	محاورہ : ....
اے فصیحو! ہے یہ سب گفتارِ بے کردار ہیچ	مفہوم: ....

ضامن

درج ذیل جملوں کی تلخیص کریں۔

۱۔ کوئلے کی کان میں کام کرنے والوں نے کام کی رفتار تیز کر دی۔

....

۲۔ جج نے انصاف سے کام لیا اور قتل کرنے والے کو پھانسی کی سزا دے دی۔

....

۳۔ شہرت رکھنے والی اور تصویر بنانے والی خاتون نے اپنی نئی تصاویر کی نمائش لگائی۔

....

۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اناج کی کمی کے دنوں میں غریبوں میں مفت اناج تقسیم کیا۔

....

۵۔ مناہل کو زیادہ بولنے کی بیماری ہے، وہ دوسروں کو بولنے کا موقع نہیں دیتی۔

....

۶۔ عزیز کو کتابیں پڑھنے کا شوق ہے۔ اس کے گھر میں کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔

....

۷۔ کھیل میں اپنا مقام بنانے کے لیے کھیلنے والے کو سخت جسمانی محنت کرنی پڑتی ہے۔

....

۸۔ دوسروں کے دکھ درد میں شریک رہنے کی وجہ سے لوگ اسے بہت پسند کرتے ہیں۔

....

۹۔ اس بات سے انکار نہیں ہے کہ اچھی نیت سے محنت کی جائے تو انسان کو کبھی مایوسی کا شکار نہیں ہونا پڑتا۔

....

۱۰۔ ٹی وی کے ڈرامے کو روک روک کر بہت سے اشتہار دکھائے جاتے ہیں۔ اس سے ڈرامے میں دلچسپی قائم نہیں رہتی۔

....

باب سوم : ادب (حصہ نظم)

حمد

۱۔ درج ذیل اشارات کی مدد سے معما حل کریں۔

۷ ف	ر	ق	۴ م	س	ب	غ	۸ ح
گ	ل	ط	ز	ع	ل	ق	ر
۱ ب	ے	۳ ن	ی	ا	ز	ن	ص
پ	گ	ا	ژ	ش	م	ز	ف
ے	ڑ	ا	ٹ	ی	ک	ق	ز
۶ گ	س	ہ	پ	۵ ص	ا	ن	ع
ح	م	ل	چ	ڈ	ع	ی	ل
۲ ن	ا	ف	ر	م	ا	ن	ی

۱۔ صمد اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ .... (مترادف لکھیں)
۲۔ امیر کی اطاعت فرض ہے۔ .... (متضاد لکھیں)
۳۔ محکمۂ زکوٰۃ میں ملازمت کے اہل دیانت دار افراد ہی ہو سکتے ہیں۔ .... (سابقہ بنائیں)
۴۔ اللہ تعالیٰ نے حامد صاحب کو نیک اولاد سے سرفراز کیا ہے۔ .... (معانی لکھیں)
۵۔ اس کائنات کا خالق اور تمام مخلوقات کا کارساز اللہ جلِ شانہٗ ہے۔ .... (مترادف لکھیں)
۶۔ دانیہ مطالعہ میں اتنی محو ہے کہ اسے میری آمد کا احساس نہیں ہوا۔ .... (معانی لکھیں)
۷۔ ہمارا دین امیر اور غریب میں کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ .... (مترادف لکھیں)
۸۔ جو شخص آز کو اپنے معاملات سے نکال دے وہی بامراد ہوتا ہے۔ .... (معانی لکھیں)

حمد

معمّا

۱۔ درج ذیل معمّے میں ایسے الفاظ پوشیدہ ہیں جن کی مدد سے سابقے بنائے جا سکتے ہیں۔ نیچے دیے گئے ارکان کے مطابق تین تین سابقے چنیں، انھیں دی گئی جگہ پر لکھیں اور چوتھا سابقہ خود بنائیں۔

پ	ض	ب	ن	د	ع	پ	ا
ی	ی	پ	ٹ	ر	ک	و	چ
چ	ح	ا	ر	ج	و	ش	ک
ر	ف	ت	د	د	س	ن	ی
ب	گ	ڈ	ل	ہ	ہ	م	ق
ا	م	ا	م	ب	ج	ل	ی
ز	ث	س	ر	ز	م	ی	ن
ا	ن	د	ا	ز	ط	گھ	ٹ

پا : پا: بند = پابند ....

پاک : ....

پر : ....

پس : ....

پیش : ....

پن : ....

نعت

اسوۂ حسنہ

١۔ درج ذیل عبارت پڑھیں اور اس میں سے اسوۂ حسنہ کی مثال چُن کر نیچے دیے گئے کالم میں لکھیں۔

غزوۂ خندق کے موقع پر دعوتِ حق پیش کرنے والوں کے راستہ میں پیش آنے والی ساری مشکلات اور آلام و مصائب پوری شدّت کے ساتھ رونما ہو گئے۔ دشمن سارے عرب کو ساتھ لے کر آ دھمکا ہے۔ یہ حملہ اتنا اچانک ہوا ہے کہ اس کو پسپا کرنے کے لیے جس تیاری کی ضرورت ہے اس کے لیے خاطر خواہ وقت نہیں ہے۔ تعداد کم ہے۔ سامانِ رسد کی اتنی قلّت ہے کہ کئی کئی وقت فاقہ کرنا پڑتا ہے۔ مدینہ کے یہودیوں نے عین وقت پر دوستی کا معاہدہ توڑ دیا ہے۔ اُن کی غداری کے باعث حالات مزید پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ دشمن سیلاب کی طرح بڑھا چلا آ رہا ہے۔ اُس کے پہنچنے سے قبل مدینہ طیبّہ کی مغربی سمت کو خندق کھود کر محفوظ بنا دینا از حد ضروری ہے۔

ان حالات میں سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دوش بدوش موجود ہیں۔ خندق کھودنے کا موقع آتا ہے تو ایک عام سپاہی کی طرح خندق کھودنے لگتے ہیں۔ مٹّی اُٹھا اُٹھا کر باہر پھینک رہے ہیں۔ دوسرے مجاہدین کی طرح فاقہ کشی کی تکلیف بھی برداشت فرما رہے ہیں۔ اگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے شکم پر ایک پتّھر باندھ رکھا ہے تو رسالت مآب ﷺ کے شکمِ مبارک پر دو دو پتّھر بندھے دکھائی دیتے ہیں۔ مہینہ بھر سخت سردی میں میدانِ جنگ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دن رات قیام فرما ہیں۔ دشمن کے لشکرِ جرار کو دیکھ کر بھی پریشان نہیں ہوتے۔ بنو قریظہ کی عہد شکنی کا علم ہوتا ہے تب بھی جبینِ مبارک پر شکن نمودار نہیں ہوتی۔ منافقین طرح طرح کی حیلہ سازیوں سے میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنے لگتے ہیں تب بھی آپ ﷺ کو پریشانی نہیں ہوتی۔ ان تمام ناگفتہ بہ حالات میں عزم و استقامت کا پہاڑ بنے کھڑے ہیں۔ قدم قدم پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی دلجوئی فرما رہے ہیں۔ جنگی اور سیاسی خطوط پر ایسی تدابیر اختیار فرماتے ہیں کہ دشمن آپس میں ٹکرا جاتا ہے۔ حملہ آوروں میں پھوٹ پڑ جاتی ہے اور وہ محاصرہ اُٹھا کر ایک دوسرے پر غداری اور عہد شکنی کا الزام لگا کر بھاگ جاتا ہے۔ ایک ماہ کا یہ عرصہ ایسا ہے جس میں محبوبِ رب العالمین ﷺ کی سیرتِ طیبّہ کے تمام پہلو پوری آب و تاب سے چمک اُٹھتے ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی کا نمونہ ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنا ہماری دینی اور دنیاوی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

۲۔ عبارت میں سے آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے متعلق مطلوبہ معلومات چُن کر نیچے دیے گئے کالم میں درج کریں۔

آپ ﷺ کا اخلاق	
آپ ﷺ کا طرزِ عمل	
آپ ﷺ کا منافقین سے رویہ	
آپ ﷺ کی جنگی حکمت عملی	

۳۔ آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے رویّے کا جائزہ لیں کہ آپ مشکل حالات میں کیا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں؟

۴۔ ایک مکمل شخصیت بننے کے لیے آپ اپنی ذات میں حضرت محمد ﷺ کی اسوۂ حسنہ کیسے شامل کریں گے؟

۵۔ اسوۂ حسنہ کے حوالے سے طلبا کو نعتیہ اشعار کے فلیش کارڈ دیں اور طلبا سے جوڑی میں کام کرائیں۔ ان اشعار میں حضرت محمد ﷺ کی کیا خوبیاں بیان کی گئی ہیں، نکات کی شکل میں تیار کروا کر جماعت میں پیش کریں۔

ذوقِ ایمانی چراغِ صبح کی صورت میں تھا
آپ آئے تو ہوئی دائم جہاں میں روشنی

یوں لہرایا علم وحدت کا تُو نے
ہوئے سب کفر کے پرچم خمیدہ

سلام اس پر کہ جس نے علم کی مشعل جلائی ہے
سلام اس پر کہ جس سے کوئی بہتر ہو نہیں سکتا

۶۔ درج ذیل اقوال کو آپ اپنی زندگی میں کس طرح شامل کریں گے؟

- دنیا کی محبت گناہوں کی جڑ ہے۔
- امامِ عادل کا ایک دن، ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔
- جس طرح خار دار درخت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا سوائے کانٹوں کے، اسی طرح امرا کی صحبت سے سوائے گناہ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
- مومن میں دو باتیں جمع نہیں ہوسکتیں، بخل اور بد خلقی
- ہر شخص کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

نظم: وطن کا نشان

تفہیم

ا۔ درج ذیل عبارت کا خاموش مطالعہ کریں۔اس عبارت میں سے مصدر اور حاصل مصدر تلاش کر کے نیچے دیے گئے کالم میں درج کریں۔

انسان جسم اور روح سے بنا ہے۔ جب تک جسم اور روح دونوں ٹھیک رہیں انسان تندرست رہتا ہے اور اس کا شمار قابلِ احترام افراد میں کیا جاتا ہے۔ اس میں کام کرنے کی صلاحیت اور خوب سے خوب تر کام کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا رہتا ہے۔ لیکن جب انسان جسمانی طور پر بیمار ہوجاتا ہے تو وہ سست پڑ جاتا ہے اور اس کے کام میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔مگر جب روح بیمار ہو جائے تو اس کی بیماری لوگوں پر ظاہر نہیں ہوتی۔ روح کی بہت سی بیماریاں ہیں ان میں حسد، بغض ،تکبّر ، ریاکاری اور خوشامد شامل ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی بیماری انسان کو لگ جائے تو وہ اخلاقی طور پر پست اور روحانی طور پر ختم ہو جاتا ہے۔خوشامد روح کی بیماریوں میں سے مہلک ترین بیماری ہے۔خوشامد کسی شخص کی بے جا تعریف اور ناجائز حوصلہ افزائی سے جنم لیتی ہے۔ انسان میں فطری طور پر اپنی تعریف سُننے کا جذبہ ہوتا ہے۔ انسان جب اس بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے علم نہیں ہوتا کہ وہ اس مرض کا شکار ہو چکا ہے۔ پہلے پہل تو وہ اپنی تعریف خود کرتا ہے پھر دوسروں سے اس کی توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی اس کی تعریف کریں۔ پھر وہ شخص ایسے لوگوں کو اپنے اردگرد جمع کرنا شروع کر دیتا ہے جو اس کی خواہ مخواہ تعریف کریں۔ اس سے خوشامدیوں کا گروہ پیدا ہو جاتا ہے۔خوشامد انسان کو اچھّے اور بُرے ، جائز اور ناجائز کی تمیز سے محروم کر دیتی ہے۔

اس کے خوشامدی دوست اس کی کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر غلط مشورے دیتے ہیں اور مستحق لوگوں کے ساتھ ناانصافی کروا کے غیر مناسب کام کرا لیتے ہیں جو اخلاقی اور مذہبی طور پر بہت بڑی بُرائی ہے۔ وہ اسے مشکل وقت میں تنہا چھوڑ جاتے ہیں۔عقل مندوں کو چاہیے کہ وہ خوشامد کے مرض سے بچیں۔ اپنے اعمال اور کردار کا جائزہ لیتے رہیں۔ اپنے دوستوں پر نظر رکھیں کہ کہیں ان میں کوئی خوشامدی گُھسا تو نہیں بیٹھا۔خوشامد معاشرتی ناسور ہے اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہمارا اخلاقی اور دینی فریضہ ہے۔

حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر	مصدر

۲۔ ان نکات کی فہرست بنائیں جن سے خوشامد ظاہر ہوتی ہو۔

۳۔ اپنے خوشامدی دوست کے کردار کا جائزہ لیں اور اس کی اصلاح کے لیے تجاویز تیار کریں۔

نظم: ہمدردی

ا۔ درج ذیل فقرات میں سے جملے چُن کر درست کالم میں لکھیں اور ان کی اصلاح کریں۔

وہ بڑا لا پرواہ ہے۔ اُس نے اپنے اُلّو کو سیدھا کیا ہے۔آپ کب واپس لوٹیں گے؟ جھوٹ مارنا اس کی عادت ہے۔ اس دروازوں کو بند کر دو۔ بچّے نئ کھیل پسند کرتے ہیں۔ اُس نے میری بات کو سُن لیا۔ یہ سالن بڑا مزہ دار ہے۔ مہنگائی سے غریب فاقے مر رہے ہیں۔لڑکیاں سبق یاد کر رہیں تھیں۔ نیا نو دن پرانا کئی دن۔ کانوں کو کھول کر سنو، سر اُٹھا کر چلو۔ آج دو آدمیوں میں خوب جنگ ہوا۔ میں نے تو بات کرنی تھی۔ آؤ آؤ تشریف رکھو۔ وہ حجامت کروا رہا ہے۔ لوگ کھیل دیکھ کر ہکے بکے رہ گئے۔ آپ زیادہ اسرار نہ کریں۔

غلط فقرات (املا)	درست فقرات (املا)	غلط فقرات (اِمالہ)	درست فقرات (اِمالہ)
غلط فقرات (تذکیر و تانیث)	درست فقرات (تذکیر و تانیث)	غلط فقرات (حروف)	درست فقرات (حروف)
غلط فقرات (زائد الفاظ)	درست فقرات (زائد الفاظ)	غلط فقرات (غلط عام)	درست فقرات (غلط عام)
غلط فقرات (روزمرہ)	درست فقرات (روزمرہ)	غلط فقرات (مطابقت)	درست فقرات (مطابقت)
غلط فقرات (واحد جمع)	درست فقرات (واحد جمع)		

نظم : دو بہرے

١۔ درج ذیل عبارت میں موزوں علاماتِ اوقاف استعمال کریں اور دی گئی جگہ یا اپنی کاپی میں دوبارہ لکھیں۔

ایک سیدھا سادا دیہاتی شہر آیا شہر میں گھومتا پھرتا جب شام کو واپس گاؤں جانے لگا تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ میں گھر والوں کے لیے شہر کا کوئی تحفہ لے لوں اسے مٹھائی کی دکان نظر آئی دکان پر حلوائی بیٹھا ہوا تھا دیہاتی نے اس سے مٹھائی کے دام پوچھے کہ گلاب جامن کتنے روپے کلو ہیں ناریل کی مٹھائی کیسی ہے کیا یہ تازہ ہے حلوائی کے جواب سے مطمئن ہو کر اس نے دو کلو مٹھائی تولنے کے لیے کہا حلوائی نے اس کی من پسند مٹھائی تول دی لیکن وزن کرتے ہوئے ڈنڈی ماری دیہاتی خاموشی سے یہ سب دیکھتا رہا پھر اس نے کہا تم نے مٹھائی کم دی ہے حلوائی نے جواب دیا کہ میں نے تو تمھارے فائدے کے خیال سے مٹھائی کم تولی ہے تاکہ تمھیں وزن اٹھانے میں تکلیف نہ ہو کیونکہ تمھیں بہت دور تک جانا ہے دیہاتی نے یہ سن کر خاموشی سے مٹھائی لی اور اسے پیسے ادا کر دیے حلوائی نے پیسے گنے تو وہ کم نکلے اس نے شور مچا دیا دیہاتی بھائی تم نے پیسے کم دیے ہیں دیہاتی نے سادگی سے جواب دیا تاکہ تمھیں پیسے گننے کی مشقت سے بچالوں میں نے بھی تمھارا بوجھ کم کر دیا ہے حلوائی دیہاتی کی بات سن کر لاجواب ہو گیا دیہاتی نے مسکراتے ہوئے اپنے گاؤں کی راہ لی۔

....

....

....

....

....

....

....

جزو دوم

لکھنا

ا۔ درج ذیل عبارت بغور دیکھیں اور بتائیں پیراگراف کیوں ضروری ہیں؟

ایک ایسے ہی سفر کا حال ہمیں ایک دانشور جناب حسن معز الدین اکثر سنایا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب قائد اعظم کے سفر کا پروگرام طے ہوا تو ہم ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے اپنے گھروں سے پیدل اسٹیشن روانہ ہو گئے اس وقت ہم دسویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ پٹیالہ ایک چھوٹا اسٹیشن تھا ٹرین زن سے ہمارے سامنے سے گزر گئی۔ قائد کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے جمع ہونے والے حسرت سے گاڑی کو نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھتے رہ گئے۔ قائد اعظم سے ملاقات کیسے ہو؟ کسی نے بتایا کہ یہ ٹرین انبالہ ٹھہرتی ہے۔ تو حسن صاحب کے جوان خون نے جوش مارا کہ کیوں نا ہم انھیں وہاں مل لیں۔ یہ فوری فیصلے کا وقت تھا، زندگی میں قائد اعظم سے ملاقات کا موقع کبھی نصیب ہو گا یا نہیں؟ حسن صاحب نے فوراً اپنی جیبیں ٹٹولیں تو اتنی رقم نہ نکلی کہ وہ ٹکٹ خرید لیتے۔ انھوں نے اپنے دوستوں سے مشورہ کیا۔ ان کے دوستوں نے بھی اپنی جیبیں الٹ ڈالیں کل ملا کر اتنی ہی رقم بنی کہ ان میں سے ایک فرد ہی قائد اعظم سے مل سکتا تھا۔ حسن معز الدین کا شوق دیکھ کر دوستوں نے فیصلہ کیا کہ انھیں قائد اعظم سے ملاقات کے لیے جانا چاہیے۔ چنانچہ دوستوں نے دوڑ بھاگ کر کے ان کا ٹکٹ لیا اور انھیں اگلی ٹرین میں سوار کرا دیا۔ خوش نصیبی سے انبالہ کے اسٹیشن پر ان کی ملاقات قائداعظم سے ہو گئی۔ اپنے رہنما کو اتنے قریب دیکھ کر وہ ان کی خوشی کا ٹھکانا نہ تھا۔ قائد اعظم نے مسکرا کر ان سے مصافحہ کیا اور ان کا حال پوچھا۔ حسن معز الدین اس ملاقات کو اپنی زندگی کا بہترین وقت سمجھتے تھے۔ انھیں قائد اعظم سے انتہائی عقیدت تھی۔ چنانچہ آزادی کے بعد وہ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ آزادی کے پینسٹھ برس گزرنے کے بعد بھی انھیں یہ واقعہ ایسے یاد تھا گویا کل ہی پیش آیا ہو اور یہ کہ انھوں نے ابھی ابھی قائد اعظم سے مصافحہ کیا ہے۔ اس ملاقات نے حسن معز الدین صاحب کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ انھوں نے قائد اعظم کی زندگی کے اصولوں کام، کام اور صرف کام کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنائے رکھا۔ انھوں نے مختلف شعبوں میں ملک کی خدمت کی اور کئی کتابیں تصنیف کیں۔ جب بھی قائد اعظم کا ذکر ہوتا تھا حسن صاحب اپنی ملاقات کا واقعہ ضرور سناتے اور سامعین کو قائد اعظم کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔

۲۔ مندرجہ بالا عبارت کے پیراگراف بنا کر نیچے دی گئی جگہ پر لکھیں۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

تصویری کہانی لکھنا

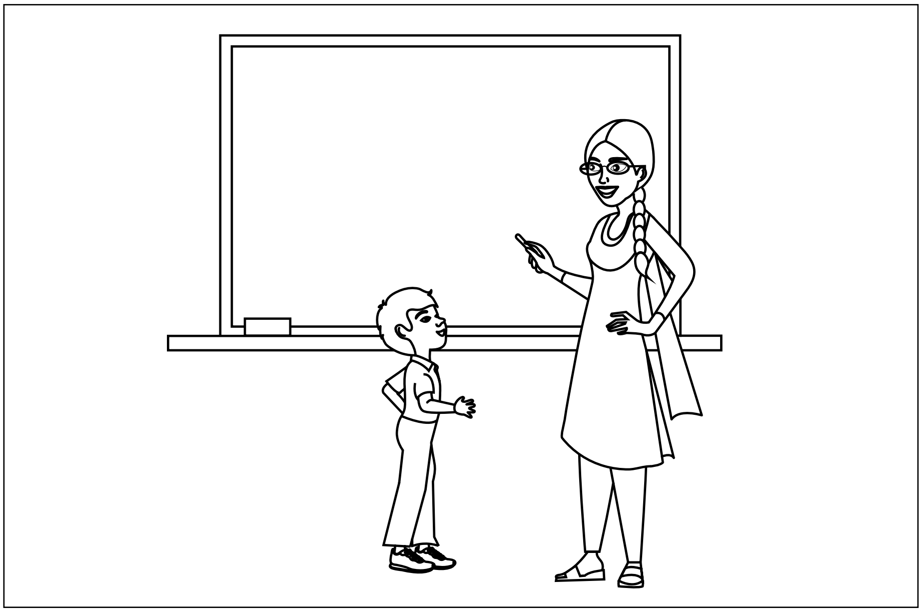

....

....

....

....

گم شدہ پین

متشابہ الفاظ

ایک کاہل کسان بیل کو ہل میں جوت کر کھیت ہموار کر رہا تھا کہ زمین میں دبے ایک بڑے پتھر سے ٹکرا کر ہل ٹوٹ گیا۔ وقت کم تھا اور کسان کے پاس اس مسئلے کا کوئی حل نہ تھا۔ اس نے پانی سے بھری مشک اپنے بیل پر لادی اور خود ٹوٹے ہوئے ہل کو گھسیٹتا ہوا گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ کیونکہ اُسے وزن اٹھانے کی مشق نہیں تھی اس لیے وہ ذرا سے دور چل کر بُری طرح ہانپ گیا۔ گھر جلدی پہنچنے جانے کے خیال سے اس نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا۔ یہ راستہ چھوٹا تھا لیکن اس راستے میں ایک نالا پڑتا تھا۔ بیل تو نالے سے پار ہو گیا لیکن کاہل کسان ہل کا بوجھ نہ سہار سکا اور نالے میں گر گیا اور ہل کے نیچے بری طرح سے دب گیا۔ اس نے چیخ و پکار مچائی اور مدد کے لیے لوگوں کو پکارنا شروع کر دیا مگر کسی نے اس کے نالہ وفریاد پر کان نہ دھرا۔ دراصل وہ دوسروں کا بار اٹھانے سے کترایا کرتا تھا اور اس نے کئی بار لوگوں کی مدد سے صاف انکار کر دیا تھا۔ اس وجہ سے آج کوئی بھی اس کی مدد کو نہ آیا۔ اتفاق سے ایک اجنبی مسافر کا وہاں سے گذر ہوا۔ اس نے نالے میں اتر کر کسان کو اس مشکل سے نکالا۔ کاہل کسان کو اپنے کیے کی سزا مل گئی تھی اسے اپنے غلطی کا احساس ہوگیا تھا۔ اُس نے آئندہ دوسروں کی مدد کرنے کا تہیہ کر لیا۔

....	....	....	....
....	....	....	....
....	....	....	....
....	....	....	....
....	....	....	....
....	....	....	....

گم شدہ پین

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک اونٹ، بیل اور بکری مل کر جنگل میں سے گزر رہے تھے۔ یکا یک ان کی نظریں گھاس کے ایک گٹھے پر پڑیں جو سر راہ پڑا ہوا تھا۔ گھاس کا گٹّھا دیکھ کر تینوں چوپائے رک گئے۔ انھوں نے طے کیا کہ اس کے تین حصّے کر لیے جائیں تا کہ سب کھا سکیں۔ بکری نے اس تجویز پر کہا:

”ساتھیو! گھاس کا گٹّھا ایک ہے اور کھانے والے ہم تین ہیں، اگر اس کے حصّے کیے گئے تو ہم میں سے کسی کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ مناسب یہ ہے کہ ہم میں سے جس کی عمر زیادہ ہو یہ گٹّھا اسے کھانے کے لیے دیا جائے۔ ہمارے مذہب کی بھی یہی تعلیم ہے کہ بزرگوں کو مقدم رکھو۔ لہٰذا اے ساتھیو! اب ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی عمر بتائے اور جو سب سے زیادہ عمر رسیدہ ہو وہ اس گھاس کا حق دار ٹھہرے اور اس کے سوا اور کوئی نہ کھائے۔“

اونٹ اور بیل نے بکری کی اس تجویز کو پسند کیا۔ وہ بولے ٹھیک ہے سب سے پہلے تم اپنی عمر بیان کرو کہ کتنی ہے۔

بکری نے کہا: ”سنو! حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں میری چراگاہ وہ جگہ تھی جہاں حکم خداوندی سے وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لائے تھے۔“

”سبحان اللہ“ بیل نے کہا، ” پھر میں تجھ سے عمر میں بڑا ہوں کیونکہ میں اس جوڑی کا ایک بیل ہوں جسے آدم علیہ السلام نے پہلی بار ہل چلانے کے لیے جوتا تھا۔“

اونٹ نے جب بیل اور بکری کی زبانی ان کی عمریں سُنیں تو اپنی لمبی گردن آگے بڑھائی اور گھاس کا وہ گٹّھا ہڑپ کرنے کے بعد بولا، ”ساتھیو! مجھے اپنا سن پیدائش یاد رکھنے کی ضرورت ہی نہیں، ہاں مجھے یہ ضرور یاد ہے کہ میرا سن پیدائش اور گردن دونوں خاصے بڑے ہیں۔“

حل شدہ ورک شیٹ نمبر: ۱۲

اُٹھائی گیر

۱۔ درج ذیل اشعار میں حالیؔ نے محاورات کا خوبی سے استعمال کیا ہے۔محاورات پہچانیں اور بتائیں کہ شاعر نے انھیں کن مفہوم میں استعمال کیا ہے۔

موجزن دل میں ہیں یاں خون کے دریا اے چشم	محاورہ: آنکھیں چُرانا
دیکھنا ابر سے آنکھیں نہ چرانا ہرگز	مفہوم : مقابلہ کرنے سے گھبرانا نہیں
روئی تو آٹھ آٹھ آنسو اور پسیجا دل نہ ایک	محاورہ : آٹھ آٹھ آنسو رونا
نکلے موتی تیرے سب اے چشم گوہر بار ہیچ	مفہوم: زار و قطار رونے کا بھی فائدہ نہ ہوا
یا رب نگاہِ بد سے چمن کو بچائیو	محاورہ : باغ باغ ہونا
بلبل بہت ہے دیکھ کے پھولوں کو باغ باغ	مفہوم : زیادہ خوش ہونے سے بری نظر نہ لگ جائے
بادِ صبا گئی پھونک کیا جانے کان میں	محاورہ : پھولے نہ سمانا
پھولے نہیں سماتے غنچے جو پیرہن میں	مفہوم : راز کی بات نے خوشی سے بے قابو کر دیا
اس باغ کی خزاں نے کچھ خاک سی اُڑا دی	محاورہ : خاک اُڑانا
فصلِ بہار گویا آئی نہ تھی چمن میں	مفہوم : موسم خزاں نے چمن کو اُجاڑ دیا
ہو گرجتے جس قدر اتنے برستے تم نہیں	محاورہ: جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں
اے فصیحو! ہے یہ سب گفتارِ بے کردار ہیچ	مفہوم : قول و فعل میں تضاد ہو تو نصیحت بے فائدہ ہے

ضامن

۱۔ درج ذیل جملوں کی تلخیص کریں۔

۱۔ کوئلے کی کان میں کام کرنے والوں نے کام کی رفتار تیز کر دی۔

- کان کنوں نے کام میں اضافہ کر دیا۔

۲۔ جج نے انصاف سے کام لیا اور قتل کرنے والے کو پھانسی کی سزا دے دی۔

- جج نے قاتل کو سخت سزا دے کر انصاف کیا۔

۳۔ شہرت رکھنے والی اور تصویر بنانے والی خاتون نے اپنی نئی تصاویر کی نمائش لگائی۔

- معروف مصوّرہ نے اپنی نئی تصاویر کی نمائش لگائی۔

۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اناج کی کمی کے دنوں میں غریبوں میں مفت اناج تقسیم کیا۔

- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قحط کے دنوں میں غربا میں مفت غلّہ بانٹا۔

۵۔ مناہل کو زیادہ بولنے کی بیماری ہے وہ دوسروں کو بولنے کا موقع نہیں دیتی۔

- مناہل انتہائی باتونی اور خود غرض ہے۔

۶۔ عزیز کو کتابیں پڑھنے کا شوق ہے اس کے گھر میں کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔

- عزیز کو مطالعہ کا شوق ہے اس کے گھر میں ایک لائبریری ہے۔

۷۔ کھیل میں اپنا مقام بنانے کے لیے کھیلنے والے کو سخت جسمانی محنت کرنی پڑتی ہے۔

- کھلاڑی کو نمایاں مقام حاصل کرنے کے جانفشانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

۸۔ دوسروں کے دکھ درد میں شریک رہنے کی وجہ سے لوگ اسے بہت پسند کرتے ہیں۔

- اپنی ہمدردانہ طبیعت کی وجہ سے وہ لوگوں کا پسندیدہ ہے۔

۹۔ اس بات سے انکار نہیں ہے کہ اچّھی نیت سے محنت کی جائے تو انسان کو کبھی مایوسی کا شکار نہیں ہونا پڑتا۔

- صدقِ دل سے کی جانے والی محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

۱۰۔ ٹی وی کے ڈرامے کو روک روک کر بہت سے اشتہار دکھائے جاتے ہیں اس سے ڈرامے میں دلچسپی قائم نہیں رہتی۔

- ٹیلیویژن کے ڈرامے کے درمیان اشتہارات کی بھرمار ڈرامے کا مزا کرکرا کر دیتی ہے۔

رہنمائے اساتذہ : شاہین

حل شدہ ورک شیٹ نمبر ۱۴

باب سوم : ادب (حصّہ نظم)

حمد

۱۔ درج ذیل اشارات کی مدد سے معمّا حل کریں۔

۷ ف	ر	ق	م				۸ ح
				ع			ر
۱ ب	ے	۳ ن	ی	ا	ز		ص
		ا				ز	
		ا					
۶ گ		ہ		۵ ص	ا	ن	ع
	م	ل					
۲ ن	ا	ف	ر	م	ا	ن	ی

۱۔ صمد اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ بے نیاز (مترادف لکھیں)

۲۔ امیر کی اطاعت فرض ہے۔ نافرمانی (متضاد لکھیں)

۳۔ محکمہ زکوٰۃ میں ملازمت کے اہل دیانت دار افراد ہی ہو سکتے ہیں۔ نا اہل (سابقہ بنائیں)

۴۔ اللہ تعالیٰ نے حامد صاحب کو نیک اولاد سے سرفراز کیا ہے۔ معزز (معانی لکھیں)

۵۔ اس کائنات کا خالق اور تمام مخلوقات کا کارساز اللہ جل شانہ ہے۔ صانع (مترادف لکھیں)

۶۔ دانیہ مطالعہ میں اتنی محو ہے کہ اسے میری آمد کا احساس نہیں ہوا۔ گم (معانی لکھیں)

۷۔ ہمارا دین امیر اور غریب میں کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ فرق (مترادف لکھیں)

۸۔ جو شخص آز کو اپنے معاملات سے نکال دے وہی بامراد ہوتا ہے۔ حرص (معانی لکھیں)

رہنمائے اساتذہ: شاہین

حل شدہ ورک شیٹ نمبر ۱۵

حمد

معما

ا۔ درج ذیل معمّے میں ایسے الفاظ پوشیدہ ہیں جن کی مدد سے سابقے بنائے جا سکتے ہیں۔ نیچے دیے گئے ارکان کے مطابق تین تین سابقے چنیں انھیں دی گئی جگہ پر لکھیں اور چوتھا سابقہ خود بنائیں۔

پ	ض	ب	ن	د	ع	پ	ا
ی	ی	پ	ٹ	ر	ک	و	چ
چ	ح	ا	ر	ج	و	ش	ک
ر	ف	ت	د	د	س	ن	ی
ب	گ	ڈ	ل	ہ	ہ	م	ق
ا	م	ا	م	ب	ج	ل	ی
ز	ث	س	ر	ز	م	ی	ن
ا	ن	د	ا	ز	ط	گھ	ٹ

پا :	پوش	بند	پیادہ
پاک :	دل	سرزمین	باز
پر :	جوش	رونق	پیچ
پس :	پردہ	پا	انداز
پیش :	امام	کش	رفت
پن :	چکی	گھٹ	بجلی

نعت

اسوۂ حسنہ

ا۔ درج ذیل عبارت پڑھیں اور اس میں سے اسوۂ حسنہ چُن کر نیچے دیے گئے کالم میں لکھیں۔

غزوۂ خندق کے موقع پر دعوتِ حق پیش کرنے والوں کے راستہ میں پیش آنے والی ساری مشکلات اور آلام و مصائب پوری شدت کے ساتھ رونما ہو گئے۔ دشمن سارے عرب کو ساتھ لے کر آ دھمکا ہے۔ یہ حملہ اتنا اچانک ہوا ہے کہ اس کو پسپا کرنے کے لیے جس تیاری کی ضرورت ہے اس کے لیے خاطر خواہ وقت نہیں ہے۔ تعداد کم ہے۔ سامانِ رسد کی اتنی قلت ہے کہ کئی کئی وقت فاقہ کرنا پڑتا ہے۔ مدینہ کے یہودیوں نے عین وقت پر دوستی کا معاہدہ توڑ دیا ہے۔ اُن کی غداری کے باعث حالات مزید پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ دشمن سیلاب کی طرح بڑھا چلا آ رہا ہے۔ اُس کے پہنچنے سے قبل مدینہ طیبّہ کی مغربی سمت کو خندق کھود کر محفوظ بنا دینا از حد ضروری ہے۔

ان حالات میں سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دوش بدوش موجود ہیں۔ خندق کھودنے کا موقع آتا ہے تو ایک عام سپاہی کی طرح خندق کھودنے لگتے ہیں۔ مٹّی اُٹھا اُٹھا کر باہر پھینک رہے ہیں۔ دوسرے مجاہدین کی طرح فاقہ کشی کی تکلیف بھی برداشت فرما رہے ہیں۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شکم پر ایک پتّھر باندھ رکھا ہے تو رسالت مآب ﷺ کی شکمِ مبارک پر دو دو پتّھر بندھے دکھائی دیتے ہیں۔ مہینہ بھر سخت سردی میں میدانِ جنگ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دن رات قیام فرما ہیں۔ دشمن کے لشکرِ جرار کو دیکھ کر بھی پریشان نہیں ہوتے۔ بنو قریظہ کی عہد شکنی کا علم ہوتا ہے تب بھی جبینِ مبارک پر شکن نمودار نہیں ہوتی۔ منافقین طرح طرح کی حیلہ سازیوں سے میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنے لگتے ہیں تب بھی آپ ﷺ کو پریشانی نہیں ہوتی۔ ان تمام ناگفتہ بہ حالات میں عزم و استقامت کا پہاڑ بنے کھڑے ہیں۔ قدم قدم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دلجوئی فرما رہے ہیں۔ جنگی اور سیاسی خطوط پر ایسی تدابیر اختیار فرماتے ہیں کہ دشمن آپس میں ٹکرا جاتا ہے۔ حملہ آوروں میں پھوٹ پڑ جاتی ہے اور وہ محاصرہ اُٹھا کر ایک دوسرے پر غداری اور عہد شکنی کا الزام لگا کر بھاگ جاتا ہے۔ ایک ماہ کا یہ عرصہ ایسا ہے جس میں محبوب رب العالمین ﷺ کی سیرتِ طیبّہ کے تمام پہلو پوری آب و تاب سے چمک اُٹھتے ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی کا نمونہ ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنا ہماری دینی اور دنیاوی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ (ضیاء القران جلد ۴ صفحہ ۳۴۔۳۳)

۲۔ عبارت میں سے آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے متعلق مطلوبہ معلومات چُن کر نیچے دیے گئے کالم میں درج کریں۔

آپ ﷺ کا اخلاق	صحابہ کی دلجوئی کرنا اورعزم استقامت کا مظاہرہ کرنا
آپ ﷺ کا طرزِعمل	عام سپاہی کی طرح خندق کھودنا اور مٹّی باہر پھینکنا، فاقہ کرنا، سخت سردی میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ قیام کرنا
آپ ﷺ کا منافقین سے رویہ	منافقین کی حیلہ سازی اور فرار پر بھی پریشانی ظاہر نہ کرنا
آپ ﷺ کی جنگی حکمتِ عملی	ایسی حکمت عملی اختیار کرنا جو دشمن میں پھوٹ ڈالے اور وہ بغیر لڑے راہِ فرا اختیار کر جائے۔

۳۔ آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے رویّے کا جائزہ لیں کہ آپ مشکل حالات میں کیا طرزِعمل اختیار کرتے ہیں؟

۴۔ ایک مکمل شخصیت بننے کے لیے آپ اپنی ذات میں حضرت محمد ﷺ کی اسوۂ حسنہ کیسے شامل کریں گے؟

حل شدہ ورک شیٹ نمبر: ۱۷

نظم: وطن کا نشان

تفہیم

۱۔ درج ذیل عبارت کا خاموش مطالعہ کریں۔اس عبارت میں سے مصدر اور حاصل مصدر تلاش کر کے نیچے دیے گئے کالم میں درج کریں۔

انسان جسم اور روح سے بنا ہے۔ جب تک جسم اور روح دونوں ٹھیک رہیں انسان تندرست رہتا ہے اور اس کا شمار قابلِ احترام افراد میں کیا جاتا ہے۔ اس میں کام کرنے کی صلاحیت اور خوب سے خوب تر کام کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا رہتا ہے لیکن جب انسان جسمانی طور پر بیمار ہوجاتا ہے تو وہ سست پڑ جاتا ہے اور اس کے کام میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔مگر جب روح بیمار ہو جائے تو اس کی بیماری لوگوں پر ظاہر نہیں ہوتی۔ روح کی بہت سی بیماریاں ہیں ان میں حسد، بغض، تکبر، ریاکاری اور خوشامد شامل ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی بیماری انسان کو لگ جائے تو وہ اخلاقی طور پر پست اور روحانی طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ خوشامد روح کی بیماریوں میں سے مہلک ترین بیماری ہے۔ خوشامد کسی شخص کی بے جا تعریف اور ناجائز حوصلہ افزائی سے جنم لیتی ہے۔ انسان میں فطری طور پر اپنی تعریف سننے کا جذبہ ہوتا ہے۔ انسان جب اس بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے علم نہیں ہوتا کہ وہ اس مرض کا شکار ہو چکا ہے۔ پہلے پہل تو وہ اپنی تعریف خود کرتا ہے پھر دوسروں سے اس کی توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی اس کی تعریف کریں۔ پھر وہ شخص ایسے لوگوں کو اپنے اردگرد جمع کرنا شروع کر دیتا ہے جو اس کی خواہ مخواہ میں تعریف کریں۔ اس سے خوشامدیوں کا گروہ پیدا ہو جاتا ہے۔خوشامد انسان کو اچھے اور برے، جائز اور ناجائز کی تمیز سے محروم کر دیتی ہے۔

اس کے خوشامدی دوست اس کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر غلط مشورے دیتے ہیں اور مستحق لوگوں کے ساتھ ناانصافی کروا کے غیر مناسب کام کرا لیتے ہیں جو اخلاقی اور مذہبی طور پر بہت بڑی برائی ہے۔ وہ اسے مشکل وقت میں تنہا چھوڑ جاتے ہیں۔عقل مندوں کو چاہیے کہ وہ خوشامد کے مرض سے بچیں۔ اپنے اعمال اور کردار کا جائزہ لیتے رہیں۔ اپنے دوستوں پر نظر رکھیں کہ کہیں ان میں کوئی خوشامدی گھسا تو نہیں بیٹھا۔خوشامد معاشرتی ناسور ہے اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہمارا اخلاقی اور دینی فریضہ ہے۔

حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر	مصدر
اُٹھا	اٹھانا	پھینکیں	پھینکنا	رکھیں	رکھنا
اُکھاڑ	اُکھاڑنا	جاتا	جانا	کریں، کرا، کرتا	کرنا
بنا	بنانا	چڑھا	چڑھنا	گھُسا	گھسنا
بچیں	بچنا	دیتا، دیتی، دیتے	دینا	لیتے، لیتی	لینا
بیٹھا	بیٹھنا	رہتا، رہیں	رہنا	ہوتا	ہونا

۲۔ ان نکات کی فہرست بنائیں جن سے خوشامد ظاہر ہوتی ہو۔

۳۔ اپنے خوشامدی دوست کے کردار کا جائزہ لیں اور اس کی اصلاح کے لیے تجاویز تیار کریں۔

حل شدہ ورک شیٹ نمبر : ۱۸

نظم : ہمدردی

ا۔ درج ذیل فقرات میں سے جملے چن کر درست کالم میں لکھیں اور ان کی اصلاح کریں۔

وہ بڑا لاپرواہ ہے۔ اُس نے اپنے اُلّو کو سیدھا کیا ہے۔ آپ کب واپس لوٹیں گے؟ جھوٹ مارنا اس کی عادت ہے۔ اس دروازوں کو بند کر دو۔ بچّے نئ کھیل پسند کرتے ہیں۔ اُس نے میری بات کو سن لیا۔ یہ سالن بڑا مزہ دار ہے۔ مہنگائی سے غریب فاقے مر رہے ہیں۔ لڑکیاں سبق یاد کر رہیں تھیں۔ نیا نو دن پرانا کئی دن۔ کانوں کو کھول کر سنو، سر اُٹھا کر چلو۔ آج دو آدمیوں میں خوب جنگ ہوا۔ میں نے تو بات کرنی تھی۔ آؤ آؤ تشریف رکھو۔ وہ حجامت کروا رہا ہے۔ لوگ کھیل دیکھ کر ہکے بکے رہ گئے۔ آپ زیادہ اسرار نہ کریں۔

غلط فقرات (املا)	درست فقرات (املا)	غلط فقرات (امالہ)	درست فقرات (اِمالہ)
وہ بڑا لاپرواہ ہے۔	وہ بڑا بے پرواہ ہے	یہ سالن بڑا مزہ دار ہے۔	یہ سالن بڑا مزیدار ہے۔
آپ زیادہ اسرار نہ کریں۔	آپ زیادہ اصرار نہ کریں۔	لوگ کھیل دیکھ کر ہکے بکے رہ گئے۔	لوگ کھیل دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے۔
غلط فقرات (تذکیر وتانیث)	درست فقرات (تذکیر وتانیث)	غلط فقرات (حروف)	درست فقرات (حروف)
بچّے نئ کھیل پسند کرتے ہیں۔	بچّے نیا کھیل پسند کرتے ہیں۔	اُس نے میری بات کو سن لیا۔	اُس نے میری بات سن لی۔
آج دو آدمیوں میں خوب جنگ ہوا۔	آج دو آدمیوں میں خوب جنگ ہوئی۔	میں نے تو بات کرنی تھی۔	مجھے تو بات کرنی تھی۔
غلط فقرات (زائد الفاظ)	درست فقرات (زائد الفاظ)	غلط فقرات (غلط عام)	درست فقرات (غلط عام)
اُس نے اپنے اُلّو کو سیدھا کیا ہے۔	اُس نے اپنا اُلّو سیدھا کیا ہے۔	جھوٹ مارنا تو اس کی عادت ہے۔	جھوٹ بولنا تو اس کی عادت ہے۔
آپ کب واپس لوٹیں گے؟	آپ کب لوٹیں گے؟	وہ حجامت کروا رہا ہے	وہ حجامت بنوا رہا ہے۔
غلط فقرات (روز مرہ)	درست فقرات (روز مرہ)	غلط فقرات (مطابقت)	درست فقرات (مطابقت)
مہنگائی سے غریب فاقے مر رہے ہیں۔	مہنگائی سے غریب فاقوں مر رہے ہیں۔	لڑکیاں سبق یاد کر رہیں تھیں۔	لڑکیاں سبق یاد کر رہی تھیں۔
نیا نو دن پرانا کئی دن۔	نیا نو دن پرانا سو دن۔	آؤ آؤ تشریف رکھو۔	آیئے آیئے تشریف رکھیے۔
غلط فقرات (واحد جمع)	درست فقرات (واحد جمع)		
اس دروازوں کو بند کر دو۔	اس دروازے کو بند کر دو۔		
کانوں کو کھول کر سنو، سر اُٹھا کر چلو۔	کان کھول کر سنو، سر اُٹھا کر چلو۔		

نظم: دو بہرے

ا۔ درج ذیل عبارت میں موزوں علاماتِ اوقاف استعمال کریں۔

ایک سیدھا سادھا دیہاتی شہر آیا۔ شہر میں گھومتا پھرتا جب شام کو واپس گاؤں جانے لگا تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ میں گھر والوں کے لیے شہر کا کوئی تحفہ لے لوں۔ اسے مٹھائی کی دکان نظر آئی۔ دکان پر حلوائی بیٹھا ہوا تھا۔ دیہاتی نے اس سے مٹھائی کے دام پوچھے کہ ' گلاب جامن کتنے روپے کلو ہیں؟ ناریل کی مٹھائی کیسی ہے؟ کیا یہ تازہ ہے ؟' حلوائی کے جواب سے مطمئن ہو کر اس نے دو کلو مٹھائی تولنے کے لیے کہا۔ حلوائی نے اس کی من پسند مٹھائی تول دی لیکن وزن کرتے ہوئے ڈنڈی ماری۔ دیہاتی خاموشی سے یہ سب دیکھتا رہا پھر وہ بولا کہ 'تم نے مٹھائی کم دی ہے۔' حلوائی نے جواب دیا کہ 'میں نے تو تمھارے فائدے کے خیال سے مٹھائی کم تولی ہے تاکہ تمھیں وزن اٹھانے میں تکلیف نہ ہو کیونکہ تمھیں بہت دور تک جانا ہے۔' دیہاتی نے یہ سن کر خاموشی سے مٹھائی لی اور اسے پیسے ادا کر دیے۔ حلوائی نے پیسے گنے تو وہ کم نکلے اس نے شور مچادیا۔ 'دیہاتی بھائی! تم نے پیسے کم دیے ہیں۔' دیہاتی نے سادگی سے جواب دیا' تاکہ تمھیں پیسے گننے کی مشقّت سے بچالوں، میں نے بھی تمھارا بوجھ کم کر دیا ہے۔' حلوائی دیہاتی کی بات سن کر لاجواب ہوگیا۔ دیہاتی نے مسکراتے ہوئے اپنے گاؤں کی راہ لی۔

حل شدہ ورک شیٹ نمبر: ۲۰

جزو دوم　　لکھنا

ا۔ درج ذیل عبارت بغور پڑھیں اور پیراگراف بنا کر لکھیں۔

ایک ایسے ہی سفر کا حال ہمیں ایک دانشور جناب حسن معز الدین اکثر سنایا کرتے تھے۔وہ فرماتے ہیں کہ جب قائد اعظم کے سفر کا پروگرام طے ہوا تو ہم ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے اپنے گھروں سے پیدل اسٹیشن روانہ ہو گئے اس وقت ہم دسویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ پٹیالہ ایک چھوٹا اسٹیشن تھا ٹرین زن سے ہمارے سامنے سے گزر گئی ۔قائد کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے جمع ہونے والے حسرت سے گاڑی کو نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھتے رہ گئے۔

قائد اعظم سے ملاقات کیسے ہو؟ کسی نے بتایا کہ یہ ٹرین انبالہ ٹھہرتی ہے ۔تو حسن صاحب کے جوان خون نے جوش مارا کہ کیوں نا ہم انھیں وہاں مل لیں۔ یہ فوری فیصلے کا وقت تھا ،زندگی میں قائد اعظم سے ملاقات کا موقع کبھی نصیب ہو گا یا نہیں؟ حسن صاحب نے فوراً اپنی جیبیں ٹٹولیں تو اتنی رقم نہ نکلی کہ وہ ٹکٹ خرید لیتے ۔ انہوں نے اپنے دوستوں سے مشورہ کیا ۔ان کے دوستوں نے بھی اپنی جیبیں اُلٹ ڈالیں کل ملا کر اتنی ہی رقم بنی کہ ان میں سے ایک فرد ہی قائد اعظم سے مل سکتا تھا۔

حسن معز الدین کا شوق دیکھ کر دوستوں نے فیصلہ کیا کہ انھیں قائد اعظم سے ملاقات کے لیے جانا چاہیے۔ چنانچہ دوستوں نے دوڑ بھاگ کر کے ان کا ٹکٹ لیا اور نہیں اگلی ٹرین میں سوار کرا دیا ۔خوش نصیبی سے انبالہ کے اسٹیشن پر ان کی ملاقات قائداعظم سے ہوگئی۔ اپنے رہنما کو اتنے قریب دیکھ کر وہ ان کی خوشی کا ٹھکانا نہ تھا۔ قائد اعظم نے مسکرا کر ان سے مصافحہ کیا اور ان کا حال پوچھا۔حسن معز الدین اس ملاقات کو اپنی زندگی کا بہترین وقت سمجھتے تھے۔

انھیں قائد اعظم سے انتہائی عقیدت تھی ۔ چنانچہ آزادی کے بعد وہ ہجرت کر کے پاکستان آگئے ۔ آزادی کے پینسٹھ برس گزرنے کے بعد بھی انھیں یہ واقعہ ایسے یاد تھا گویا کل ہی پیش آیا ہو اور یہ کہ انھوں نے ابھی ابھی قائد اعظم سے مصافحہ کیا ہے۔ اس ملاقات نے حسن معز الدین صاحب کی زندگی بدل کر رکھ دی ۔انھوں نے قائد اعظم کی زندگی کے اصولوں کام ،کام اور صرف کام کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنائے رکھا ۔انھوں نے مختلف شعبوں میں ملک کی خدمت کی اور کئی کتابیں تصنیف کیں۔جب بھی قائد اعظم کا ذکر ہوتا تھا حسن صاحب اپنی ملاقات کا واقعہ ضرور سناتے اور سامعین کو قائد اعظم کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔

نوٹ : پیراگراف تین یا سات جملوں تک مشتمل ہوتا ہے۔عبارت کا افتتاحی پیراگراف، تعارف اور اختتامی پیراگراف اخلاقی پیغام پر مبنی ہوتا ہے۔پیراگراف عبارت کو بوجھل ہونے اور عبارت سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔حوالہ دینے کا اہم آلہ بناتا ہے۔عبارت میں ایک سے زائد پیراگراف باہمی ربط و تسلسل لیے ہوئے ہوتے ہیں۔

سبق کی منصوبہ بندی

سبق کی تدریس سے قبل یہ علم ہونا ضروری ہے کہ کیا پڑھایا جائے گا اور کیسے پڑھایا جائے گا۔ جو موضوع منتخب کیا گیا ہے اس کے بارے میں طلبا کی گزشتہ معلومات کیا ہیں، سبق کے مقاصد کیا ہیں، انھیں حاصل کرنے کے لیے کیا طریقۂ کار اپنایا جائے گا اور اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کتنا وقت درکار ہوگا اور کیا معاونات تیار کرنی اہم ہوں گی۔ سبق کے اختتام پر یہ اندازہ کیسے لگایا جائے گا کہ مقاصد حاصل کر لیے گئے ہیں۔ مندرجہ بالا نکات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سبق کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور یہ کوشش کی جاتی ہے کہ اس کے لیے ایسا فارمیٹ بنایا جائے جس کے ذریعے یہ تمام معلومات ایک صفحے پر درج کی جاسکیں اور انھیں استعمال کرنا سہل ہو۔

سبق کی منصوبہ بندی کا جہاں یہ بڑا فائدہ ہوتا ہے کہ ایک دستاویز تیار ہوتی چلی جاتی ہے وہیں کسی نئی ٹیچر کی رہنمائی بھی ممکن ہو جاتی ہے۔ زبان کے مختلف اجزا ذخیرۂ الفاظ ، علاماتِ اوقاف اور قواعد ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ مطالعہ میں روانی، بحث مباحثہ، مضمون نویسی، کہانی نویسی ، مکالمہ نگاری اور خطوط نگاری وغیرہ شامل ہیں۔ انھیں سبق کی منصوبہ بندی میں مختلف تناسب سے شامل کیا جاتا ہے۔ ہم سبق کی منصوبہ بندی میں کئی طریقۂ کار استعمال کرتے ہیں۔ان میں بعض صلاحیت کو مزید جلا دینے، نئے تصوّرات کو متعارف کرنے کے لیے عملی کام اور جماعت کو متحرک رکھنے کے لیے سرگرمی شامل کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کریں تو طلبا یکسانیت کی وجہ سے بیزار ہو جاتے ہیں اور وہ مضمون میں دلچسپی لینا چھوڑ دیتے ہیں۔ لہٰذا ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ہم سبق میں متنوع سرگرمیاں شامل کریں۔

سبق کی منصوبہ بندی سے قبل ہمیں اجزا کا انتخاب کرنا چاہیے جو ایک دوسرے کے ساتھ عمدگی سے ہم آہنگ ہوسکیں اور ایک بامقصد نتیجہ پیش کر سکیں۔ ہمیں مشکل کام پہلے اور سہل کام بعد میں کروانے چاہئیں کیونکہ طلبا سبق کے آغاز میں پرجوش ہوتے ہیں اور پھر یہ جوش مدھم پڑتا جاتا ہے۔ اسی طرح ایسی سرگرمی ، جس میں حرکت زیادہ ہو ، سے قبل وہ سرگرمی کروانی چاہیے جو خاموشی کی متقاضی ہوتی ہے۔ کسی کام کے آغاز سے پہلے موزوں ہدایات دینی اہم ہیں اور اسی طرح وقت کا تعین ہمیں کئی مسائل سے محفوظ رکھ سکتا ہے جس میں کلاس کا نظم و ضبط سب سے اہم ہے۔ سبق کی منصوبہ بندی میں سکھانے کے ساتھ ساتھ جانچ کو شامل رکھنا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ ہماری تدریس یا ہماری منصوبہ بندی کس حد تک کارگر ثابت ہوئی ہے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور انھیں کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ سبق میں ہلکے پھلکے مزاح کو شامل کر کے سبق کی دلچسپی کو بھی برقرار رکھا جا سکتا ہے اور طلبا کی توجہ بھی برقرار رکھی جا سکتی ہے۔ وقتاً فوقتاً ایسی سرگرمی شامل کی جاسکتی ہے جو طلبا کو اپنی تدریس میں اختیار دے ۔ یک طرفہ ٹریفک مقابل کو سست بنا دیتا ہے۔

طلبا کا اعتماد بڑھانے کے لیے ان کو کام کی ذمہ داری سونپ دیں۔ کام کا جائزہ لینے اور اسے بہتر بنانے کے مواقع دیں۔

نمونے کی سبق کی منصوبہ بندی میں زبان سکھانے کے چند اجزا کو شامل کیا گیا ہے اس کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ یہ آپ کی تدریس میں کس حد تک شامل ہیں۔ (Ref: A course in Language Teaching, Penny Ur, pg213)

سبق کی منصوبہ بندی کا نمونہ

مضمون: اُردو درجہ: جماعت ششم

تاریخ: ۸ جنوری ۲۰۱۵ء موضوع: حمد

وسائل: درسی کتاب شاہین صفحہ ۷۵ معاونات: نئے الفاظ کے مفاہیم کے فلیش کارڈ

مقاصد:

نظم کی مختلف اصناف کی شناخت کرنا،نظم کے مرکزی خیال کو سمجھنا، اشعار کی تشریح کرنا۔

طریقۂ کار:

- معلّمہ سبق کے آغاز سے پہلے طلبا کی گزشتہ معلومات کا جائزہ لینے کے لیے گفت وشنید کو استعمال کرے گی۔ طلبا سے پوچھا جائے گا کہ وہ شاعری کی کن کن اصناف سے واقف ہیں۔طلبا کے جواب بورڈ پر لکھے جائیں گے۔ ان معلومات سے سبق کا باقاعدہ آغاز کیا جائیگا۔
- طلبا کو جوڑی میں درسی کتاب شاہین سے حمد کی پڑھائی کا کام دیا جائے گا۔طلبا درج ذیل سوالات مدِنظر رکھتے ہوئے نظم کا مطالعہ کریں گے:

۱۔ شاعر نے حمد میں عبد اور معبود کا تعلق کن الفاظ میں بیان کیا ہے؟

۲۔ شاعر نے ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کی کن صفات کو بیان کیا ہے؟

- ہر جوڑی کے کام کا جائزہ لیا جائے گا۔مختلف جوڑیوں سے اشعار سنے جائیں گے۔حمد کے نئے اشعار کے مفہوم ان کے استعمال سے سمجھنے کی ترغیب دی جائے گی۔
- نئے الفاظ بورڈ پر لکھے جائیں گے اور طلبا کو فلیش کارڈ پر لکھے مفہوم دیے جائیں گے جنھیں وہ لفظ کے سامنے چپکائیں گے۔ جماعت ان پر اپنی رائے دے گی اور درست جواب منتخب کرے گی۔
- معلّمہ اشعار کی نمونے وضاحت کریں گی پھر طلبا سے اشعار کی وضاحت کروائی جائے گی۔
- طلبا حمد کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں تحریر کریں گے۔
- دو اشعار کی تشریح جماعت میں کروائی جائے گی۔
- طلبا کو دو اشعار کی تشریح گھر کے کام کے لیے دی جائے گی۔

جانچ اور جائزہ کار:

- طلبا کے تحریر کردہ مرکزی خیال اور اشعار کی تشریح سے غیر رسمی جانچ لی جائے گی۔
- معلّمہ آج کے سبق کا اجمالی جائزہ پیش کریں گی تا کہ سبق کا کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

اُردو کی تدریس کے متعین کردہ اہداف

- زبان سکھانے کے لیے ہمیں اپنے اہداف مقرر کرنا ہوتے ہیں کیونکہ زبان مختلف اجزا سے مل کر بنتی ہے اس لیے ہمیں ہر جزو کو الگ الگ دیکھنا اور اس کو دائرہ کار متعین کرنا ہوتا ہے۔ ہم ان صلاحیتوں کو الگ الگ کالم میں درج کرتے ہیں مثلاً گفت وشنید، پڑھنا (الفاظ کا علم ۔ روانی اور فہم) قواعد ، لکھنا (خوش خطی ۔اندازِ تحریر)

پڑھنا (الفاظ کا علم ۔ مطالعہ روانی اور فہم)	گفت وشنید
الفاظ کا علم ۱۔ سابقے اور لاحقے کی سمجھ اور ان کا استعمال ۲۔ مترادف ومتضاد الفاظ کی سمجھ وموزوں استعمال ۳۔ مرکب الفاظ کی سمجھ و استعمال ۴۔ الفاظ کی تذکیر وتانیث کی سمجھ اور استعمال ۵۔ متشابہ، مترادف ومتضاد الفاظ کی پیشرفت۔ ۶۔ سابقے اور لاحقے کی پیشرفت مطالعہ میں روانی اور فہم ۱۔ بلندخوانی/ مطالعہ کے وقت مثبت رویہ ہونا۔ یہ جاننا کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں۔ ۲۔ متن کے نئے الفاظ کے معانی ان کے استعمال سے سمجھنا ۳۔ مطالعہ/ بلندخوانی کے دوران سمجھ واضح کرنے کے لیے سوالات کرنا ۴۔ مختلف نوعیت کی تحریر کی سمجھ ہونا ۵۔ لغت کا استعمال ۶۔ مختلف رسائل، اخبارات سے اشتہارات، مدیر کے نام خطوط پڑھنا ۷۔ پڑھائی کا دائرہ افسانوی ، غیر افسانوی تک وسیع ہونا ۸۔ مطالعہ کے دوران سمجھ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساتھی سے اس پر بات کرنا ۹۔ نظم اور منظوم واقعہ کی سمجھ ہونا ۱۰۔ کہانی ، ڈرامے اور مضمون کا فرق سمجھنا ۱۱۔ روزمرہ اور محاورے کا مفہوم سمجھ کر عبارت پڑھنا ۱۲۔ مختلف موضوعات پر لکھی جانی والی کتب کا مطالعہ	۱۔ واضح الفاظ میں پر اعتمادی سے گفتگو کرنا ۲۔ گفتگو میں موضوع کو مدِ نظر رکھنا ۳۔ ضروری تفصیل شامل کرنا ۴۔ متن کو سمجھتے ہوئے سوال و جواب کرنا ۵۔ دی گئی ہدایت سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ۶۔ حقائق اور آرا کا فرق سمجھنا

قواعد	لکھنا (خوش خطی۔اندازِ تحریر)
۱۔ فعل کی اقسام زمانے کے لحاظ سے فعلِ ماضی، فعلِ حال، فعلِ مستقبل ۲۔ فعل سے فاعل بنانا ۳۔ فعل کی فاعل اور مفعول سے مطابقت پیدا کرنا ۴۔ علاماتِ اوقاف استعجابیہ، استفہامیہ، غلط فقرات کی درستی، ترتیب ۵۔ ضمائر کی سمجھ اور استعمال ہونا ۶۔ اعراب بدلنے سے معنی کی تبدیلی کو پہچاننا ۷۔ اسمِ معرفہ کی مختلف قسموں کو جملوں میں شناخت کرنا ۸۔ درست املا اور امالہ کی سمجھ واستعمال محاورات کا استعمال ۹۔ سادہ اور مرکّب جملوں میں امتیاز کرنا ۱۰۔ مرکّب جملے سادہ جملوں میں تبدیل کرنا ۱۱۔ مترادف الفاظ کا استعمال موقع محل کے مطابق کرنا ۱۲۔ ضمائر کی تذکیر وتانیث کو سمجھنا ۱۳۔ فعلِ امر، فعلِ نہی ۱۴۔ علاماتِ اوقاف استعجابیہ، استفہامیہ رابطہ، تفصیلیہ اور حروفِ ربط ۱۵۔ اسمِ نکرہ کی اقسام اسمِ علم، اسمِ ضمیر، اسمِ اشارہ، اسمِ موصول ۱۶۔ محاورات و ضرب الامثال کا استعمال	۱۔ یہ سمجھ ہونا کہ قاری کون ہے ۲۔ اپنے مشاہدے اور خیالات کو مربوط، رواں اور موزوں انداز میں لکھنا (رپورٹ) ۳۔ تحریر، اقتباس میں سے بنیادی نکات سمجھنا اور استعمال کرنا ۴۔ مختلف مقاصد کے لیے لکھنا (خط، درخواست) ۵۔ تصویری کہانی لکھنا کردار و واقعات اور انجام کا اضافہ کرنے کی سمجھ ہونا ۶۔ لیبل کرنا ۷۔ اشارات کی مدد سے کہانی لکھنا ۸۔ موضوع کے مطابق بیانیہ،تخلیقی اندازِ تحریر اختیار کرنا (تین پیرائے) ۹۔ قاری کے مطابق موضوع کا انتخاب کرنا، مخصوص طرزِ تحریر کو اپنانا ۱۰۔ مرکزی خیال سمجھنا ۱۱۔ نکات کی سمجھ ہونا ۱۲۔ ہدایات تحریر کرنا ۱۳۔ پیش آئے ہوئے تجربے کو تحریر کرتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا ۱۴۔ رپورٹ تحریر کرنا ۱۵۔ ضرورت کے مطابق تحقیق شامل کرنا ۱۶۔ اشارات، مشاہدات، خیالات اور علم کی روشنی تین پیرائے کا مضمون لکھنا جو دوسو الفاظ پر مشتمل ہو۔ **خوش خطی:** ۱۔ چہار سے پنج حرفی الفاظ حروف کی مختلف اشکال کے ساتھ خوش خط لکھنا ۲۔ جلی حروف میں شہ سرخی، سرخی اور ضمنی عنوانات خوش خط تحریر کرنا ۳۔ پنج وشش حرفی الفاظ حروف کی مختلف اشکال کے ساتھ خوش خط لکھنا ۴۔ جلی حروف میں شہ سرخی، سرخی اور ضمنی عنوانات خوش خط تحریر کرنا